منزلت غدیر

حجۃ الاسلام و المسلمین محمد دشتی

ناشر: مجمع جهانی اہل بیت علیہم السلام

- مقدمہ ناشر ۱۳
- پیش لفظ مترجم ۱۵
- ضروری وضاحت ۱۸
- مدینہ سے لے کر مقام غدیر تک کے مختصر حالات (مترجم) ۱۹
- مدینہ سے مکہ تک ۲۰
- مقدمہ مؤلف ۲۵
- لمحہ فکریہ ۲۶
- واقعہ غدیر پر تحقیق کی ضرورت ۲۷
- پہلی فصل : کیا واقعہ غدیر صرف اعلان دوستی کے لئے تھا؟ ۳۱
- اول - دوستانہ نظریات ۳۴
- دوم - حقیقت تاریخ کا جواب ۳۵
- ۱- واقعہ روز غدیر کی تحقیق ۳۵
- ۲- فرشتہ وحی کا بار بار نزول ۳۷
- ۳- پیغمبر اکرم ﷺ کی پریشانی ۳۹
- ۴- تکمیل دین کا راز ۴۴
- ۵- آپ ﷺ کے قتل کی ناکام سازش ۴۸
- ۶- نفرین امیر طومار کا انکشاف ۴۹
- عہد نامہ ۵۰
- ۷- بعض حاضرین کی علی الاعلان مخالفت ۵۴
- ۸- ناکام سازشیں ۵۶
- سوّم رسول اکرم ﷺ اور علی - کی دوستی ۵۸
- ۱- جنگ اُحد میں دوستی کا اعلان ۵۸
- ۲- جنگ خیبر میں دوستی کا اعلان ۵۹
- ۳- امام - کے دوستوں کی ۶۳
- ۴- حضرت علی - کی دوستی مؤمن اور منافق کی پہچان کا معیار ۶۳
- ۵- امام کی دوستی نبج البلاغہ کی زبانی ۶۴
- چہارم - خطبہ حجۃ الوداع پر ایک نظر ۶۷
- دوسری فصل : آیا واقعہ غدیر ولایت کے اعلان کے لئے تھا؟ ۷۱
- اول- سطحی طرز تفکر اور پیام غدیر ۷۳
- دوم- ولایت کا اعلان غدیر سے پہلے ۷۴
- ۱- ولایت علی - کا اعلان بعثت کے آغاز میں ۷۴
- ۲- جنگ تبوک کے موقع پر اعلان ولایت : (حدیث منزلت) ۷۸
- ۳- حضرت علی کے ربیب ہونے کا اعلان غدیر سے پہلے ۸۰
- ۴- حضرت علی - کی امامت کا اعلان ۸۱
- ۵- پرییزگارونکے امام حضرت علی - ۸۲
- ۶- علی - امیر المؤمنین ۸۲
- نقل انس بن مالک ۸۲
- نقل شیخ مفید ۸۳
- نقل ابن ثعلبہ ۸۳
- نقل بریدہ بن اسلمی ۸۴

نقل عیاشی ۸۴

۷۔ اعلان ولایت بوقت نزول وحی ۸۵

۸۔ حدیث ثقلین میں ولایت کا اعلان ۸۸

سوّم - اثبات امامت تا رجعت و قیامت ۹۰

(الف) اعلان ولایت ۹۰

(ب) سلسلہ امامت کا اعلان ۹۰

(ج) تا قیامت امامت مسلمین ۹۱

(د) حضرت مہدی عج کی امامت کا تعارف ۹۱

(ه) خلافت کا دعوے دار غاصب ہے ۹۱

(و) عام اعلان (حکم اعتراف) ۹۵

(ز) پیغمبر اکرمؐ اور علیؑ - کی بیعت ۹۶

(ح) مرد و زن کا حضرت علیؑ - کی بیعت کرنا ۹۷

تیسری فصل: آیا غدیر کا بدف امام کی تعیین تھا!! ۱۰۳

غدیر کے مختلف ابعاد میں تنگ نظری ۱۰۵

اول: پہلے سے تعیین شدہ امامت ۱۰۶

دوم: لوگ اور انتخاب ۱۱۰

سوّم: تحقق امامت کے مراحل ۱۱۲

مرحلہ اول: انتخاب الہی ۱۱۴

مرحلہ دوم: پیغمبران خدا کا اعلان ۱۱۴

مرحلہ سوّم: لوگوں کی عمومی بیعت ۱۱۷

حضرت علیؑ علیہ السلام نے فرمایا ۱۲۰

چوتھی فصل: کیا غدیر کا دن صرف پیغام ولایت پہنچانے کے لیے تھا؟ ۱۲۵

آیات غدیر کے ظاہر پر نظر ۱۲۷

اول: آیات غدیر کی صحیح تحقیق ۱۲۸

دوم: تاریخ غدیر کی صحیح تحقیق ۱۳۱

سوّم: مخالفتوں کی طرف توجہ ۱۳۴

پانچویں فصل: آیا غدیر امام کی ولایت کا دن تھا؟ ۱۳۹

اول: ایک اور تنگ نظری ۱۴۱

دوم: واقعہ غدیر میں عمیقانہ تحقیق کی ضرورت ۱۴۱

سوّم: اہل بیت علیہم السلام کی مظلومیت کے اسباب ۱۴۶

چھٹی فصل: حجۃ الوداع اور غدیر کے موقع پر پیغمبر اسلامؐ کا خطبہ ۱۵۱

۱: شناخت خدا ۱۵۳

۲: پیغمبرؐ کا ایمان اور خدا کی طرف جھکاؤ ۱۵۷

۳: حضرت علیؑ - کی ولایت کا اعلان ۱۵۹

۴: حضرت علیؑ - کے لیے بیعت لینے میں پیغمبرؐ کی احتیاط کے اسباب ۱۶۱

۵: ائمہ معصومین - کی امامت کا تعارف ۱۶۳

۶: حضرت علیؑ - کے سلسلے میں لوگوں کی ذمہ داریاں ۱۶۵

۷: فضائل علیؑ ابن ابی طالب ۱۶۹

۸: مخالفتوں کا بچاؤ ۱۷۷

۹: علیؑ - کے دوست اور دشمن ۱۸۳

۱۰: حضرت مہدی (عج) کی حکومت کا تعارف ۱۸۷

۱۱: حج کی اہمیت اور احکام الہی ۱۹۱

۱۲: علیؑ - کی عمومی بیعت کا حکم ۱۹۵

منزلت غدیر

حجة الاسلام والمسلمین محمد دشتی
مترجم : ضمیر حسین آف بہاول پور
مجمع جهانی اہل بیت علیہم السلام

قال رسول الله ﷺ قال لي جبرئيل قال الله تعالى:

وَلَا يَهُ عَلَى ابْنِ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ حِصْنِي فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِي أَمِنَ مِنْ عَذَابِي (۱)

(حدیث قدسی)

ترجمہ: علی ابن ابیطالب کی ولایت میرا قلعہ ہے جو میرے قلعہ میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے نجات پا گیا۔

.....

(۱) شواہد التنزیل، ج ۱، ص ۱۷۰، الحاکم الحسکانی:

بسم الله الرحمن الرحيم

حرف اول

جب آفتاب عالم تاب افق پر نمودار ہوتا ہے کائنات کی ہر چیز اپنی صلاحیت و ظرفیت کے مطابق اس سے فیضیاب ہوتی ہے حتیٰ ننھے ننھے پودے اس کی کرنوں سے سبزی حاصل کرتے اور غنچہ و کلیاں رنگ و نکھار پیدا کر لیتی ہیں تاریکیاں کافور اور کوچہ و راہ اجالوں سے پر نور ہوجاتے ہیں، چنانچہ متمدن دنیا سے دور عرب کی سنگلاخ وادیوں میں قدرت کی فیاضیوں سے جس وقت اسلام کا سورج طلوع ہوا، دنیا کی ہر فرد اور ہر قوم نے قوت و قابلیت کے اعتبار سے فیض اٹھایا۔

اسلام کے مبلغ و موسس سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ غار حراء سے مشعل حق لے کر آئے اور علم و آگہی کی پیاسی اس دنیا کو چشمہ حق و حقیقت سے سیراب کر دیا، آپ کے تمام الہی پیغامات ایک ایک عقیدہ اور ایک ایک عمل فطرت انسانی سے ہم آہنگ ارتقائے بشریت کی ضرورت تھا، اس لئے ۲۳ برس کے مختصر عرصے میں ہی اسلام کی عالمتاب شعاعیں ہر طرف پھیل گئیں اور اس وقت دنیا پر حکمران ایران و روم کی قدیم تہذیبیں اسلامی قدروں کے سامنے ماند پڑ گئیں، وہ تہذیبی اصنام جو صرف دیکھنے میں اچھے لگتے ہیں اگر حرکت و عمل سے عاری ہوں اور انسانیت کو سمت دینے کا حوصلہ، ولولہ اور شعور نہ رکھتے تو مذہبِ عقل و آگہی سے رو برو ہونے کی توانائی کھودیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ کہ ایک چوتھائی صدی سے بھی کم مدت میں اسلام نے تمام ادیان و مذاہب اور تہذیب و روایات پر غلبہ حاصل کر لیا۔

اگرچہ رسول اسلام ﷺ کی یہ گرانبھا میراث کہ جس کی اہل بیت علیہم السلام اور ان کے پیرووں نے خود کو طوفانی خطرات سے گزار کر حفاظت و پاسبانی کی ہے، وقت کے ہاتھوں خود فرزند ان اسلام کی ہے توجہی اور ناقدری کے سبب ایک طویل عرصے کے لئے تنگنائیوں کا شکار ہو کر اپنی عمومی افادیت کو عام کرنے سے محروم کر دی گئی تھی، پھر بھی حکومت و سیاست کے عتاب کی پروا کئے بغیر مکتب اہل بیت علیہم السلام نے اپنا چشمہ فیض جاری رکھا اور چودہ سو سال کے عرصے میں بہت سے ایسے جلیل القدر علماء و دانشور دنیائے اسلام کو تقدیم کئے جنہوں نے بیرونی افکار و نظریات سے متاثر اسلام و قرآن مخالف فکری و نظری موجوں کی زد پر اپنی حق آگین تحریروں

اور تقریروں سے مکتب اسلام کی پشتپناہی کی ہے اور ہر دور اور ہر زمانے میں ہر قسم کے شکوک و شبہات کا ازالہ کیا ہے، خاص طور پر عصر حاضر میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد ساری دنیا کی نگاہیں ایک بار پھر اسلام و قرآن اور مکتب اہل بیت علیہم السلام کی طرف اٹھی اور گڑی ہوئی ہیں، دشمنان اسلام اس فکری و معنوی قوت و اقتدار کو توڑنے کے لئے اور دوستداران اسلام اس مذہبی اور ثقافتی موج کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑنے اور کامیاب و کامران زندگی حاصل کرنے کے لئے بے چین و بے تاب ہیں، یہ زمانہ علمی اور فکری مقابلے کا زمانہ ہے اور جو مکتب بھی تبلیغ اور نشر و اشاعت کے بہتر طریقوں سے فائدہ اٹھا کر انسانی عقل و شعور کو جذب کرنے والے افکار و نظریات دنیا تک پہنچائے گا، وہ اس میدان میں آگے نکل جائے گا۔

(عالمی اہل بیت کونسل) مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام نے بھی مسلمانوں خاص طور پر اہل بیت عصمت و طہارت کے پیروں کے درمیان ہم فکری و یکجہتی کو فروغ دینا وقت کی ایک اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے اس راہ میں قدم اٹھایا ہے کہ اس نورانی تحریک میں حصہ لے کر بہتر انداز سے اپنا فریضہ ادا کرے، تاکہ موجودہ دنیا کے بشریت جو قرآن و عترت کے صاف و شفاف معارف کی پیاسی ہے زیادہ سے زیادہ عشق و معنویت سے سرشار اسلام کے اس مکتب عرفان و ولایت سے سیراب ہوسکے، ہمیں یقین ہے عقل و خرد پر استوار ماہرانہ انداز میں اگر اہل بیت عصمت و طہارت کی ثقافت کو عام کیا جائے اور حریت و بیداری کے علمبردار خاندان نبوتؐ رسالت کی جاوداں میراث اپنے صحیح خدو خال میں دنیا تک پہنچادی جائے تو اخلاق و انسانیت کے دشمن، انانیت کے شکار، سامراجی خون خواروں کی نام نہاد تہذیب و ثقافت اور عصر حاضر کی ترقی یافتہ جہالت سے تھکی ماندی آدمیت کو امن و نجات کی دعوتوں کے ذریعہ امام عصر (عج) کی عالمی حکومت کے استقبال کے لئے تیار کیا جاسکتا ہے۔

ہم اس راہ میں تمام علمی و تحقیقی کوششوں کے لئے محققین و مصنفین کے شکر گزار ہیں اور خود کو مؤلفین و مترجمین کا ادنیٰ خدمتگار تصور کرتے ہیں، زیر نظر کتاب، مکتب اہل بیت علیہم السلام کی ترویج و اشاعت کے اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، فاضل علام محمد دشتی کی گرانقدر کتاب "منزلت غدیر" کو فاضل جلیل مولانا ضمیر حسین نے اردو زبان میں اپنے ترجمہ سے آراستہ کیا ہے جس کے لئے ہم دونوں کے شکر گزار ہیں اور مزید توفیقات کے آرزومند ہیں، اسی منزل میں ہم اپنے تمام دوستوں اور معاونین کا بھی صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جنہوں نے اس کتاب کے منظر عام تک آنے میں کسی بھی عنوان سے زحمت اٹھائی ہے، خدا کرے کہ ثقافتی میدان میں یہ ادنیٰ جہاد رضائے مولیٰ کا باعث قرار پائے۔

والسلام مع الاکرام

مدیر امور ثقافت، مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ مترجم

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنی وحدانیت و یکتائی کے انوار سے ہمارے دلوں کو منور فرمایا اور ہمارے سینوں میں اپنی اور اپنے اطاعت گزار بندوں کی محبت اور دوستی کے پودے لگائے، اور درود و سلام ہواسکی مخلوق میں سب سے اچھے اور اشرف بندے محمدؐ اور ان کے اہل بیت (ع) پر مخصوص اس ذات پر جس نے آنحضرت کے چہرہ انور سے کرب و اندوہ کا غبار صاف کیا جو وصیوں کے سردار اور متقیوں کے امام علی ابن ابی طالب ہیں اور انکے دشمنوں پر لعنت ابدی ہو۔

اما بعد: تاریخی واقعات و حوادث کی اہمیت و عظمت کے لحاظ سے ان کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اس واقعہ کے رموز، اس کے اغراض و مقاصد اور اس واقعہ میں موجود افراد اور عوامل کی عظمت و رفعت کا اندازہ لگایا جائے لہذا جتنا اس واقعہ کے اسباب و عوامل کی منزلت عظیم ہو گی اور اس کے رموز کا مقام اعلیٰ و اشرف ہوگا یہ واقعہ بھی اتنا ہی عظمت و اہمیت کا حامل اور توجہ کے قابل ہوگا۔

تاریخ اسلام میں واقعہ غدیر کے بارے میں یہ کہنا بلا مبالغہ ہوگا کہ وہ مسلمانوں کے سامنے رونما ہونے والے اہم واقعات و حادثات میں سے ایک نہایت اہم واقعہ ہے اسکی اس اہمیت کا سر چشمہ اسکا موضوع، اس کے رموز اور افراد کابلند و بالا مرتبہ اور اس کے اغراض و مقاصد کی پاکیزگی اور انکا تقدس ہے واقعہ غدیر کاموضوع مسلمانوں پر ایسے شخص کو خلیفہ و حاکم مقرر کرنا ہے جو رسول اللہؐ کے بعد اسلام کی باگ ڈور سنبھالے اور اس واقعہ کے رمز و محور رسول خداؐ ہیں جو خلیفہ اور حاکم مقرر کرنے والے ہیں اور امیر المومنین ہیں جن کو حاکم بنایا گیا اس واقعہ کے گواہ تمام مسلمان ہیں اور اس کا محرک اور دستور دینے والا خداوند متعال ہے چونکہ اسی نے اپنے نبیؐ

کو اس امر کے اعلان اور لوگوں تک پہنچانے کا حکم دیا ۔

چنانچہ ارشاد فرمایا : (يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ لَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ، ... لَخ)
اے رسول جو حکم تمہارے پروردگار کی جانب سے تمہارے پاس آچکا ہے اُس کو پہنچاؤ ۔ اگر تم نے یہ حکم نہ پہنچایا تو گویا تم نے رسالت کا کوئی کام انجام نہیں دیا اور اللہ تمہیں لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا، اس واقعہ کے اغراض و مقاصد دین خدا کو لہو و لعب اور جھوٹ کا نشانہ بننے سے محفوظ رکھنا ، احکام خدا کو تحریف و تعطیل سے بچانا ، تمام لوگوں کی ہدایت کا انتظام کرنا اور انہیں گمراہی اور رسّہ کشی سے دُور رکھنا ہے ، اس واقعہ کی عظمت و اہمیت ہی کی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ علماء ، مؤرخین ، ادبا اور محدثین نے مذہب و مسلک کے اختلاف کے باوجود اس واقعہ کو بڑے اہتمام سے پیش کیا ہے ، اس واقعہ کے ثبوت اور اسکی تصدیق میں اتنی وافر مقدار میں دلیلیں موجود ہیں کہ جن کی وجہ سے تاریخ اسلامی کا محقق ، اور اس واقعہ کے مقصد سے آگاہی رکھنے والا انسان آنحضرت کی وفات کے بعد رونما ہونے والے ایسے بہت سے واقعات کو شک کی نظر سے دیکھتا ہے جن میں غدیر خُم میں کی گئی وصیت سے انحراف کا عنوان پایا جاتا ہے ۔

یہی وجہ ہے کہ دشمنوں نے ، اس واقعہ کے ثبوت مٹانے والوں ، منحرف و گمراہ محدثوں ، مؤرخوں اور درباری ملاؤں نے اس واقعہ پر پردہ ڈالنے اور نصف النہار کے آفتاب سے زیادہ روشن اس حقیقت کو دھندلا بنانے اور اس میں شک و وہم پیدا کرنے کی نا پاک اور نا کام کوشش کی ہے ۔ لہذا حق کے متوالوں اور امیر المومنین کی محبت و دوستی اور اخلاص کی راہ پر چلنے والوں نے اس ظالمانہ حملے کا مقابلہ کرنے اور قطعی دلیلوں اور روشن برہانوں کے ذریعے اس واقعہ پر ڈالے گئے شکوک و شبہات کے پردے ہٹانے کا عزم بالجزم کیا انہیں بزرگوں میں سے محقق عصر حجۃ الاسلام والمسلمین محمد دشتی ہیں ۔

جنہوں نے اپنی علمی ، فنی تاریخی ، ادبی اور اخلاقی صلاحیتوں کو بڑو نے کار لاتے ہوئے اس کتاب کو تالیف کیا اور حق کے راہیوں کے لئے شمع ہدایت روشن کی ، چونکہ میں نے اردو دان طبقہ کے لئے ایسی کتاب کی اشد ضرورت محسوس کی جس کی وجہ سے باوجود نامساعد حالات کے اس کتاب کے ترجمہ میں مشغول ہوا ، خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے مجھے یہ ہمت بخشی اور میں اپنے اردو دان حضرات کے لئے یہ گوہر نایاب ہدیہ کرنے میں کامیاب ہوا مجھے امید ہے کہ یہ کتاب اہل حق کے ایمان میں اضافے ، اور حق کے متلاشیوں کے لئے مشعل راہ بنے گی ۔

ضروری وضاحت:

یہاں پر یہ وضاحت کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ ایک مطلب کو ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنا آسان نہیں ہوتا لہذا تحت اللفظی ترجمہ کو معیار نہیں بنایا بلکہ مؤلف کے اصل مفہوم کو اپنے الفاظ میں بیان کیا ہے ، ارباب قلم سے بصد خلوص گزارش ہے کہ اگر الفاظ و عبارات کی ترکیب و توجیہ اور انکے معانی و مفہیم کی ادائیگی میں کوئی غلطی نظر آئے تو اُسکی راہنمائی فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشنوں میں اُسکی تصحیح کی جاسکے ۔
آخر میں ان تمام لوگوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی کتابت ، نشر و اشاعت میں میری مدد کی اور خدا کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ وہ ان لوگوں کی توفیقات میں اضافہ فرمائے ، وہی بہترین ناصر و مددگار ہے ۔

والسلام

ضمیر حسین

۱۸ ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ

قال الامام الباقر علیہ السلام:

لَمْ يُبَادِ بِشَيْءٍ مِّثْلَ مَا نُودِيَ بِالْوَلَايَةِ يَوْمَ الْغَدِيرِ۔

امام باقر - فرماتے ہیں کہ کسی بھی حکم کا ایسے اعلان نہیں کیا گیا جیسے غدیر کے دن ولایت کا اعلان کیا گیا ہے ۔

مدینہ سے لے کر مقام غدیر تک کے مختصر حالات (مترجم)

رسول اکرم ﷺ کی مدینہ کی طرف ہجرت کو تقریباً دس سال گذر رہے تھے کہ ماہ ذیقعدہ کی ایک رات کو حضرت نماز شب سے فارغ ہو کر صحن مسجد میں تشریف فرما تھے کہ امین وحی نازل ہوا اور فرمایا کہ اے رسول خداوند عالم

آپ پر درود و سلام کے بعد فرماتا ہے کہ میں نے کسی بھی رسول کو اس وقت تک اپنی طرف نہیں بلایا یہاں تک کہ انکے دین کو کامل کیا اور انکی حجت کو لوگوں پر تمام کیا پس آپکی رسالت کے دو وظائف آپ پر باقی ہیں ایک حج اور دوسرا وصایت و امامت ۔

اے رسول اکرم ﷺ خداوند عالم آپ کو حکم دیتا ہے کہ حج بجا لائیں اور لوگوں کو مناسک حج کی تعلیم دیں جیسے نماز و روزہ سکھایا ہے، اور باقی احکام دین کو بیان کیا ہے، دس ہجری کو پہلی بار حضور اکرم ﷺ نے قانونی طور پر لوگوں کو حج کی دعوت دی اور فرمایا کہ اس مراسم حج میں زیادہ سے زیادہ لوگ شرکت کریں، اور اس سفر حج کو رسول خدا ﷺ حجة الوداع کے نام سے یاد فرمایا، اور اس سفر سے آپ ﷺ کا ہدف قوانین اسلام کے دوام احکام کو بیان کرنا تھا جو ابھی تک لوگوں کے درمیان کامل اور قانونی طور پر بیان نہیں ہوئے تھے ایک حج اور دوسرا آنحضرت کی وفات کے بعد امامت اور خلافت کا مسئلہ تھا ۔

حکم خداوند عالم کے بعد حضرت رسول اکرم ﷺ نے منادی کرنے والوں کو بلایا اور فرمایا کہ مدینہ اور اسکے اطراف میں جا کر منادی کرو اور یہ اطلاع پہنچا دو کہ جو بھی میرے ساتھ مراسم حج کی ادائیگی کے لئے جانا چاہتا ہے وہ تیاری کر لے، یہ اعلان سننے کے بعد مدینہ کے گرد و نواح سے بہت سے لوگ شہر مدینہ میں داخل ہونا شروع ہو گئے تاکہ آنحضرت ﷺ اور مہاجرین و انصار کے ساتھ فریضہ حج کے لئے مکہ کی طرف سفر کریں جب یہ کاروان مکہ کی طرف چلا تو بہت سے قبائل کے لوگ راستے میں آپ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے اور جب اطراف مکہ اور دوسرے اسلامی ممالک تک یہ خبر پہنچی تو بہت سے لوگ حج کے لئے آمادہ ہو گئے تاکہ حج کے جزئیات حضرت رسول اکرم ﷺ کی زبانی سن لیں اور یاد کر لیں ۔

آنحضرت ﷺ نے یہ بھی اشارہ فرما دیا تھا کہ یہ میری زندگی کا آخری سال ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ مراسم حج میں شرکت کریں، یہی وجہ ہے کہ تقریباً ایک لاکھ بیس ہزار افراد نے مراسم حج میں شرکت کی جن میں سے آسٹری ہزار افراد وہ تھے جو مدینہ سے آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر میں شامل ہوئے تھے ۔

مدینہ سے مکہ تک :

پیغمبر اکرم ﷺ کے اس عظیم کاروان نے ۲۵ ذیقعدہ بروز ہفتہ مدینہ سے حرکت کی اور آپ ﷺ کے حکم کے مطابق لوگوں نے لباس احرام ساتھ لیا اور خود رسول گرامی اسلام ﷺ نے غسل فرمایا اور دو لباس احرام ساتھ لئے اور احرام باندھنے کے لئے مدینہ کے نزدیک مسجد شجرہ تک آئے اہل بیت پیغمبر ﷺ (حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا، امام حسن، امام حسین -) اور آنحضرت ﷺ کی تمام بیویاں اس سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھیں ۔

احرام باندھنے کے بعد مکہ کے لئے دس روزہ سفر کا آغاز کیا اور اتوار کے دن صبح ایک جگہ پر قیام فرمایا اور شام تک وہاں ٹھہرے نماز مغرب و عشا کے بعد حرکت کی اور مقام عرق الطیبیہ پر پہنچے اور اس کے بعد مقام ریحائی پر مختصر قیام کیا اور نماز عصر کے وقت مقام منصرف پر پہنچے اور نماز مغرب و عشا کیلئے متعشٹیٰ پر قیام کیا اور صبح کی نماز مقام اٹایہ پر ادا کی اور بروز منگل مقام عرج پر پہنچے اور بروز بدھ مقام سفیائی پر پہنچے اور بروز جمعرات مقام ابوائی پر پہنچے کہ وہاں آپ ﷺ کی مادر گرامی حضرت آمنہ علیہا السلام کی قبر مبارک تھی۔ آپ ﷺ نے قبر مادر گرامی کی زیارت کی اور جمعہ کے دن مقام جحفہ اور غدیر خم کو عبور کرتے ہوئے بروز ہفتہ مقام فُدیہ پر پہنچے اور بروز اتوار مقام عسفان پر اور بروز سوموار مقام مرّ الظہران پہنچے اور شام تک وہاں قیام فرمایا اور رات کو مقام سیرف کی طرف حرکت کی اور اس کے بعد کی منزل مکہ معظمہ تھی دس دن مسافت کے بعد پانچویں ذی الحجہ بروز منگل یہ عظیم کاروان عظمت و جلالت کے ساتھ شہر مکہ میں وارد ہوا ۔

جب سفر حج کے لئے اعلان کیا گیا تھا ان دنوں حضرت علی - تبلیغ اسلام اور خمس و زکوٰۃ کی رقم وصول کرنے نجران اور یمن گئے ہوئے تھے آنحضرت ﷺ نے مدینہ سے حرکت کرتے وقت ایک قاصد حضرت امیر المؤمنین - کے پاس بھیجا اور دستور فرمایا کہ ابالی یمن میں سے جو بھی مراسم حج میں شرکت کرنا چاہتے ہیں ان کو اپنی ہمراہی میں لے کر آپ - مکہ آجائیں، حضرت امیر المؤمنین

- یہ حکم ملتے ہی بارہ ہزار افراد پر مشتمل کاروان لے کر عازم مکہ ہوئے جب آپ ﷺ کا کاروان مکہ کے نزدیک پہنچا تو حضرت علی - بھی یمن سے مکہ کے نزدیک پہنچے ایک شخص کو اپنا جانشین مقرر فرمایا اور خود حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کی غرض سے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حالات سفر بیان کئے ۔

رسول گرامی اسلام ﷺ بہت خوش ہوئے اور حکم دیا کہ کاروان یمن کو مکہ میں داخل کیا جائے حضرت امیر المؤمنین - دوبارہ کاروان کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کا قافلہ آنحضرت

کے قافلے کے ساتھ پانچویں ذی الحجۃ بروز منگل وارد مکہ ہوا۔

نویں ذی الحجۃ کو مراسم حج کا آغاز ہوا آنحضرتؐ نے عرفات اور مشعر کے بعد دسویں ذی الحجۃ کے روز منیٰ میں قربانی اور باقی اعمال کو انجام دیا اور طواف اور سعی کے بعد تمام واجبات اور مستحبات الہی کو لوگوں کے لئے بیان فرمایا اور بارہ ذی الحجۃ کو تین دن میں اعمال حج تمام ہوئے ، مراسم حج کے بعد آنحضرتؐ پر دستور الہی یوں نازل ہوا آپؐ کی نبوت تمام ہونے والی ہے اسم اعظم و آثار علم اور میراث انبیاء کو حضرت علی ابن ابی طالب کے حوالے کر دیں جو سب سے پہلے مؤمن ہیں اور میں زمین کو حجت خدا سے خالی نہیں رہنے دوںگا۔

یادگار نبیاء، صحف آدم و نوح و ابراہیم علی نبینا و علیہم السلام ، تورات انجیل ، عصائی موسیٰ علی نبینا و علیہم السلام انگشت سلیمان علی، نبینا و علیہم السلام اور باقی تمام انبیاء علی نبینا و علیہم السلام کی میراث جن کے خاتم الانبیاء حضرت محمدؐ محافظ تھے آنحضرتؐ نے حضرت علی - کو بلایا اور انبیاء ما سبق کی میراث کو حضرت علی - کے سپرد کیا جو آپ - کے بعد آنے والے گیارہ نمہ تک منتقل ہوتی رہی۔

سب لوگ اس بات کے منتظر تھے کہ مراسم حج کے بعد آنحضرتؐ کچھ مدت کے لئے مکہ میں قیام فرمائیں گے تا کہ لوگ آپؐ کی زیارت کے لئے آئیں اور اپنے مسائل پوچھیں، لیکن اس کے برعکس مراسم حج تمام ہوتے ہی آپؐ نے اپنے منادی حضرت بلال کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کر دیں کہ کل ۱۶ ذی الحجۃ کو تمام لوگ مکہ کو ترک کر کے مقام غدیر کی طرف حرکت کریں اور وقت معین پر غدیر خم پر پہنچ جائیں اور جو نہ پہنچے وہ ملعون ہو گا۔

آنحضرتؐ کے اس دستور کے مطابق کوئی بھی حاجی مکہ میں باقی نہ رہا یہاں تک کہ مکہ کے ہزار حاجی بھی مکہ کو ترک کر کے آپؐ کے ہمراہ عازم مقام غدیر ہوئے ، مکہ سے نکلنے وقت پہلی آبادی بنام سیرف پہنچے اور اسکے بعد مہران پہنچے اور اسی طرح بالترتیب عسفان، قدیداور جحفہ جو کہ غدیر سے نزدیک ترین مقام ہے ۱۸ ذی الحجۃ سوموار کے دن ظہر کے وقت مقام غدیر خم پہنچے تب آپؐ نے فرمایا !

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ جِيئُوا دَاعِيَ اللّٰهِ نَا رَسُولُ اللّٰهِ﴾

اے لوگو! خداوند عالم کی طرف دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرو ، میں اللہ کا پیغام لے کر آیا ہوں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مقدمہ مؤلف

جس دن سے فرشتہ وحی غدیر خم میں ولایت کی نورا نی آیات لے کر آیا اور مسلمانوں نے حضرت علی کی بیعت کی اور راہ رسالت ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گئی اس وقت سے لے کر آج تک غدیر خم کے متعلق مختلف قسم کے نظریات پیش کئے گئے ؛ بعض اسلامی گروہوں نے اصل غدیر کو قبول کیا مگر اُس کے ہدف کو تبدیل کر دیا، بہت سی کتابیں خطبہ حجۃ الوداع کے نام سے چھاپی گئے لیکن ولایت و رببری حضرت علی - کی بحث کو حذف کر دیا اور صرف اخلاقیات کو بیان کیا گیا اور یہاں تک کہ فیلمانامہ محمد رسول اللہؐ میں بھی خطبہ حجۃ الوداع میں تحریف کی گئی اور اس فیلمانامہ میں پیغمبر اکرمؐ کے آخری خطبہ کو اخلاقیات کے بیان سے مخصوص کر دیا گیا۔

انہوں نے پیغام غدیر کو صحیح طور پر نہیں پہچانا اور نہ ہی پہچاننا چاہتے ہیں ، اور بعض دوسرے غدیر کو شواہد ، اسناد و مدارک کے ساتھ پہچاننے کے باوجود عذر لے کر آئے اور ہوا وہی جو ہونا چاہیے تھا۔

ماجرائے سقیفہ کے بعد اب کچھ نہیں کیا جا سکتا ، حکومت کی مخالفت کرتے ہوئے اختلافی مسائل کو نہیں چھیڑا جا سکتا، بعض دوسروں نے سکوت اختیار کیا اور بغیر کسی دلیل و مدرک کے سر دران سقیفہ کی حکومت کو تسلیم کر لیا ، اُن میں حقیقت و واقعیت کو قبول کرنے کی شہامت و جرأت نہ تھی، صرف ایک گروہ ایسا ہے جس نے واقعہ غدیر کو کما حقہ، جس طرح پہچاننا چاہیے تھا اس طرح پہچانا اور سینہ بہ سینہ اب تک اپنی آئندہ نسلوں کو منتقل کیا اور وہ گروہ کوئی نہیں سوائے حضرت علی ابن ابی طالب کے شیعوں کے کہ جنہوں نے اپنا آئین زندگی ، دین و مذہب اور عقائد، غدیر سے لئے ہیں غدیر شیعوں کا کُل عقیدہ ہے ، غدیر کی بات ان کی روحوں کو جلا بخشتی ہے ، شیعوں کی شادابی کا نام غدیر ہے ، کیوں کہ ان کی سرشت اور انکے وجود کے خمیر کی سرشت عترت کی باقی ماندہ مٹی سے بنی ہے۔

"خُلِقُوا مِنْ فَضْلِ طِينِنَا" کہ یہ لوگ انکی خوشی میں خوشی مناتے ہیں اور انکے غم میں غمناک ہوتے ہیں۔ "يُفَرِّحُونَ بِفَرِّحِنَا" جس دن سے دست مبارک حضرت رسول اکرمؐ نے غدیر کے اعلیٰ مقام پر دست حضرت ولی اللہ کو پکڑا اور بلند کیا ، اور خدا کا پیغام لوگوں تک پہنچایا اب تک بہت سے قصیدے کہے گئے ، بہت سی کہانیاں لکھی گئے ، اور اعتقادی اور کلامی کتابیں لکھی گئیں تا کہ جہاں تک ہو سکے اس زندہ و جاوید واقعہ کو ہمیشہ زندہ

رکھا جا سکے، اور اس بہتے ہوئے دریا سے بعد میں آنے والی نسلوں کو سیراب کیا جا سکے۔

لمحہ فکریہ:

جو چیز انسان کو مطالعات اور ریڈیو، ٹیلی ویژن، مسجد و ممبر، عید غدیر کی مناسبت سے برپا ہونے والی محافل جشن میں غدیر جیسے بے مثل واقعہ کے بارے میں سننے کے بعد بھی بے قرار رکھتی ہے وہ بے توجہی اور دقت کا فقدان ہے، اور انتہائی افسوس کیساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہی سطحی سوچ کی تاریکی ہے جس نے ابھی تک غدیر خم کو اپنے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں چھپا رکھا ہے۔

بہت سے قصیدے، محافل جشن، کتابیں، تقاریر ایسی ہیں کہ جن میں غدیر کا کما حقہ، حق ادا نہیں ہوتا اور آہستہ آہستہ بعض لوگوں کے لئے صرف ایک راسخ عقیدہ کی حیثیت سے رہ گیا ہے کہ روز غدیر اعلان ولایت کا دن ہے، " حضرت امیر المومنین - کی امامت اور وصایت پہنچانے کا دن ہے، اور یہ سخن حق ہے کہ جو عاشقان ولایت کی زبان، قلم و فکر اور ذوق سے صادر ہوتا ہے، لیکن صرف یہی حق نہیں ہے، بلکہ حقیقت اور واقعیت کا صرف ایک گوشہ ہے، سگہ کا ایک رخ ہے، کیونکہ سطحی سوچ کے ساتھ فیصلہ کیا جائے، کہا جائے اور لکھا جائے؟ جبکہ ہمارا دشمن غدیر کی حقیقت کو چھپانے کی سر توڑ کوشش کر رہا ہے؛ ہزاروں حیلے اور بہانے تلاش کرتا ہے کہ کسی طرح غدیر خم کی حقیقت کو اجاگر نہ ہونے دیا جائے اور اس تاریخی حقیقت کو پس پردہ ڈالا جائے، ایسا کیوں ہے کہ ہمارے مقررین غدیر کے عمیق اور گہرے مطالب کو بیان نہیں کرتے؟ ایسا کیوں ہے کہ ہمارے مصنفین غدیر خم کی اصل حقیقت کو نہیں لکھتے؟

بعض لا علمی کی وجہ سے اپنے خطاب، اشعار اور مراثیوں میں غدیر کے دن کو صرف اعلان ولایت کے ساتھ مخصوص کر دیتے ہیں لیکن افسوس کہ بعض جان بوجھ کر غدیر کے دن کو اعلان ولایت کا دن کہتے ہیں، اور لوگوں نے بھی اس بات پر یقین کر لیا؛ کیوں کہ ہمارے مسلمان اپنے روحانی پیشواؤں کی اطاعت کرتے اور اپنے عقائد ان ہی سے لیتے ہیں، بار بار یہ سننے کے بعد یقین کر لیا ہے کہ روز غدیر صرف اور صرف پیغام ولایت پہنچانے کا دن ہے۔

واقعہ غدیر مینتحقیق کی ضرورت :

کیا رسول گرامی اسلامؐ نے آغاز بعثت کے وقت حضرت امیر المومنین - کی ولایت کا پیغام نہیں پہنچایا۔ کیا بارہا و بارہا مدینہ کے ممبر سے امام علی اور انکے گیارہ بیٹوں کی ولایت کو لوگوں کے کانوں تک نہیں پہنچایا؟ کیا امام علی - اور انکے بعد آنے والے اماموں کے نام آسمانی کتابوں جیسے توریث، انجیل اور زبور میں نہیں آئے؟ کیا جنگ خیبر، احد اور تبوک کے زمانے میں رسول گرامی اسلامؐ کی متعدد احادیث اس وقت کے تمام اسلامی ممالک میں نہیں پہنچیں تھیں جبکہ امام علی - (کا تعارف اپنے) بعد "ولی" اور "وصی" کی حیثیت سے کروایا؟ اور حدیث منزلت " اَنْتَ مَیِّ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى " کیا واقعہ غدیر سے پہلے بیان نہیں کی گئی؟ اگر رسول گرامی اسلامؐ نے واقعہ غدیر سے پہلے اپنی بہت سی تقاریر، احادیث اور روایات کے ذریعے امام علی - کی ولایت کا اعلان فرمادیا ہے، تو پھر یہ اعلان غدیر سے پہلے ہو چکا تھا، اب دیکھنا یہ ہے کہ غدیر میں کونسی حقیقت آشکار ہوئی اور بیان کی گئی؟ وہ کونسا ایسا اہم وظیفہ تھا کہ جسے رسول خداؐ نے انجام دیا؟ اور منافقین اور کفار کو حسد اور کینہ کس بات پر تھا؟ غدیر کے دن ایسا کیا ہوا کہ ان سے تحمل نہ ہو سکا اور رسولؐ کے قتل کے درپے ہو گئے؟

اگر مسئلہ صرف " اعلان ولایت " کا ہوتا تو اتنے تلخ سیاسی واقعات رونما نہ ہوتے، کیوں کہ مدینہ میں کئی بار حضرت علی - کی ولایت کا اعلان سن چکے تھے اور اکوئی اعتراض نہ کیا! کیونکہ انہیں تو صرف اس زمانے کا انتظار تھا کہ جب رسول گرامی اسلامؐ درمیان نہ ہوں، غدیر میں ایسا کیا ہوا کہ عاشقان ولایت خوش ہوئے اور منافقین نا امید ہو گئے؟ اور اپنی تمام شیطانی امیدوں کو برباد ہوتا ہوا دیکھ رہے تھے یہاں تک کہ تلواریں لے کر تاریکی شب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے رسول اکرمؐ کے راستے میں بیٹھ گئے؟ لیکن خدا کو یہ ہرگز منظور نہ تھا کہ ان کے یہ نا پاک ارادے پورے ہوں (اور پیغمبر گرامی اسلامؐ محفوظ رہے) اس میں شک نہیں کہ ظاہر آیہ (بَلِّغْ مَا اُنزِلَ لَیْسَ) ابلاغ ولایت سمجھاتی ہے، مگر دیکھنا یہ ہے کہ (مَا اُنزِلَ) کیا ہے؟

اسلامی جمہوریہ ایران کے تبلیغاتی ادارے اور گروہ صحافت سے مجھے امید یہ ہے کہ وہ غدیر کے بارے میں تحقیقی اور شائستہ نظر سے سوچیں گے، اور وہ یہ ہے کہ غدیر روز تحقق ہے بارہ اماموں کی ولایت کا (حضرت

امیر المومنین - سے لیکر حضرت مہدی تک) کہ جس کا ظاہری طور پر اعلان بھی کیا گیا اور حضرت رسول خدا نے بیعت بھی لی ، دنیا بھر کے اسلامی ممالک سے آئے ہوئے تقریباً ایک لاکھ بیس ہزار (۱۲۰۰۰۰) حاجیوں نے آپکی بیعت کی اور یہ تاریخ ساز اور اہم واقعہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اوراق تاریخ پر ثبت ہو گیا۔ اس حقیقت کے تاریخ میں ثبت ہونے کے ساتھ ، غدیر کے موضوع پر قصیدہ گوئی (کہ جس کا آغاز حضور ﷺ کے زمانے میں ہی ہو گیا تھا) اور مہاجرین و انصار میں سے ہزاروں سچے گواہوں کی گواہی کی وجہ سے وہ منافقین جو موقع کی تلاش میں تھے تھمّل نہ کر سکے یہاں تک کہ حملہ آور ہو گئے ان کے بدنما چہروں سے نقابیں ہٹ گئے اور تاریخ کے اوراق میں ہمیشہ کے لئے وہ دلیل و رسوا ہو گئے۔ اس کتاب کی تحریر کا ہدف یہ ہے کہ ہمارے اسلامی ملک میں جہاں بھی غدیر کے بارے میں کچھ لکھا جائے یا کہا جائے بات تحقیقی اور مناسب ہو کہ غدیر کا دن حضرت علی - کے ساتھ لوگوں کی عمومی بیعت کا دن ہے روز غدیر حضرت علی سے لے کر حضرت مہدی - تک بارہ ائمہ (ع) کی اثبات ولایت اور تحقق امامت کا دن ہے۔

قَمُ مَوْسَسَہٗ تَحْقِیْقَاتِی امیر المومنین -
مُحَمَّد دشتی

منزلت غدیر

پہلی فصل

کیا واقعہ غدیر صرف اعلان دوستی کے لئے تھا؟

پہلی بحث : دوستانہ نظریات

دوسری بحث: حقیقت تاریخ کا جواب

تیسری بحث : رسول اکرم ﷺ اور علی - کی دوستی

چوتھی بحث : خطبہ حجۃ الوداع پر ایک نظر

علماء اہل سنت نے روز غدیر سے لے کر آج تک اس موضوع پر مختلف قسم کے نظریات کا اظہار کیا ہے، بعض نے خاموشی اختیار کی تاکہ اس خاموشی کے ذریعے اس عظیم واقعہ کو بھول اور فراموشی کی وادی میں ڈھکیل دیا جائے، اور یہ حسین یاد لوگوں کے ذہنوں سے محو ہو جائے، لیکن ایسا نہ ہو سکا، بلکہ سینکڑوں عرب شاعروں کے اشعار کی روشنی میں جگمگا تا گیا جیسے عرب کا مشہور شاعر فرزدق رسول خدا ﷺ کی خدمت میں موجود تھا۔ اس نے اپنی فنکارانہ شاعری میں نظم کر کے اس عظیم واقعہ کو دنیا والوں تک پہنچا دیا، اور بعض نے حکام وقت کی مدد سے سقیفہ سے اب تک تذکرہ غدیر پر پابندی لگا دی اس کو جرم شمار کیا جانے لگا! اِکُوْرُوں، زندان اور قتل عام کے ذریعے چاہا کہ اس واقعہ کو لوگ فراموش کر ڈالیں۔ لیکن اپنی تمام تر کوششوں کی باوجود ناکام رہے، ولایت کے متوالوں پر ظلم ڈھایا گیا انہیں قتل کیا گیا، تازیانوں کی زد پر رکھا گیا، جتنا راہ غدیر کو خونی بنا یا گیا اتنا ہی مقام غدیر اُجاگر ہوتا گیا اور آخر کار ان کا خون رنگ لایا اور شفق کی سرخی کے مانند جاوید ہو گیا۔ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی ہمیشہ یہ کوشش رہی بحث و مباحثہ اور مناظرات کے دوران غدیر کے موضوع پر بات کریں، خود حضرت علی - نے غدیر کی حساس سیاسی تبدیلیوں سے، متعلق گفتگو کی اور میدان غدیر میں حاضر چشم دید گواہوں سے غدیر کے واقعہ کا اعتراف لیا، اور دوسرے ائمہ معصومین اور ولایت کے جانثاروں نے اس دن سے لے کر آج تک ہمیشہ غدیر خُم کو اُجاگر کیا، اور پیام غدیر کو آئندہ نسلوں تک پہنچایا اب کوئی غدیر میں شک و تردد کا شکار نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اس کو جھٹلا سکتا ہے۔

۱ - دوستانہ نظریات

بعض اہل سنت مصنفین جو اس بات کو سمجھتے تھے کہ واقعہ غدیر سورج کی طرح روشن و منور ہے اور جس طرح

سورج کو چراغ نہیں دکھایا جاسکتا اسی طرح اس کا انکار بھی ممکن نہیں ہے اور اگر اس کو نئے رنگ میں پیش نہیں کیا گیا تو غدیر کی حقیقت بہت سے جوانوں اور حق کے متلاشیوں کو ولایتِ علی - کے نور کی طرف لے جائے گی، تو وہ حیلہ اور مکر سے کام لینے لگے اور حقیقت غدیر میں تحریف کرنے لگے، اور کہا کہ! ہاں واقعہ غدیر صحیح ہے اور اس کا انکار ممکن نہیں ہے لیکن اس دن رسولِ خدا کا مقصد یہ تھا کہ اس بات کا اعلان کریں کہ (علی - کو دوست رکھنے ہیں) اور یہ جو آپؐ نے فرمایا: مَنْ كُنْتُ مَوْلَا فَعَلَيْ مَوْلَا أَبِي كَمَا مَقْصِدُ يَهْ بِتَانَا تَهَا كَه (جو بھی مجھے دوست رکھتا ہے ضروری ہے کہ علی - کو بھی دوست رکھے)۔

اور یہیں سے وہ الفاظ کی ادبی بحث میں داخل ہوئے لفظ " ولی " اور " مولیٰ " کا ایک معنی (دوستی) اور (دوست رکھنے) کے ہیں لہذا غدیر کا دن اس لئے نہیں تھا کہ اسلامی دنیا کی امامت اور رببری کا تذکرہ کیا جائے بلکہ روزِ غدیر علی - کی دوستی کے اعلان کا دن تھا۔

انہوں نے اس طرح پیغامِ غدیر میں تحریف کر کے بظاہر دوستانہ نظریات کے ذریعہ یہ کوشش کی کہ اہلسنت جوانوں اور اذہانِ عمومی کو پیغامِ غدیر سے منحرف کیا جائے، چنانچہ اپنی کتابوں میں اس طرح بیان کیا کہ اہلسنت مدارس کے طالبِ علموں اور عام لوگوں نے اس بات پر یقین کر لیا کہ روزِ غدیر علی - کی دوستی کے اعلان کا دن ہے، پس کوئی غدیر کا انکار نہیں کرتا اور رسولِ خداؐ اُس دن تقریر کی لیکن صرف علی - کی اپنے ساتھ دوستی کا اعلان کیا اور اس بات کی تاکید کی کہ مسلمان بھی حضرت علی - کو دوست رکھیں۔

۲ - حقیقتِ تاریخ کا جواب:

واقعہ غدیر کی صحیح تحقیق کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ غدیر خم صرف اعلانِ دوستی کا نام نہیں ہے بلکہ اس کی حقیقت کچھ اور ہے۔

۱. واقعہ روزِ غدیر کی تحقیق:

حقیقتِ غدیر تک پہنچنے کے لئے ایک راستہ یہ ہے کہ غدیر کی تاریخی حقیقت اور واقعیت مینت تحقیق کی جائے، حجۃ الوداع رسولِ گرامی۔ اسلام کا آخری سفر حج ہے اس خبر کے پاتے ہی مختلف اسلامی ممالک سے جوق در جوق مسلمان آپؐ کی خدمت میں آئے اور بے مثال و کم نظیر تعداد کے ساتھ فرائض حج کو انجام دیا اور اسکے بعد سارے مسلمان شہرِ مکہ سے خارج ہوئے اور غدیر خم پر پہنچے کہ جہاں سے انہیں اپنے شہروں کی طرف کوچ کرنا تھا۔ اہل عراق کو عراق کی طرف، اہل شام کو شام کی طرف، بعض کو مشرق کی سمت اور بعض کو مغرب کی سمت، ایک تعداد کو مدینہ، اور اسی طرح مختلف گروہوں کو اپنے اپنے قبیلوں اور دیہاتوں کی طرف لوٹنا تھا، رسولِ خداؐ ایسے مقام کا انتخاب کرتے اور توقف کرتے ہیں شدید گرمی کا عالم ہے، سائبان اور گرمی سے بچنے کے دوسرے وسائل موجود نہیں ہیں اور عورتوں اور مردوں پر مشتمل ایک لاکھ بیس ہزار (۱۲۰،۰۰۰) حاجیوں کی اتنی بڑی تعداد کو ٹہرنے کا حکم دیتے ہیں یہاں تک کہ (۱) پچھے رہ جانے والوں کا انتظار کیاجائے، آگے چلے جانے والوں کو واپس بلا لیا جائے اور پھر آپؐ نے اوتھوں کے کجا ووناور مختلف وسائل سے ایک اونچی جگہ بنانے کا حکم دیا تاکہ سب لوگ آپؐ کو آسانی سے دیکھ سکیں، اور اسلامی ممالک سے آئے ہوئے حاجیوں کے جمع ہونے تک انتظار کیا گیا، گرمی کی شدت سے پسینے میں شرابور لوگ صرف اس لئے جمع ہوئے تھے کہ پیغمبر اکرمؐ کا پیغام غور سے سنیں اور آپؐ یہ فرمائیں!

(۱) واقعہ غدیر کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت حاجیوں کا جمع غفیر تھا جو کہ مختلف اسلامی ممالک سے آئے ہوئے تھے جنکی تعداد مؤرخین نے نوے ہزار (۹۰،۰۰۰) سے ایک لاکھ بیس ہزار (۱۲۰،۰۰۰) تک نقل کی ہے اور حج کی ادانگی کے بعد اپنے اپنے وطن لوٹتے ہوئے ۱۸ ذی الحجہ کے دن خدا کے حکم سے سرزمینِ غدیر خم پر جمع ہوئے اور جنہوں نے رسولِ خداؐ کے پیغام کو سننے کے بعد حضرت علی - کی بیعت کی، غدیر کے دن لوگوں کی اس عام بیعت کا اعتراف بہت سارے مؤرخین نے کیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں!

- ۱ - سیرۃ حلبی، ج ۳ ص ۲۸۳ : حلبی :
- ۲ - سیرۃ نبوی، ج ۳ ص ۳ : زینی دحلان
- ۳ - تاریخ الخلفاء، ج ۴ : سیوطی (متوفی ۹۱۱ ہجری)
- ۴ - تذکرۃ خواص الامۃ، ص ۱۸ : ابن جوزی (متوفی ۶۵۴ ہجری)
- ۵ - احتجاج، ج ۱ ص ۶۶ : طبرسی (متوفی ۵۸۸ ہجری)
- ۶ - تفسیر عیاشی، ج ۱ ص ۳۳۲/۳۲۹ حدیث ۱۵۴ : ثمر قندی
- ۷ - بحار الانوار، ج ۳۷ ص ۱۳۸ حدیث ۳۰ : علامہ مجلسی

۸۔ اثباتُ البُدَاةِ ، ج ۳ خُرَعَامَلِي ص ۵۴۳/ ۵۴۴ حدیث ۵۹۳/۵۹۱/۵۹۰ :
 ۹۔ تفسیرِ بریان ، ج ۱ ص ۸۵ حدیث ۲ ، ص ۸۹ حدیث ۶ : بحرانی
 ۱۰۔ حبیب السیر ، ج ۱ ص ۳۷۵/۲۹۷/۴۰۴/۱۲/۴۱ : خواند میر

"اے لوگو! میں علی - کو دوست رکھتا ہوں"
 پھر آپؐ کی لوگوں سے بار بار تاکید کی کہ آج کے اس واقعہ کو اپنی اولادوں، آئندہ آنے والی نسلوں اور اپنے شہر و دیار کے لوگوں تک پہنچادیں۔
 یہ اہم واقعہ کیا ہے؟
 کیا صرف یہ ہے کہ آپؐ یہ فرمائیں! میں علی - کو دوست رکھتا ہوں؟
 کیا ایسی حرکت کسی عام شخص سے قابلِ قبول ہے؟
 کیا ایسی حرکت بیہودہ، اذیت ناک اور قابلِ مذمت نہیں ہے؟
 پھر کسی نے اعتراض کیوں نہیں کیا؟
 کیا مسلمان یہ نہیں جانتے تھے کہ پیغمبر اکرمؐ حضرت علی - کو دوست رکھتے ہیں؟ کیا علی - ایسے صف شکن مجاہد کی محبت پہلے سے مسلمانوں کے دلوں میں نہیں بسی ہوئی تھی؟

۲۔ فرشتہ وحی کا بار بار نزول:

اگر غدیر کا دن صرف دوستی کے اعلان کے لئے تھا تو ایسا کیونہوا کہ جبرئیل امین جیسا عظیم فرشتہ تین بار آپؐ پر نازل ہو اور پیغامِ الہی سے آپؐ کو آگاہ کرے! جیسا کہ آنحضرتؐ نے خود ارشاد فرمایا!۔
 "انَّ جِبْرِيْلَ لَهَبِطَ لِيْ مِرَارًا ثَلَاثًا ۙ مُرْبِيْ عَنِ السَّلَامِ رَبِّيْ وَهُوَ السَّلَامُ ۗ نَ قَوْمٍ فِيْ هٰذَا الْمَشْهَدِ، فَعَلِمَ كُلُّ بَعِضٍ وَ سَوَدِ نَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ حَيًّا وَ وَصِيًّا وَ خَلِيْفَتِيْ عَلِيُّ مَتِيْ وَ الْاِمَامُ مِنْ بَعْدِي الَّذِيْ مَحَلَّهُ مِنِّيْ مَحَلَّ ۙ هَارُوْنَ مِنْ مُوسَى ۗ لَا نَهْ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَ هُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَ قَدْ نَزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلَيَّ بِذٰلِكَ آيَةً مِنْ كِتَابِهِ!"

﴿نَمَوا لِيْكُمْ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رَاكِعُوْنَ﴾ (۱)
 وَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْطَالِبٍ الَّذِيْ قَامَ الصَّلٰوةَ وَ اَتَى الزَّكٰوةَ وَ هُوَ رَاكِعٌ يُّدِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كُلِّ حَالٍ (۲)

جبرائیل - تین بار وحی لے کر مجھ پر نازل ہوئے اور درود و سلام کے بعد فرمایا کہ یہ مقام غدیر ہے یہاں قیام فرمائیں اور ہر سیاہ و سفید، یہ بات جان لے کہ حضرت علی - میرے بعد آپ کے وصی خلیفہ اور تمہارے پیشوا ہیں ، انکا مقام میری نسبت ایسا ہی ہے جیسا مقام ہارون کا موسیٰ کی نسبت تھا ، بس فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا علی - خدا اور رسولؐ کے بعد تمہارے رہنما ہیں خدا و نذ صاحبِ عزت و جلال نے اپنی پاک و بابرکت کتاب قرآن مجید میں اس مسئلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی۔
 اس کے سوا کچھ نہیں کہ تمہارے ولی اور سرپرست خدا، رسولؐ اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائیں ، نماز بپا کریں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ ادا کریں یہ بات تم لوگ اچھی طرح جانتے ہو کہ علی - نے نماز بپا کی اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ ادا کی اور ہر حال میں مرضی خدا کے طلبگار رہے ۔

(۱) مانندہ، ۵/ ۵۵

(۲) حجة الوداع کے موقع پر آپؐ کا خطبہ (کتاب احتجاج طبرسی ، ج ۱ ، ص ۶۶)
 خطبہ کے مدارک و اسناد :

- (۱) - احتجاج ، ج ۱ ، ص ۶۶ : طبرسی
- (۲) - اقبال الاعمال ، ص ۵۵ : ابن طاووس
- (۳) - کتاب اليقين ، باب ۱۲۷ : ابن طاووس
- (۴) - التحصين ، باب ۲۹ : ابن طاووس
- (۵) - روضة الواعظين ، ص ۸۹ : قتال نیشابوری
- (۶) - البربان ، ج ۱ ص ۳۳ : بحرانی
- (۷) - اثباتُ البُدَاةِ ، ج ۳ ص ۲ : عاملی
- (۸) - بحار الانوار ، ج ۳۷ ص ۲۰۱ : بحرانی
- (۹) - كشف المہم ، ص ۵۱ : بحرانی

منزلت غدیر

۳۔ پیغمبر اکرم ﷺ کی پریشانی:

اگر غدیر کا مقصد صرف علی - کی دوستی کا پیغام پہنچانا تھا تو اس پیغام الہی کے پہنچا دینے میں آپ ﷺ کی پریشانی کا کیا سبب ہے؟ آپ ﷺ نے تین بار پس و پیش کیوں کی؟ اور جبرئیل - کا مسلسل اصرار کرنا اور اس آیت کا پڑھنا کہ (يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا نَزَّلَ لَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ) (۱) (اے پیغمبر ﷺ! جو حکم خدا کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیں اگر آج آپ نے یہ کام انجام نہیں دیا تو گویا آپ نے اپنی رسالت کو ادھورا چھوڑ دیا۔ (۲))

(۱) مانند ۶۷/۵

(۲) بہت سارے مسلمان علماء نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ! یہ آیہ مبارکہ غدیر کے دن حضرت علی - کی ولایت کے اعلان کے لئے نازل ہوئی۔

- ۱۔ الولایة فی طرق حدیث الغدیر : طبری
- ۲۔ ما نزل القرآن فی امیر المؤمنین - : ابو بکر فارسی
- ۳۔ ما نزل القرآن فی علی - : ابو نعیم
- ۴۔ الدرایة فی حدیث الولایة : سجستانی
- ۵۔ الخصائص العلویة : نطنزی
- ۶۔ تفسیر شابی : محبوب العالم
- ۷۔ ارجح المطالب ، ص ۶۷/۶۸/۲۰۳/۵۶۶ : امرتسری
- ۸۔ اسباب النزول ، ص ۱۳۵ : واحدی
- ۹۔ تاریخ دمشق ، ج ۲ ، ص ۸۵ : ابن عساکر
- ۱۰۔ فتح القدیر ، ج ۳ ، ص ۵۷ : شوکانی
- ۱۱۔ مفاتیح الغیب ، ج ۱۲ : فخر رازی
- ۱۲۔ تفسیر المنار ، ج ۶ ، ص ۴۶۳ : رشید رضا
- ۱۳۔ حبیب السیر ، ج ۲ ، ص ۱۲ : خواند میر
- ۱۴۔ الدر المنثور ، ج ۲ ص ۲۹۸ : سیوطی
- ۱۵۔ شواهد التنزیل ، ج ۱ ، ص ۱۸۷ / ۱۹۲ : حسکانی
- ۱۶۔ فراند السمطین : حموی
- ۱۷۔ فصول المہمة ، ص ۲۳ / ۷۴ : ابن صباغ
- ۱۸۔ مطالب السؤول : ابن طلحة
- ۱۹۔ ینا بیع المودة : ص ۱۲۰ قندوزی
- ۲۰۔ روح المعانی : ج ۲ ، ص ۳۴۸ آلوسی
- ۲۱۔ عمدة القاری ، ج ۸ ، ص ۵۸۴ : عینی
- ۲۲۔ غرایب القرآن ، ج ۶ ، ص ۱۷۰ : نیشا پوری
- ۲۳۔ مودة القریبی : ہمدانی

یہ اتنا بڑا اور اہم کام کیا تھا؟ حضرت علی - کی دوستی کا پیغام تو کوئی اتنا بڑا کام نہیں تھا! اور یہ کام کسی خاص خطرہ کا حامل بھی نہیں تھا کہ رسول خدا ﷺ کو اتنا پریشان کرتا یہاں تک کہ ۳ بار حضرت جبرئیل - نازل ہوں اور آپ ﷺ اس کام کو انجام دینے سے عذر خواہی کریں، اس بات کا اظہار خود آپ ﷺ نے اس دن کے خطبہ میں کیا!

وَسَلَتْ جِبْرِئِيلَ عَنِ اسْتِغْفَارِ لِي السَّلَامِ عَنْ تَبْلِيغِ ذَلِكَ لِيكُمْ؛ يَا النَّاسُ؛ لِعِلْمِي بِقَلَةِ الْمُتَّقِينَ وَكَثْرَةِ الْمُنَافِقِينَ، وَدَغَالِ الْأَثَمِينَ وَجِبِلِّ الْمُسْتَهْزِئِينَ. بِالْإِسْلَامِ لَدِينٍ وَصَفَهُمُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ:

(بِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلِيمٌ خَفِيٌّ) (۱)
وَكَثْرَةٌ ذَا هُمْ لِي غَيْرَ مَرَّةٍ، حَتَّى سَمَوْنِي دُنَا، وَرَعْمَوَانِي كَذَلِكَ لِكثْرَةِ مَلَازِمَتِهِ أَيَّامِي، وَفِي قَلْبِي عَلَيْهِ، وَهَوَاهُ وَقَبُولِهِ حَتَّى نَزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ قُرْآنًا

(وَمِنْهُمْ الَّذِينَ يُؤَدُّونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ ذُنُوبُنَا ذُنُوبُنَا فَلَمْ يَدْعُوا لَكُمْ) (۲)
وَلَوْ شِئْنَا لَنَسَمَى الْقَائِلِينَ بِذَلِكَ بِسْمُوهُمْ لَسَمَّيْتُمْ، وَنَسَمَّيْتُمْ لِيَوْمِ لِيَوْمِ بَعَايَاهُمْ لَاؤْمَتُمْ، وَنَسَمَّيْتُمْ لِيَوْمِ لِيَوْمِ بَعَايَاهُمْ لَاؤْمَتُمْ، وَلَكِنِّي وَاللَّهِ فِي مَوْرِهِمْ قَدْ تَكَرَّمْتُ.

میں نے جبرئیل سے درخواست کی کہ مجھے علی - کی ولایت کے اعلان سے معاف رکھے کیونکہ اے لوگو! میں اس بات سے بخوبی واقف ہوں کہ، پرہیزگار بہت کم اور منافقوں کی تعداد

(۱) نور، ۱۵/۲۴

(۲) توبہ / ۶۱

بہت زیادہ ہے، مگر گنہگار اور اسلام کا مذاق اڑانے والے موجود ہیں وہ لوگ کہ جن کے بارے میں خداوندِ عالم نے اپنی کتاب میں فرمایا: (وہ لوگ اپنی زبانوں سے ایسی باتیں کہتے ہیں کہ جن پر دل میں یقین نہیں رکھتے اور انکا خیال یہ ہے کہ یہ آسان اور بہت سادہ سی بات ہے جبکہ منافقت خدا کے نزدیک سب سے بڑا گناہ ہے)

ان منافقوں نے بارہا مجھے تکلیف پہنچائی یہاں تک کہ مجھ پر تہمتیں لگائیں اور کہا کہ (پیغمبرؐ معاذ اللہ دوسروں کے کہنے پر عمل کرتے ہیں اور اس میں انکا اپنا کوئی ارادہ شامل نہیں ہوتا) کیونکہ! میں ہمیشہ علی - کے ساتھ تھا اور وہ زیادہ تر میری توجہ کے مرکز تھے لہذا منافقین حسد کی وجہ سے اس بات کو تحمل نہ کر سکے یہاں تک کہ خداوند بزرگ و برتر نے ایک آیت نازل کی جس کے ذریعہ انکی ان بیہودہ باتوں کا منہ توڑ جواب دیا فرمایا کہ: (بعض منافقین، پیغمبرؐ کو تکلیف پہنچاتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ سرا پا گوش ہیں، اے رسول کہدو کہ پیغمبر اچھی باتیں سننے والا ہے یہی تمہارے لئے بہتر ہے) اگر ابھی چاہوں تو منافقوں کو نام اور پتے کے ساتھ پہنچا دوں، یا انکی طرف انگلی کا اشارہ کر دوں لوگوں کو انکو پہچاننے کے لئے راہنمائی کر دوں تو چاہوں کر سکتا ہوں لیکن خدا کی قسم میں ان کیلئے کریم ہوں اور بزرگوار سے کام لیتا ہوں (۱)

اگر اُس دن پیغمبرؐ حضرت علی - کی دوستی کا پیغام نہ پہنچاتے تو آپؐ کی رسالت پر کیا حرف آتا؟ یہ کام ایسا کونسا کام ہے کہ اگر پیغمبر گرامیؐ انجام نہ دیں تو انکی رسالت نامکمل رہ جائے گی؟ اور پھر فرشتہ وحی آنحضرتؐ کی تسلی کے لئے پیغام الہی لے کر آئے کہ (وَاللَّهُ يُعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ) (۲)

۱۔ یہ آنحضرتؐ کے حجۃ الوداع کے موقع پر معروف خطبہ کا کچھ حصہ ہے مکمل خطبہ اس کتاب کے آخر میں اسناد و مدارک کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے رجوع فرمائیں:
(۲) ماندہ ۶۷/۵

(خدا آپؐ کو انسانوں کے شر سے محفوظ رکھے گا)

وہ رسول جن پر آغاز بعثت سے لے کر حجۃ الوداع تک کبھی بھی خوف غالب نہیں آیا، ہمیشہ میدان جنگ میں موجود رہے (۱) کار رسالت کے مشکل اور کلٹھن راستے میں آپؐ کے قدم کبھی متزلزل نہیں ہوئے اب آپؐ کو کیا بات پریشان کئے ہوئے ہے؟

آپؐ کو کونسا کام انجام دینا ہے کہ جس کے انجام دینے میں آپؐ دشمن کے مخالفانہ پروپیگنڈے، منکروں کے انکار، کافروں کے کفر اور منافقوں کے نفاق سے خوفزدہ بینا اور تین بار جبرئیل - سے اس کام کو انجام نہ دینے کی درخواست کرتے ہیں؟ پیغمبرؐ تو کبھی خوف میں مبتلا نہیں ہوتے تھے، اور وحی الہی کے پہنچانے میں ایک لحظہ پس و پیش سے کام نہیں لیتے تھے، حقیقت میں پیغمبرؐ کے بکھر جانے سے خوفزدہ تھے، رسول اکرمؐ کو داخلی اختلاف اور جھگڑوں کا ڈر تھا کہ کہیں لوگ آپؐ کے مقابلہ میں کھڑے نہ

۱. آنحضرت ﷺ کی شجاعت اور خط شکنی کے سلسلے میں امیر المؤمنین - نے فرمایا:
(كُنَّا إِذَا أَحْمَرَ الْبَسُّ اتَّقَيْنَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَكُنْ حَدٌّ مِّنْ أَقْرَبَ لِي الْعَدُوْمَةُ)

(جب بھی شعلہ جنگ بھڑکتا ہم رسول خدا ﷺ کی پناہ میں چلے جاتے تھے کیونکہ ایسے نازک وقت میں ہم لوگوں میں سب سے زیادہ رسول خدا ﷺ دشمن کے نزدیک ہوتے تھے۔)

۱. كشف الغمة : مرحوم اربلی (متوفی ۶۸۹ھ) ...

۲... غریب الحدیث ، ج ۲ ص ۱۸۵ : ابن سلام (متوفی ۲۲۳ھ)

۳ کتاب النہایة ، ج ۱ ص ۸۹ ، ۴۳۹ : ابن اثیر (متوفی ۶۳۰ھ)

۴ تاریخ طبری ، ج ۲ ص ۱۳۵ : طبری (متوفی ۳۱۰ھ)

۵ بحار الانوار ، ج ۵ ص ۲۲۰ : مرحوم مجلسی (متوفی ۱۱۱۰ھ)

۶ بحار الانوار ، ج ۱۶ ص ۱۱۷ ، ۲۳۲ ، ۳۴۰ : مرحوم مجلسی (متوفی ۱۱۱۰ھ)

ہوجائیں اور آپ ﷺ کی کہیں موجودگی میں امت کے درمیان خونریزی شروع نہ ہو جائے، احترام جاتا رہے، جو کچھ جہاد کی قربانیوں اور شہادتوں سے حاصل ہوا تھا بھلا دیا جائے آیا یہ سب کچھ حضرت علی - سے دوستی کے اعلان کی وجہ سے تھا؟ پیغمبر اکرم ﷺ نے ماضی میں آغاز بعثت سے لے کر غدیر کے موقع تک بار بار و بار بار فرمایا تھا کہ میں علی - کو دوست رکھتا ہوں۔

یہ تو کوئی اتنا اہم مسئلہ نہیں تھا کہ امت مسلمہ کی صفوں میں تزلزل اور دراڑ کا باعث ہو دوستی کا اعلان کوئی خاص اہمیت کا حامل مسئلہ نہ تھا کہ صاحب عزت و جلال خدا اپنے پیغمبر اکرم ﷺ کو اطمینان دلانے اور کہے کہ (وَ اللَّهِ يُعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ)

اور تم ڈرو نہ نہیں خداوند عالم آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا اگر ہدف صرف یہ تھا کہ "دوستی کا ابلاغ" ہو جائے تو پیغمبر اسلام ﷺ نے حضرت علی - کا ہاتھ بلند کر کے انکی بیعت کیوں کی؟ اور تمام مسلمانوں کو بیعت کا حکم کیوں دیا کہ حضرت علی - کی بیعت کریں!! اور حاضرین میں سے مرد آدھی رات تک اور خواتین اگلے دن کی صبح تک حکم بیعت کی بجا آوری میں مشغول رہیں۔ حضرت علی - کی دوستی یا اسکا ابلاغ تو اس بات کا منقاضی نہیں ہے کہ بیعت طلب کی جائے اور لوگ بھی امتثال حکم کرتے ہوئے مشغول ہوجائیں۔

پیغمبر اسلام ﷺ مختلف اسلامی ممالک سے آئے ہوئے ایک لاکھ بیس ہزار حجاج کو ایک دن اور رات کے لئے غدیر خم کے میدان میں روکے رہیں صرف یہ کہنے کے لئے کہ (اے لوگو! میں علی - کو دوست رکھتا ہوں) آیا یہ دعویٰ قابل قبول ہے؟

۴۔ تکمیل دین کا راز :

یہاں ایک سوال اور پیدا ہوتا ہے کہ آیا حضرت علی - کی دوستی کے اعلان کے ساتھ دین کامل ہو جائے گا؟ اگر پیغمبر گرامی - اسلام ﷺ روز غدیر اپنے ساتھ علی - کی دوستی کا اعلان نہ کرتے تو کیا دین ناقص تھا؟ اور چونکہ اُس دن آپ ﷺ نے لوگوں سے کہا کہ (میں علی - کو دوست رکھتا ہوں) تو دین کامل ہو گیا؟ اور خدا کی نعمتیں لوگوں پر تمام ہو گئیں؟ اور جیسا کہ بہت سارے شیعہ اور سنی علماء (۱) نے اس بات کا اعتراف کیا ہے

غدیر کے دن آپ ﷺ کے اعلان ولایت اور لوگوں کے بیعت کر لینے کے بعد ختمی مرتبت ﷺ پر یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی!
(اَلْيَوْمَ بَيَّنَّا لَدِينِ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ ، فَلَا تَحْشَوْهُمْ وَاخْسَوْنَ، الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيْتُ لَكُمْ الْاِسْلَامَ دِينًا) (۲)

(مسلمانوں) اب تو کفار تمہارے دین سے (پھر جانے سے) ما یوس ہو گئے ہیں ، لہذا تم ان سے تو ڈرو ہی نہیں بلکہ صرف مجھ سے ڈرو آج (غدیر کے دن) میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم لوگوں پر اپنی نعمتیں پوری کر دیں ، اور تمہارے اس دین اسلام کو پسند کیا غدیر کے دن ایسا کونسا کام انجام پایا کہ فرشتہ وحی مذکورہ آیت کو بشارت و خوشخبری کے ساتھ لیکر نازل ہوا؟

وہ عظیم واقعہ کیا تھا کہ جس کی وجہ سے

الف۔ کافر دین کی نابودی سے مایوس ہو گئے۔

۱. تمام مؤرخوں اور بہت سارے اہل سنت مفسروں نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ سورہ مبارکہ مانده کی آیت شماره ۳ / (الْيَوْمَ كَمَلَتْ لَكُمْ دِينُكُمْ) غدیر کے دن حضرت علی - کی اعلان ولایت اور لوگوں کی بیعت عمومی کے بعد حضرت پُر نازل ہوئی مورخوں اور مفسروں کے نام مندرجہ ذیل ہیں !

۱. تاریخ دمشق، ج ۲ ص ۷۵ و ۵۷۷ : ابن عساکر شافعی (متوفی ۵۷۱ ھ)
 ۲. شواہد التنزیل، ج ۱ ص ۱۵۷ : حسکانی حنفی (متوفی ۵۰۴ ھ)

۳. مناقب، ص ۱۹ : ابن مغزالی شافعی

۴. تاریخ بغداد، ج ۸، ص ۲۹۰ : خطیب بغدادی (متوفی ۴۸۴ ھ)

۵. تفسیر الدر المنثور، ج ۲، ص ۲۵۹ : سیوطی شافعی (متوفی ۹۱۱ ھ)

۶. البتقان، ج ۱، ص ۳۱ و ۵۲ : سیوطی شافعی (متوفی ۹۱۱ ھ)

۷. مناقب، ص ۸۰ : خوارزمی حنفی (متوفی ۹۹۳ ھ)

۸. تذکرۃ الخواص، ص ۳۰ و ۱۸ : ابن جوزی حنفی (متوفی ۶۵۴ ھ)

۹. تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص ۱۴ : ابن کثیر شافعی (متوفی ۷۷۴ ھ)

۱۰. مقتل الحسین، ج ۱، ص ۴۷ : خوارزمی حنفی (متوفی ۹۹۳ ھ)

۱۱. ینابیع المودۃ، ص ۱۱۵ : قندوزی حنفی

۱۲. فراند السمطین، ج ۱، ص ۷۲ و ۷۴ و ۳۱۵ : حموی حنفی (متوفی ۷۲۲ ھ)

۱۳. تاریخ یعقوبی، ج ۲، ص ۳۵ : یعقوبی (متوفی ۲۹۲ ھ)

۱۴. الغدیر، ج ۱، ص ۲۳۰ : علامہ امینی

۱۵. کتاب الولایۃ : ابن جریر طبری (متوفی ۳۱۰ ھ)

۱۶. تاریخ ابن کثیر، ج ۵، ص ۲۱۰ : ابن کثیر شافعی (متوفی ۷۷۴ ھ)

۱۷. مناقب، ص ۱۰۶ : عبداللہ شافعی

۱۸. ارجح المطالب، ص ۵۶۸ : عبداللہ حنفی

۱۹. تفسیر روح المعانی، ج ۶، ص ۵۵ : آلوسی

۲۰. البدایۃ والنہایۃ، ج ۵، ص ۲۱۳ و ج ۷ ص ۳۴۹ : ابن کثیر شافعی (متوفی ۷۷۴ ھ)

۲۱. الكشف و البیان : ثعلبی (متوفی ۲۹۱ ھ) ۲۲. بحار الانوار، ج ۳۷، باب ۵۲ : علامہ مجلسی

اور بہت ساری تفاسیر اہل سنت، اور تمام شیعہ علماء کی تفاسیر جن کے ذکر کے لئے ایک الگ کتاب کی ضرورت ہے۔

(۲) مانده ۳ / ۵

ب۔ جس کے بعد کافروں کی سازشوں سے نہ ڈرا جائے۔

ج۔ دین اسلام کامل ہو گیا۔

د۔ اللہ کی نعمتیں پوری ہو گئیں۔

ه۔ اسلام کے پائندہ رہنے کی ضمانت دی گئی۔

کیا یہ سب کچھ صرف دوستی کا پیغام پہنچانے کے لئے تھا؟

آیا اس قسم کے دعوے تمام دنیا کے مسلمانوں کے لئے قابل قبول ہیں؟

ہم غدیر کے پر نور خورشید کے مقابلے میں جہل کی تاریکی اور کینہ پروری کی پناہ کیوں لیں؟

بلکہ غدیر کا واقعہ تو کوئی بہت بڑا واقعہ ہونا چاہیے کہ جس نے آیات الہی کے (بہت سی بشارتوں اور پیغاموں کے ساتھ)

نزول کی راہ ہموار کی۔

اُس واقعہ کو تو بہت اہم واقعہ ہونا چاہیے کہ جسکا نتیجہ "اکمال دین" اور "اتمام نعمت ہو۔

ایسا واقعہ کہ جس نے راہ رسالت کو رنگ جاویدانی بخشا اور آپؐ کی آغاز بعثت سے لے کر ہجرت اور اسکے بعد کی

زحمتوں کا پھل دیا۔

آیا یہ عظیم واقعہ "عام مسلمانوں کا حضرت علی - کی بیعت کرنے" کے علاوہ کچھ اور ہے؟ آیا یہ عظیم واقعہ "حضرت

علی - اور انکے گیارہ بیٹوں کی "قیامت تک کے لئے بیعت عمومی کے علاوہ کچھ اور ہے؟

کیا یہ عظیم واقعہ پیغمبرؐ کے بعد سے قیامت تک کے لئے مسلمانوں کے رہبر اور پیشوا معین ہونے کے علاوہ کچھ اور ہے؟

یہ اہل سنت مصنفین، تاریخ کا مطالعہ کیوں نہیں کرتے کہ روز غدیر کے بعد کس قسم کے تلخ حوادث رونما ہوئے؟

۵۔ آپؐ کے قتل کی نا کام سازش :

اگر پیغمبرؐ کا ہدف غدیر کے دن صرف حضرت علی - کی دوستی کا پیغام پہنچانا تھا تو ایک گروہ نے آپؐ کے قتل کا ارادہ

کیوں کیا؟ اور مدینے کے راستے میں اپنے اس باغیانہ ارادے کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کیوں کی لیکن خدا وند عالم

نے آپؐ کی حفاظت کی؟ دوستی کا پیغام تو آپؐ کے قتل کا سبب نہیں ہو سکتا؟

امیر المؤمنین - کی ولایت کے مخالفوں نے سوچا کہ اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ آپ کو قتل کر دیا جائے ، اور اس قتل کو طبعی موت ظاہر کرنے کے لئے ان لوگوں نے آپس میں سازش یہ کی کہ جب آپ کی سواری " عقبہ " (جو کہ پہاڑی علاقہ ہے اور وہاں بہت گہری گہری کھائیاں ہیں) کے قریب پہنچے تو پتھر اور لکڑیاں وغیرہ ان کھائیوں میں پھینکی جائیں جن سے مختلف قسم کی خوفناک آوازیں پیدا ہو نگی جن آوازوں سے ڈر کر آپ کی سواری کسی گہری کھائی میں جا گرے گی۔ اور ہم تاریکی شب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہاں سے فرار ہو جائینگے پھر کل سب لوگوں میں یہ بات مشہور کر دیں گے کہ آپ کی وفات کا سبب طبعی حادثہ ہے ۔

پھر یہ سارے مخالفین تیزی سے اس مقام پر جمع ہو کر گھات لگا کر بیٹھ گئے اور آپ کی سواری کا انتظار کرنے لگے ، لیکن خداوند عالم نے فرشتہ وحی کو نازل کر کے اپنے حبیب کو دشمن کی اس سازش سے آگاہ فرما دیا، جب آپ کی سواری اس مقام کے نزدیک پہنچی تو آپ نے حذیفہ یمانی اور عمار یاسر سے کہا کہ ان میں سے ایک اونٹ کی مہار تھامے اور ایک سواری کو بنکائے ، گھات لگائے ہوئے منافقوں نے جو کچھ بھی باتھ میں آیا کھائی کی طرف پھینکنا شروع کر دیا اور مختلف قسم کی خوفناک آوازوں سے اونٹ کو ڈرانے کی کوشش کی ، لیکن خدا کی مدد آپ کے شامل حال رہی اور اونٹ پر کوئی اثر نہ ہوا ۔

اور اس طرح دشمن کی سازش ناکام ہوئی ، مگر یہ منافقین اس سنہرے موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتے تھے اور جب اس سازش کو ناکام ہوتے دیکھا تو تلوار بیلے کر پیغمبر گرامی اسلام پر حملہ آور ہو گئے لیکن ان کے سامنے حذیفہ یمانی اور عمار یاسر جیسے عاشقان ولایت تھے جن کے بے نظیر اور شجاعت سے بھرپور دفاع کے سبب اس سازش میں بھی ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ، اب اگر یہ منافقین تھوڑی سی دیر کرتے تو قافلے میں شامل عاشقان ولایت سر پر پہنچ جاتے اور منافقوں کا کام تمام کر دیتے ۔

لہذا اب منافقین کے پاس فرار کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا ، حذیفہ یمانی نے پوچھا یا رسول اللہؐ یہ کون لوگ تھے ؟ آپ نے فرمایا خود ہی دیکھ لو ، اس وقت بجلی چمکی اور منافقوں کے چہرے تاریکی کے پردے سے بے نقاب ہوئے اور حذیفہ نے ان افراد کو آسانی سے پہچان لیا ! جن کی تعداد پندرہ (۱۵) ہے اور ان کے نام درج ذیل کتب میں درج ہیں۔ (۱)

۶۔ نفرین امیر طومار کا انکشاف :

روز غدیر پیغمبرؐ کا ہدف صرف حضرت علی - کی دوستی کا اعلان اور لوگوں سے حضرت علی - کی بعنوان امام اور رہبر بیعت لینا نہیں تھا تو ایک گروہ نے اس دن کے بعد امت اسلامی کی امامت اور رہبری کے متعلق مخفیانہ تحریر کیوں لکھی کہ جسکے ذریعہ رسول خداؐ کے بعد قدرت و حکومت اپنے ہاتھ میں لے لیں ؟ جب یہ گروہ آنحضرتؐ کو قتل کرنے اور مسلمانوں کے درمیان تفرقہ ڈالنے میں کامیاب نہ ہوسکا تو انہوں نے احتیاط کا دامن تھاما اور تا حیات رسول خداؐ اس قسم کی حرکتوں

.....

(۱) کشف الیقین ، ص ۱۳۷ : علامہ حلی ۲۔ ارشادالقلوب ، ص ۱۱۲ و ۱۳۵ : دیلمی ۳۔ بحار الانوار ، ج ۲۸ ص ۸۶ و ۱۱۴ : علامہ مجلسی

سے اجتناب کرنے کا فیصلہ کیا، لیکن ایک دوسرے گروہ نے ولایت علی - کی کہلم کھلا مخالفت کی اور اس طرح ایک تحریر لکھی جس پر بہت سارے لوگوں کے دستخط لئے تاکہ یہ ظاہر کر سکیں کہ ہماری مخالفت بہت منظم اور مستحکم ہے ۔

اس مقصد کے لئے ابو بکر کے گھر پر جمع ہوئے باہم گفتگو کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ ایک عہد نامہ لکھا جائے ، چنانچہ سعید بن عاص نے ایک عہد نامہ لکھا ، اس عہد نامے پر جن لوگوں نے دستخط کئے ان کے ناموں سے قریش اور امیر المؤمنین - کے مخالفوں کے سینوں میں کینے اور بغض کی شدت ثابت ہو جاتی ہے ، ان ناموں میں سر فہرست ابو سفیان ، فرزند ابی جہل اور صفوان بن مہیہ جیسے نام دیکھنے میں آتے ہیں، یعنی مشرکوں اور کافروں کے سردار منافقوں (نام نہاد مسلمانوں) کے ہاتھوں میں ہاتھ دئے ہوئے ہیں تاکہ خورشید ولایت کا انکار کیا جاسکے ۔

عہد نامہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ وہ عہد نامہ ہے کہ جس پر اصحاب رسول میں سے انصار و مہاجرین پر مشتمل ایک گروہ نے اتفاق کیا ہے، یہ وہ لوگ

ہیں کہ جن کی تعریف خداوندِ عالم نے اپنی آسمانی کتاب میں رسول کے ذریعہ اور بزبان رسالت کی ہے، اس گروہ نے ولایت و امامت کے مسئلے میں مختلف آراء اور مشوروں کی روشنی میں اجتہاد اور کوشش کرنے کے بعد اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی کے لئے جو کچھ دین اور لوگوں کے لئے مناسب تھا اس عہد نامے میں تحریر کر دیا ہے تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں اور اسکے دستور العمل کی پیروی کرتے ہوئے دنیا اور آخرت کی سعادت حاصل کر سکیں۔

اما بعد! خداوندِ مَنان نے اپنے کرم اور مہربانی کے ساتھ حضرت محمدؐ کو لوگوں کی طرف بھیجا تاکہ اسکے پسندیدہ دین کو لوگوں تک پہنچائیں، اور رسولِ اکرم نے اپنے اس تبلیغی وظیفے کو انجام دینے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی، جن امور کی تبلیغ پر مامور کئے گئے تھے ان کو بخیر و خوبی لوگوں تک پہنچایا، یہاں تک کہ دین کامل ہو گیا اور اسلامی معاشرے میں واجبات و سنن لہی رائج ہو گئے۔

اس کے بعد خداوندِ عالم نے اپنے رسولؐ کو اپنی طرف بلا لیا اور آنحضرتؐ مکمل عزت و احترام کے ساتھ دعوتِ حق کو لٹیک کہا اور اپنی جانشینی کے لئے کسی شخص کی نشان دہی کئے بغیر اس دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کر گئے، بلکہ خلیفہ و جانشین چننے کا اختیار لوگوں کو سونپ گئے تاکہ جس کو بھی مورد وثوق و اطمینان پائیں اسے جانشین رسول اور ولایت امر المسلمین کے لئے منتخب کر لیں اور رسول خداؐ کی اطاعت مسلمانوں کے لئے باعث افخار ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

(جو بھی روزِ قیامت اپنے پروردگار سے ملاقات کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ رسول کی اطاعت کرے) حقیقت میں رسول اکرمؐ نے اس لئے اپنا جانشین مقرر نہیں کیا کہ خلافتِ رسول ایک ہی خاندان میں منحصر نہ رہے بلکہ دوسرے خاندان بھی خلافت سے کچھ فائدہ حاصل کر سکیں میراث کی طرح ایک شخص سے دوسرے شخص کی طرف منتقل نہ ہوتی رہے، اور اس لیے کہ دلتمنوں کے ہاتھوں کا کھلونا نہ بن جائے اور کوئی خلیفہ بھی قیامت تک کے لئے اپنی نسل میں خلافت کا دعوے دار نہ ہو۔

ہر عہد اور زمانے میں تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ ایک خلیفہ کے مرنے کے بعد صاحبانِ حل و عقد مل کر بیٹھیں اور باہمی صلاح و مشورے سے جس کو بھی صالح اور خلافت کے لائق سمجھیں مسلمانوں کے تمام امور کی لگام اسکے سپرد کر دیں اور اسکو ولی امر مسلمین اور ان کے اموال و نفوس کا مختار قرار دیں، کیونکہ اصحابِ حل و عقد ایسے امور کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں اس لئے یہ کبھی بھی خلافت کے لئے انتخاب سے قاصر نہیں ہوں گے، لہذا اگر کوئی اس بات کا دعوے دار ہو کہ رسول خداؐ نے ایک خاص شخص کو اپنی جانشینی کے لئے چن لیا تھا اور اسکے نام اور حسب و نسب سے سب کو آگاہ فرمادیا تھا، اسکی یہ بات بیہودہ اور اصحابِ رسول کی رای کے خلاف ہے، اور اس نے مسلمانوں کی جماعت میں اختلاف ڈالا ہے اور اگر کوئی دعوے کرے کہ رسول خداؐ کی خلافت اور جانشینی وراثت ہے اور اسکے بعد دوسرے کو ملے گی تو اسکی یہ بات بے معنی ہے کیونکہ رسول خداؐ نے فرمایا: (ہم انبیاء کسی کو ارث نہیں دیتے اور جو کچھ ہم سے باقی بچے صدقہ ہے۔)

اور اگر کوئی اس بات کا دعوے دار ہو کہ خلافتِ رسول خداؐ کسی کو زیب نہیں دیتی بلکہ مسلمانوں میں سے ایک معین شخص اس مقام کے لائق ہے، اور خلافت اسکا حق ہے کوئی دوسرا خلافت کا مستحق نہیں ہے کیونکہ خلافت نبوت کے بعد بالکل ویسا ہی ایک سلسلہ ہے، یہ بات قابل قبول نہیں ہے اور اسکا کہنے والا جھوٹا ہے، اس لئے کہ خود رسول اللہؐ نے فرمایا! (میرے صحابہ آسمان کے ستاروں کے مانند ہیں جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔) اور اگر کوئی کہے کہ وہ خلافت کا مستحق ہے وہ بھی اس لئے کہ حسب و نسب کے لحاظ سے پیغمبرؐ کے قریب ہے اور یہی معیار ربّی دنیا تک خلافت کا ملاک اور معیار ہے، اسکا یہ کلام بے جا ہے کیونکہ ملاک اور معیار تقویٰ ہے، نہ رسولؐ سے رشتہ داری،

جیسا کہ خداوندِ عالم نے فرمایا: (رَبَّنَا كَرَّمْنَاكَ عِنْدَ اللَّهِ تَقَاكُمْ)

تم میں سے خدا کے نزدیک صاحب عزت وہ ہے جس کا تقویٰ زیادہ ہو اور ایسے ہی رسولِ اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: (سارے مسلمان ایک ہیں اور مخالفوں کے سامنے ایک صف میں ہیں۔)

لہذا جو بھی کتاب خدا پر ایمان لائے اور سنتِ رسول کو قبول کرتے ہوئے اس پر عمل کرے وہ حق کے راستے پر ہے اور اسکے نیک اور صالح ہونے میں کوئی شک نہیں اور جو بھی قرآن و سنت کے برخلاف عمل کرے اور مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے اسے قتل کر دو کیونکہ اسکے قتل میں ہی اُمت کی صلاح پوشیدہ ہے۔ کیونکہ پیغمبر اکرمؐ بھی یہی فرمایا:

(جو بھی میری اُمت میں تفرقہ ڈالے، انکو ایک دوسرے سے جدا کرے اور انکی صفوں میں شگاف ڈالے تو اس کو قتل کر

دو، چاہے وہ کوئی بھی ہو؛ کیونکہ اجتماع اُمتِ رحمت ہے اور اُمتِ کی جدائی عذاب ہے اور میری اُمتِ ضلالت اور گمراہی پر متفق نہیں ہو سکتی، اور یہ سب دشمن کے مقابلے میں بہت زیادہ مٹّحد اور یکدست ہیں معاندین کے گروہ کے علاوہ کوئی بھی مسلمانوں کی جماعت سے جدا نہیں ہوگا جو جدا ہو اس کا خون مباح ہے۔

تاریخ: محرم الحرام ۱۰ھ (۱)

اس دستاویز کو سعید بن عاص نے لکھا اور تیرہ لوگوں (کہ جنہوں نے اس دستاویز پر دستخط کئے) کو اس کا گواہ بنایا جن کے اسماء ذیل کتب میں موجود ہیں (۲)

غدیر کے روز ایسا کونسا اہم کام انجام دیا کہ جس کی وجہ سے ہمیشہ موقع کی تلاش میں رہنے والے نا اُمید ہو گئے، اُنکے تمام منصوبے خاک میں مل گئے اور تمام سازشوں پر پانی پھر گیا، مزید صبر نہ کر سکے اور جنتی مخالفت کر سکتے تھے کی اور کھل کر سامنے آگئے، یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے عذاب طلب کیا۔

.....

(۱) بحار الانوار، ج ۲۸، ص ۱۰۵-۱۰۳

(۲) ارشاد القلوب دیلمی، ص ۱۳۵-۱۱۲، کشف الیقین، ص ۱۳۷، مسند احمد، ج ۱، ص ۱۰۹

۷. بعض حاضرین کی علی الاعلان مخالفت :

ایک شخص جسکا نام "حارث بن نعمان فہری" تھا اور امام علی - کے خلاف دل میں بغض لئے تھا اپنے اونٹ پر سوار ہو کر رسول خدا ﷺ کے خیمے کے سامنے آیا اور کہا !

(اے محمد ﷺ! تم نے ہمیں ایک خدا کی تعلیم دی ہم نے تسلیم کیا، اپنی نبوت کا دعویٰ کیا ہم نے لالہ الّا اللہ و محمد رسول اللہ کہا، ہمیں اسلام کی دعوت دی ہم نے قبول کی اور اسلام لے آئے، تم نے کہا پانچ وقت نماز پڑھو ہم نے پڑھی، زکوٰۃ و روزہ و حج و جہاد کا حکم دیا ہم نے اطاعت کی، اب اپنے چچا زاد بھائی کو ہمارا امیر بنا دیا معلوم نہیں یہ حکم خدا کا ہے یا تمہارے ذاتی ارادے کی پیداوار ہے -)

رسول خدا ﷺ فرمایا (خدا کی قسم کہ جس کے سوا کوئی خدا نہیں، یہ حکم اس خدا ہی کی طرف سے ہے میرا کام فقط اس حکم کو تم لوگوں تک پہنچانا تھا) حارث آپ ﷺ کا یہ جواب سن کر غضبناک ہو گیا اور آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہا ! (خدا یا ! اگر جو کچھ محمد ﷺ نے علی - کے بارے میں کہا ہے تیری طرف سے ہے اور تیرے حکم سے ہے تو ایک پتھر آسمان سے مجھ پر گرے اور میں ہلاک ہو جاؤں)

ابھی حارث بن نعمان کے یہ جملے ختم نہیں ہوئے تھے کہ آسمان کی طرف سے ایک پتھر آیا اور اس کو ہلاک کر دیا، تو اس وقت سورہ معارج کی آیات نمبر ۱ و ۲ نازل ہوئی۔ (۱)

.....

(۱). (سَلِّ سَائِلِ بَعْدَابٍ وَاقِعٍ لِلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ)

۱. غریب القرآن : بروی

۲. شفاء الصدور : موصلی

۳. الكشف والبیان : ثعلبی

۴. رعاة الهداة : جسکانی

۵. الجامع لاحکام القرآن : قرطبی

۶. تذکرة الخواص، ص ۱۹ : سبط ابن جوزی

۷. الاکتفاء : وصابی شافعی

۸. فراند السمطين، باب ۱۳ : حموی

۹. معارج الاصول : زرندی

۱۰. نظم درر السمطين : زرندی

۱۱. بداية السعداء : دولت آبادی

۱۲. الفصول المهمة، ص ۴۶ : ابن صباغ

۱۳. جواهر العقدين : سمہودی

۱۴. تفسیر ابن سعود، ج ۸، ص ۲۹۲ : عمادی

۱۵. السراج المنیر، ج ۴، ص ۳۶۴ : شریبینی

۱۶. الاربعین فی فضائل امیر المؤمنین - : جمال الدین شیرازی

- ۱۷۔ فیض القدير، ج ۶ ص ۲۱۸ : مناوی
 ۱۸۔ العقد النبوی والسر المصطفوی: عبد روس
 ۱۹۔ وسیلة المال: با کثیر مکی
 ۲۰۔ نزہة المجالس، ج ۲ ص ۲۴۲: صفوری
 ۲۱۔ السیرة الحلبیة، ج ۳ ص ۳۰۲: حلبی
 ۲۲۔ الصراط السوی فی مناقب النبی ﷺ: قاری
 ۲۳۔ معارج العلی فی مناقب المصفی: صدر عالم
 ۲۴۔ تفسیر شابی: محبوب عالم
 ۲۵۔ ذخیرة المال: حفظی شافعی
 ۲۶۔ الروضة النذیة: یمانی
 ۲۷۔ نورالابصار، ص ۷۸: شیلنجی
 ۲۸۔ تفسیر المنار، ج ۶ ص ۴۶۴: رشید رضا
 ۲۹۔ الغدير، ج ۱ ص ۲۳۹: علامہ امینی (اور سینکڑوں شیعہ اور سنی کتب تفسیر جنہوں نے اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے)

(ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کا سوال کیا کہ جو کافروں پر آتا ہے اور اسکو کوئی نہیں روک سکتا۔) دوسرے نے وہ شرمناک تحریر لکھی ، اور ایک گروہ تو کھلے دشمن کی طرح برہنہ شمشیر لئے رسول اسلام ﷺ کے قتل کے درپے ہو گئے ، اگر غدیر کے دن صرف علی - کی دوستی کا اعلان ہوا تھا اور کوئی بہت اہم کام انجام نہیں پایا تھا تو پھر سیاسی پارٹیوں کے سربراہ ، موقع کی تلاش مینر بننے والے حکومت اور اقتدار کے بھوکے رسول خدا ﷺ کے قتل کی سازش میں ناکام ہونے کے بعد مسلمانوں کی منظم صفوں کو درہم برہم کرنے کی کوششیں کیوں کرتے رہے ؟ اور مکہ سے مدینہ تک راستے بھر اس کوشش مینکیوں لگے رہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب پر کاری ضرب لگائیں ؟ "غدیر خم" میں ایسا کونسا اہم واقعہ رونما ہوا کہ ان سارے گروہوں نے جو سازش ممکن تھی کی اور شیطانی چالیں چالیں؟

۸۔ ناکام سازشیں :

تمام مسلمانوں کے حضرت علی - کی بیعت کر لینے کے بعد اور مخالفوں کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے یہ احتمال ہر آن بڑھتا جا رہا تھا کہ سرزمین غدیر خم سے مدینہ تک کے طویل راستے میں کہیں ایسا نہ ہو کہ دشمن اس شیطانی سازش میں کامیاب ہو جائے اور ایسی جارحانہ حرکتوں کا مرتکب ہو جو دنیائے اسلام اور امت مسلمہ کے اتحاد کے لئے خوش آئند نہ ہو ، لہذا اس خطرے کے پیش نظر پیغمبر ﷺ نے حکم دیا کہ منادی یہ اعلان کر دے:

(رسول خدا کا حکم ہے کہ مدینہ پہنچنے تک راستے میں دو یا تین آدمی اس بات کا حق نہیں رکھتے کہ ایک ساتھ جمع ہوں اور ایک دوسرے کے کانوں میں باتیں کریں -)

آپ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے شیطانی منصوبے خاک میں مل گئے ، تمام سازش آمیز اتحاد ٹوٹ گیا اور مخالفین اپنی ان شیطانی سازشوں اور حرکتوں کو عملی جامہ نہ پہنا سکے ، اس قافلے کے مدینہ کی طرف سفر کے دوران حذیفہ کے غلام (جس کا نام سالم تھا) نے دیکھا کہ ابو بکر ، عمر اور ابو عبیدہ جراح ایک جگہ جمع ہیں اور آپس میں گفتگو میں مشغول ہیں ، اس نے کہا کہ اگر مجھے نہیں بتاؤ گے تو پیغمبر ﷺ کو اطلاع دے دوں گا، انہوں نے وعدہ و وعید کے بعد سالم سے کہا کہ :

(ہم چاہتے ہیں کہ ولایت علی کی اطاعت نہ کرنے پر اتحاد کر لیں تو بھی ہمارے ساتھ شامل ہو جا) سالم نے کہا : کیونکہ میں بنی ہاشم اور علی - کا دشمن ہوں اس لئے مجھے منظور ہے - لیکن یہ چھوٹا سا جلسہ بھی رسول خدا ﷺ کی نگاہوں سے پوشیدہ نہ رہ سکا اور راستے میں ان سے مخاطب ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا : (میں نے تم لوگوں کو جمع ہونے اور کانوں میں باتیں کرنے سے منع کیا تھا تم لوگوں نے اطاعت کیوں نہیں کی جان لو کہ خدا وند عالم تمہارے ہر عمل سے واقف ہے اور کوئی شی اس سے مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے -)

اگر غدیر کے دن کی تاریخی حقیقت کا کما حقہ مطالعہ اور تحقیق کی جائے تو یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ روز غدیر صرف دوستی کے اعلان کے لئے نہیں تھا، اور لفظ " مولیٰ " اور " ولی " کے معنی صرف (امامت اور رہبری) ہی کئے جاسکتے ہیں ، گویا پیغمبر ﷺ نے غدیر میں فرمایا : (ہر اسکا کہ جسکا میں رہبر ، امام اور مولیٰ ہوں علی - بھی رہبر ، امام اور مولیٰ ہے) اور کیونکہ آپ ﷺ نے امت مسلمہ کی رہبری اور امامت کا واضح اور قطعی اعلان کیا اور حضرت علی - کے لئے بیعت لے لی تو منافقوں کی امیدوں ، موقع کی تلاش میں رہنے والوں کے انتظار اور انکی حد درجہ مخالفانہ کوششوں پر پانی پھر گیا۔

منزلت غدیر

سوّم رسول اکرم ﷺ اور علی - کی دوستی

۱. امام علی - کا دوست رکھنا اور پیغمبر اسلام ﷺ کی حضرت علی - کے ساتھ دوستی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں تھی ، علی - پیغمبر ﷺ کی جان اور پیغمبر اکرم ﷺ حضرت علی - کی جان تھے آغاز بعثت کے وقت سے سب لوگ یہ دیکھتے رہے کہ علی - اور حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا حجر اسمعیل کے برابر میں آپ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے ہیں سب نے دیکھا کہ حضرت علی - پیغمبر ﷺ کے بستر پر سوئے اور اپنی جان کی پرواہ نہ کی تاکہ آپ ﷺ کی جان بچا سکیں سب نے دیکھا کہ حضرت علی - بعثت و ہجرت میں ایک پروانے کی طرح شمع رسالت کے گرد چکر لگاتے رہے سب نے یہ بار بار سنا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے حضرت علی - کے ساتھ اپنی دوستی کا اعلان کیا : جن میں سے چند نمونے مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ جنگ اُحد میں دوستی کا اعلان :

ابن اثیر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں پیغمبر ﷺ نے مشرکوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ حملے کے لیے تیار ہے حضرت علی - کو حکم دیا کہ اس گروہ پر حملہ کریں ، حضرت علی - نے حکم کی اطاعت کی اور ان لوگوں پر حملہ کر کے کافی کو قتل اور باقی کو فرار پر مجبور کر دیا بعد ایک اور گروہ کو دیکھا اور حضرت علی - کو حملہ کا حکم دیا علی - نے انکو بھی مار بھگایا اس وقت فرشتہ وحی نے پیغمبر اکرم ﷺ سے کہا کہ یہ فداکاری کی انتہا ہے جو حضرت علی - دکھا رہے ہیں رسول خدا ﷺ نے فرمایا ! (وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں) اس وقت آسمان سے یہ آواز آئی ، لَا فَتَىٰ لَّا عَلِيَّ ، لَا سَيْفَ لَّا ذُو الْفَقَارِ (علی - جیسا شجاع جوان اور ذوالفقار جیسی تلوار وجود نہیں رکھتی)۔

ابن ابی الحدید بھی لکھتے ہیں : جب اصحاب پیغمبر ﷺ میں سے اکثریت فرار ہو رہی تھی تو دشمن کے مختلف دستے آپ ﷺ کے گرد گھیرا تنگ کرنے لگے قبیلہ بنی کنانہ کا ایک گروہ ، اور ایک گروہ قبیلہ عبد مناة کا جس میں چار نامور جنگجو بھی تھے جب پیغمبر ﷺ کی طرف بڑھنے لگے تو آپ نے حضرت علی - سے فرمایا : ان لوگوں کے حملے کو رفع دفع کرو علی - جو پا پیادہ جنگ میں مصروف تھے ، پچاس افراد پر مشتمل اس گروہ پر حملہ کر کے انہیں پسپا کر دیا انہوں نے کئی بار جمع ہو کر حملہ کیا لیکن پسپائی انکا مقدر تھی ان حملوں میں چار مشہور جنگجو اور دس دوسرے افراد جنگا نام تاریخ میں نہیں ملتا علی - کے ہاتھوں قتل ہوئے جبرئیل نے رسول خدا ﷺ سے کہا: (حق یہ ہے کہ علی - فدا کاری کر رہے ہیں ، فرشتے انکی اس جان فشانے سے تعجب میں مبتلا ہیں)

پیغمبر ﷺ نے فرمایا : ایسا کیوں نہ ہو حضرت علی - مجھ سے ہیں اور میں علی - سے ہوں، جبرئیل نے کہا : میں بھی آپ سے ہوں۔

اس وقت آسمان سے دوبارہ یہ آواز آئی " لَا سَيْفَ لَّا ذُو الْفَقَارِ وَلَا فَتَىٰ لَّا عَلِيَّ " لیکن کہنے والا دکھائی نہیں دے رہا تھا، جب پیغمبر ﷺ سے سوال کیا گیا یہ کس کی آواز ہے ؟ تو آپ نے فرمایا جبرئیل کی آواز ہے ۔(۱)

۲۔ جنگ خیبر میں دوستی کا اعلان :

جنگ احزاب میں کامیابی کے بعد جب یہودیوں نے خیانت کی اور عہدو پیمان کا پاس نہ کیا تو مسلمان رسول خدا ﷺ کی قیادت میں جنگ خیبر کے لئے تیار ہوئے اور حملے کے آغاز میں یہودیوں کے بعض قلعوں کو فتح کر لیا حضرت علی - آشوب چشم میں مبتلا تھے ۔

.....

(۱)۔ ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ ، ج ۱۴ ص ۲۵۳ میں اور خوارزمی نے کتاب المناقب ص ۲۲۳ میں روایت کی ہے اپنی اس فداکاری (کہ جس کے نتیجے میں آسمان سے یہ ندا آئی) کو حضرت علی - نے شوریٰ کی تشکیل کے وقت اعضا کے سامنے دلیل کے طور پر پیش کیا۔

چھوٹے چھوٹے قلعوں کو فتح کرنے کے بعد مسلمان سپاہیوں نے بڑے قلعوں " وطیع " اور "سلام" کی طرف پیش قدمی کی لیکن قلعہ کے باہر ہی یہودیوں کی سخت مقاومت کا سامنا ہوا ، یہی وجہ تھی کہ اسلام کے دلیر سپاہی اس تمام جاں نثاری ، فداکاری اور سنگین نقصانات (جنکا ذکر اسلامی مورخ ابن ہشام نے مخصوص باب میں کیا ہے) کے باوجود کامیابی حاصل نہ کر سکے ، لشکرِ اسلام کے سپاہی دس دن سے زیادہ نبرد آزما نہی کرتے رہے۔

لیکن ہر روز بغیر کامیابی کے لوٹتے رہے ایک دن جلیل القدر صحابی رسول ﷺ ابو بکر سفید پرچم لے کر قلعہ خیبر کو فتح کرنے کے لئے روانہ جنگ ہوئے مسلمانوں نے بھی ان کی سالاری میں حرکت کر دی لیکن کچھ دیر بعد بغیر کسی نتیجہ کے واپس لشکر گاہ کی طرف پلٹ آئے سالار اور سپاہی سب ایک دوسرے کو قصور وار ٹھہراتے ہوئے بزدلی اور فرار کا الزام لگا رہے تھے ۔

ایک دن لشکر کی سالاری عمر کو دی گئی انہوں نے بھی اپنے دوست کی کہانی دہرائی اور جیسا کہ طبری (۱) نے نقل کیا ہے ، میدان جنگ سے پلٹنے کے بعد قلعہ خیبر کے سردار مرحب کی غیر معمولی دلاوری اور شجاعت کے ذکر سے پیغمبر ﷺ کے ساتھیوں کو ہرا ساں کرتے رہے اس صورت حال نے پیغمبر ﷺ اور مسلمان سرداروں کو سخت پریشانی میں مبتلا کر دیا ، ان حساس حالات میں پیغمبر اکرم ﷺ نے فوج اسلام کے سپاہیوں اور سرداروں کو جمع کیا اور یہ قیمتی کلمات ارشاد فرمائے :

" اَلْعَطِيَّةُ الرَّايَةُ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُجِبُّهُ اللَّهُ رَسُوْلَهُ لَهٗ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ يَدَيْهِ ، لَيْسَ بِفَرَارٍ " (۲)

(۱) تاریخ طبری ، ج ۲ ، ص ۳۰۰

(۲) مجمع البیان ، ج ۹ ، ص ۱۲۰ ۔ سیرہ حلبی ، ج ۲ ، ص ۴۳ ۔ سیرہ ابن ہشام ، ج ۳ ، ص ۳۴۹

(یہ علم میں کل اس مرد کے ہاتھوں میں دونگا جو خدا اور اسکے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہوگا اور خدا اور پیغمبر ﷺ کو دوست رکھتے ہونگے ، اللہ اسکے ہاتھوں پر فتح (قلعہ پر غلبہ) دیگا وہ مرد ہرگز میدان جنگ سے دشمن کی طرف پشت کر کے بھاگنے والا نہ ہو گا۔)

طبری اور حلبی کی ایک روایت کے مطابق اس طرح فرمایا: "كِرَارٍ غَيْرِ فَرَارٍ" (دشمن پر حملہ کرتا ہے اور ہرگز فرار نہیں ہوتا) (۱) یہ جملہ اس سردار کی فضیلت، معنوی برتری، شہامت اور شجاعت کی حکایت کرتا ہے کہ فتح و کامرانی جسکا مقدر ہے اور کامیابی جسکے ہاتھوں حاصل ہوگی؛ سپاہیوں اور سرداروں کے درمیان خوشی ، اضطراب اور پریشانی کی ملی جلی کیفیت ہے کہ کل یہ اعزاز کس کو ملنے والا ہے ؟ ایک عجیب غوغا خیموں اور اطراف میں بلند تھا ، ہر شخص کے دل میں یہ آرزو تھی کہ کل یہ اعزاز مجھے مل جائے۔ (۲)

(۱) ابن ابی الحدید نے ان دو سرداروں کے فرار سے سخت متثر ہوتے ہوئے اپنے معروف قصیدہ میں اس طرح بیان کیا

وما انس لا انس اللذین تقدما و فرهما و الفر ، قد علما
(اگر ہر چیز کو بھول بھی جاؤں لیکن ان دو سرداروں کے فرار کو نہیں بھول سکتا کیونکہ وہ تلواریں ہاتھ میں لے کر دشمن کی طرف گئے اور یہ جاننے کے باوجود کہ جہاد سے فرار کرنا حرام ہے دشمن کی طرف پیٹھ کر کے فرار ہو گئے ۔)
و للراية العظمی و قد ذہبا بہا ملبس ذل فوقہا و جلابیب
(وہ لوگ بڑا پرچم لے کر دشمن کی طرف گئے لیکن معنوی طور پر ذلت اور خواری کے پردے میں لپٹا ہوا تھا۔)
یشہمامن آل موسیٰ شمردل طویل نجاد السیف ، اجید یعوب
فرزندان موسیٰ میں سے ایک تیز و ظرار اور بلند قامت جوان انکو میدان جنگ سے دور کر رہا تھا وہ بہترین اور تند رو سوار تھا۔

(۲) جب حضرت علی - نے خیمہ میں آپ ﷺ کے اس فرمان کو سنا تو بڑے شوق دل کے ساتھ فرمایا!
" اللہم لا معطى لما منعت ولا مانع لما عطيت " سیرہ حلبی ، ج ۳ ، ص ۴۱
اے پروردگار جس سے تو منع کیا اسے انجام نہیں دوں گا اور جس کامر فرمایا اسے انجام دوں گا۔

رات کی تاریکی نے ہر جگہ کو اپنی آغوش میں لے لیا تھا مسلمان سپاہی اپنے اپنے خیموں میں تھے سب جلداز جلد یہ جاننا چاہتے تھے کہ کل یہ اعزاز کس کو دیا جائے گا؟ (۱)

ناگاہ پیغمبر ﷺ فرمایا ! علی - کہاں ہیں ؟ جواب دیا گیا کہ ؛ وہ آشوب چشم میں مبتلا ہیں اور ایک گوشے میں آرام فرما رہے ہیں پیغمبر ﷺ فرمایا ! انکو بلایا جائے لہذا امیر المؤمنین - کے ساتھ دوستی کا اعلان تو غدیر خم سے کئی سال پہلے ہو چکا تھا جب علی - دشمن کی صفوں کو توڑتے اور سرداران قریش کے سروں کو کچلتے ؛ جب جنگ اُحد میں قریش کے

طاقتور علمداروں کو خاک میں ملا یا جب جنگ احزاب میں قریش کے دلیر پہلوان عمرو ابن عبدود کو مغلوب کیا۔ جب جنگ ذات السلاسل میں دشمن کی طاقت کو خاک میں ملا یا مسلمانوں نے دیکھا اور سنا کہ پیغمبر ﷺ دل و جان سے علی کو چاہتے ہیں اور ان کے زخموں پر آنسو بہاتے ہیں اور ان کا تعارف اپنی جان کھکھراتے ہیں، جب علی - میدان جنگ کی طرف جاتے تو اشک آلودہ آنکھوں کے ساتھ ہاتھ دعا کے لئے بلند کرتے اور علی کی خدا سے سلامتی طلب کرتے ہیں، پیغمبر ﷺ کی حضرت علی - کے ساتھ دوستی کوئی ایسی ڈھکی چھپی اور پوشیدہ بات نہیں تھی جو غدیر میں عام کی گئی ہو اور میر المؤمنین - کی پیغمبر ﷺ سے دوستی اور محبت کی شدت سے ہر خاص و عام واقف تھا اور مہاجرین و انصار میں سے بہت سارے بزرگ افراد اس دوستی اور محبت پر رشک کرتے تھے۔

سیاسی جماعتوں کے سربراہ اور منافقین اس موقع کی تلاش میں رہتے تھے کہ اعتراض کر سکیں اور حسد کی آگ بجھا سکیں، لہذا کوئی بھی دانشمند مورخ یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ " غدیر خم " صرف دوستی کا اعلان تھا اور کوئی خاص بات رونما نہیں ہوئی۔

(۱)۔ تاریخ طبری کی عبارت اس بحث میں کچھ ایسی ہے : فتاویل ابو بکر و عمر

۳۔ امام - کے دوستوں کی پہچان :

نہ صرف یہ کہ حضور اکرم ﷺ امیر المؤمنین - کے ساتھ اپنی دوستی کا بار بار بار بار اعلان کر چکے تھے بلکہ ان کے دوستوں کو بھی پہچنوا چکے تھے اور ان کے دشمنوں کے چہروں سے بھی پردے اٹھا چکے تھے۔

۴۔ حضرت علی - کی دوستی مؤمن اور منافق کی پہچان کا معیار:

غدیر خم سے کئی سال پہلے پیغمبر اکرم ﷺ نے حضرت علی - کی دوستی کو "حق و باطل" اور مؤمن و منافق "کی پہچان کا معیار قرار دیا، اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ علی بن ابی طالب - ایمان اور کفر کا معیار ہیں۔ صرف مؤمنین ہی آنحضرت - کے دوست ہو سکتے ہیں اور صرف منافقین ہی آپ - سے دشمنی کر سکتے ہیں۔

یہ حدیث شریف جس سے شیعہ اور سنی کتابیں بھری ہوئی ہیں حد تو اتار سے گذر چکی ہے، اور امیر المؤمنین - کے لئے ایسی فضیلت کا درجہ رکھتی ہے کہ جو آپ - کے علاوہ کسی اور کے پاس نہیں۔ اس حدیث کو مختلف تعابیر کے ساتھ پیغمبر اکرم ﷺ سے نقل کیا گیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: " قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ لَا يُجِبُكَ لَأُؤْمِنُ وَلَا يُبْغِضُكَ لَأُؤْمِنُ " (۱) (یا علی ! سوائے مؤمن کے کوئی تمہارا محب اور چاہنے والا نہیں اور سوائے منافق کے کوئی تم سے بغض و کینہ نہیں رکھتا)۔

۱۔ ارشاد مفید ص ۱۸ ، بحار الانوار - ج ۳۹ ص ۳۴۶ - ۳۱۰ ، صحیح مسلم - ج ۱ ص ۴۸ (باب الدلیل علی حسب الانصار) ، صواعق محرقة - ابن حجر ص ۱۲۰ ، حدیث - (بشم از فضائل آنحضرت -) ، شرح ابن ابی الحدید ج ۱۸ ص ۱۷۳ حکمت ۴۲ کے ذیل میں کہتا ہے کہ (بذل الخیر مروی فی الصحاح)

حارث ہمدانی کہتے ہیں :

میں نے ایک دن حضرت علی - کو دیکھا کہ ممبر پر تشریف فرما ہیں اور پروردگار کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا : " قَضَاءُ قَضَاهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ ﷺ نَهَ قَالَ: لَا يُجِيبُنِي لَأُؤْمِنُ وَلَا يُبْغِضُنِي لَأُؤْمِنُ فَقَدْ خَابَ مَنْ أَقْتَرَى " (۱)

(یہ منظور خدا تھا جو رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک پر یہ کلمات جاری ہوئے کہ مجھے دوست نہیں رکھے گا سوائے مؤمن کے اور مجھے دشمن نہیں جانے گا سوائے منافق کے جس نے باطل دعویٰ کیا وہ جھوٹا ہے -)

(۱) ارشاد مفید ، ص ۱۸ ، بحار الانوار ، ج ۳۹ ص ۳۴۶ / ۳۱۰ ، صحیح مسلم ، ج ۱ ص ۴۸ (باب الدلیل علی حسب الانصار) ، صواعق محرقة ، ابن حجر ص ۱۲۰ ، حدیث ، (بشم از فضائل آنحضرت -) ، شرح ابن ابی الحدید ، ج ۱۸ ص ۱۷۳ حکمت ۴۲ کے ذیل میں کہتا ہے کہ : (بذل الخیر مروی فی الصحاح)

۵۔ امام کی دوستی نہج البلاغہ کی زبانی :

امیر المؤمنین - خود نہج البلاغہ میں فرماتے ہیں !
"لَوْ صَرَيْتُ حَيْشُومَ الْمُؤْمِنِ بِسَيِّئِي هَذَا عَلَى أَنْ يُبْعِثَنِي مَا بَعْضَنِي ؛ وَ لَوْ صَبَّيْتُ الدُّنْيَا بِجَمَاتِهَا عَلَى الْمُنَافِقِ عَلَى أَنْ يُجَبِّنِي مَا حَبَّنِي
وَذَلِكَ نَهَ قُضِي فَأَنْقَضَنِي عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ الْوَمِيِّ"؛ نَهَ قَالَ: يَا عَلِيُّ لَا يُبْعِثُكَ مُؤْمِنٌ ، وَ لَا يُجَبِّكَ مُنَافِقٌ."
(میں اگر اپنی شمشیر سے مؤمن کی ناک پر وار کروں تاکہ وہ میرا دشمن ہو جائے وہ کبھی بھی مجھ سے دشمنی نہیں کرے
گا اور اگر ساری دنیا منافق کو دے دوں تاکہ وہ میرا دوست ہو جائے ، وہ کبھی
بھی میرا دوست نہیں ہو گا۔ یہ خداوند عالم کی مرضی تھی جو پیغمبرؐ کی زبان سے جاری ہوئی ، اے علی ! مومن تم سے
دشمنی نہیں کرے گا اور منافق تمہارا دوست نہیں ہو گا۔ (۱)

(۱) وہ مصنفین جنہوں نے اس کلامِ امام کو اپنی کتابوں میں ذکر کیا مندرجہ ذیل ہیں :

- ۱۔ ایشارة المصطفى ، ص ۱۳۰ و ۱۸۱ : مرحوم طبری (متوفی ۵۵۳ھ)
- ۲۔ کتاب امالی ، ج ۱ ، ص ۲۰۹ : شیخ طوسی (متوفی ۴۶۰ھ)
- ۳۔ ربیع الأبرار ، ج ۱ ، ص ۱۳۸ : زمخشری (متوفی ۵۳۸ھ)
- ۴۔ روضہ کافی ، ص ۲۶۸ : مرحوم کلینی (متوفی ۳۲۸ھ)
- ۵۔ مشکاة الأنوار ، ص ۷۴ : مرحوم طبرسی (متوفی ۵۴۸ھ)
- ۶۔ مقتل امیر المؤمنین - ، ص ۳ : ابن ابی الدنيا (متوفی ۲۸۱ھ)
- ۷۔ تاریخ دمشق ، ج ۲ ، ص ۱۹۰ : ابن عساکر (متوفی ۶۷۳ھ)
- ۸۔ علل الشرايع ، ص ۵۸/۵۹ : شیخ صدوق (متوفی ۳۸۰ھ)
- ۹۔ بحار الأنوار ، ج ۳۶ ، ص ۲۱۶ : مرحوم مجلسی (متوفی ۱۱۱۰ھ)
- ۱۰۔ کتاب احتجاج (بہ نقل بحار) : مرحوم طبرسی (متوفی ۵۴۸ھ)
- ۱۱۔ بحار الأنوار ، ج ۳۹ ، ص ۲۵۲ تا ۲۵۶ : مرحوم مجلسی (متوفی ۱۱۱۰ھ)
- ۱۲۔ کتاب محاسن ، ص ۱۵۰ و ۱۵۱ : علامہ برقی (متوفی ۲۷۴ھ)
- ۱۳۔ کتاب ارشاد ، ص ۱۷ / ۳۵ و ۱۸ : شیخ مفید (متوفی ۴۱۳ھ)
- * مندرجہ ذیل منابع بحار الأنوار (ج ۳۹ ، ص ۲۶۲ تا ۳۲۶) میں نقل کئے گئے ہیں ۔
- ۱۴۔ کتاب حلیۃ : سمعانی ۱۵۔ کتاب الفضائل ص ۱۰۰ : سمعانی
- ۱۶۔ مسند احمد : احمد بن حنبل (متوفی ۲۴۱ھ)
- ۱۷۔ جامع ترمذی : ترمذی (متوفی ۲۷۹ھ)
- ۱۸۔ کتاب مسند : موصلی
- ۱۹۔ تاریخ بغداد : خطیب بغدادی (متوفی ۴۶۳ھ)
- ۲۰۔ سنن ابن ماجہ : ابن ماجہ (متوفی ۲۷۵ھ)
- ۲۱۔ کتاب صحیح بخاری : بخاری (متوفی ۲۵۶ھ)
- ۲۲۔ کتاب صحیح مسلم : مسلم (متوفی ۲۶۱ھ)
- ۲۳۔ کتاب الغارات : ابن بلال ثقفی (متوفی ۲۸۳ھ)
- ۲۴۔ شرح الالکافی : الکانی
- ۲۵۔ اعیان ، ج ۲ ص ۲۶۹ : ابن عقدہ
- ۲۶۔ کتاب الغریبین : بروی (متوفی ۴۰۱ھ)
- ۲۷۔ کتاب الولایۃ : طبری (متوفی ۴۶۰ھ)
- ۲۸۔ احتجاج : طبرسی (متوفی ۵۸۸ھ)
- ۲۹۔ کتاب امالی ، ص ۳۸ و ۳۹ و ۱۷۳ : شیخ مفید (متوفی ۴۱۳ھ)
- ۳۰۔ تفسیر البربان ، ج ۳ ص ۲۰۷ : بحرانی (متوفی ۱۱۰۷ھ)
- ۳۱۔ کشف الغمہ : مرحوم اربلی (متوفی ۶۸۷ھ)
- ۳۲۔ کشف الیقین : علامہ حلی (متوفی ۷۵۷ھ)
- ۳۳۔ کتاب طرائف : ابن طاووس ۳۴۔ الجمع بین الصحیحین : حمیدی
- ۳۵۔ کتاب صحیح ابی داؤد : ابی داؤد (متوفی ۲۵۷ھ)
- ۳۶۔ عیون اخبار الرضا ، ص ۲۲۱ : شیخ صدوق (متوفی ۳۸۰ھ)
- ۳۷۔ کتاب العمدة : ابن البطریق (متوفی ۶۰۰ھ)
- ۳۸۔ کتاب الجمع بین صحاح السنہ : عبدی
- ۳۹۔ کتاب الفردوس : ابن شیرویه ... ۴۰۔ غرر الحکم ، ج ۵ ص ۱۰۹ : مرحوم آمدی (متوفی ۵۸۸ھ)

چہارم - خطبہ حجۃ الوداع پر ایک نظر

غدیر خم کے اصلی پیغام کی شناخت کا ایک طریقہ اور ہے وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے اس دن کے خطبہ کا عمیق نظروں سے جائزہ لیا جائے جو اس تاریخ ساز دن بیان ہوا !

(آفتاب آمد دلیل آفتاب)

موجب اختلاف اباحت اور کسی ایک فرقہ یا گروہ کے اظہار نظر پر بات کرنے سے پہلے اس بات پر غور و فکر کرنا چاہیے کہ آنحضرت ﷺ نے غدیر خم کے دن اپنے خطبہ میں کن اہم مسائل کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول کرائی ؟ اگر آنحضرت ﷺ کا ہدف و مقصد صرف یہ تھا کہ علی - کی دوستی کا اعلان فرمائیں تو سورہ مائدہ کی آیت / ۵۵ (بَلِّغْ مَا نُزِّلَ إِلَيْكَ) کا تعلق سے حضرت علی - کی خلافت اور امامت سے کیوں ہے ؟

جیسا کہ ارشاد فرمایا : (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ : يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ! بَلِّغْ مَا نُزِّلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ) [فِي عَلِيٍّ، يَغْنِي فِي الْخِلَافَةِ لِغَلِيٍّ بِنِ بِي طَالِبٍ] (وَنَ لَمْ نَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللّٰهُ يَعْصُمُكَ مِنَ النَّاسِ)

پیغمبر اکرم ﷺ کے خطبہ حجۃ الوداع کا کچھ حصہ اے رسولِ خدا! جو کچھ [حضرت علی - کے بارے میں] تمہارے خدا کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے اس کو لوگوں تک پہنچا دو، یعنی حضرت علی - کی خلافت اور امت مسلمہ سے رہبری کے بارے میں مسلمانوں کو بتا دو ، اپنے خطبے میں حضرت علی - کی وصایت اور امامت کو واضح طور پر بیان کیوں فرمایا : فَتُعَلِّمُ كُلَّ بَيْضٍ وَوَسْوِدٍ نَّ عَلِيٍّ بِنِ بِي طَالِبٍ ، حَيٍّ وَوَصِيٍّ وَخَلِيفَتِي عَلِيٍّ مَتَى وَالْمَامُ مِنْ بَعْدِي (۱) (لہذا سارے ! سیاہ و سفید یہ جان لیں کہ علی بن ابی طالب - میرے بھائی ، خلیفہ ، وصی اور جانشین اور میرے بعد امت کے امام و رہبر ہیں -)

کیا اس قسم کے جملے دوستی کا پیغام پہنچانے کے لئے تھے ؟

اگر ہدف، دوستی کا اعلان تھا تو کیوں فرمایا:

"وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ قَدْ نَصَبَهُ لَكُمْ وَلِيًّا وَامَامًا، فَرَضَ طَا عَتَهُ عَلَي الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِبِخْطَانِ، وَعَلَى الْبَادِي وَالْحَاضِرِ، وَعَلَى الْعَجَمِيِّ وَالْعَرَبِيِّ، وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ، وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، وَعَلَى الْبَيْضِ وَالسُّوْدِ، وَعَلَى كُلِّ مَوْحِدٍ، مَا ضِ حُكْمُهُ، جَازَ قَوْلُهُ، نَافِذَ مَرُهُ، مَلْعُونٌ مَنْ خَالَفَهُ، مَرْحُومٌ مَنْ تَبِعَهُ، وَصَدَقَهُ، فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ وَطَاعَ لَهُ." اے لوگو ! جان لو کہ خداوند عالم نے علی - کو تمہارا امام اور سرپرست بنایا ہے، انکی اطاعت تمام مہاجرین و انصار، اسلام کے نیک پیروکار، شہری و دیہاتی، عرب و عجم ، غلام و آزاد ، چھوٹے بڑے ، کالے گورے اور ہر اس خداپرست پر جو ایک خدا کی پرستش کرتا ہے واجب قرار دی ہے؛ انکے فرمان پر عمل ، کلام کا سننا اور حکم کی بجا آوری واجب ہے؛ ملعون ہے وہ شخص جو انکی مخالفت کرے اور اس پر خدا کی رحمت جو انکی اطاعت کرے، انکی تصدیق کرنے والا مومن ہے جو بھی ان سے سنے اور ان کی اطاعت کرے خدا اس کو بخش دے گا۔ اگر روزِ غدیر صرف دوستی کے اعلان کے لئے تھا تو پھر حضرت علی اور انکے فرزندوں کی امامت اور رہبری کی بات کیوں کر رہے ہیں ؟

(۱) پیغمبر اکرم ﷺ خطبہ حجۃ الوداع کا کچھ حصہ

انکی اطاعت کو سب مسلمانوں پر واجب کیوں کر رہے ہیں ؟ امامت اور رہبری کو تا روزِ قیامت علی - اور انکے فرزندوں میں کیوں قرار دے رہے ہیں ؟

جیسا کہ فرمایا: " ثُمَّ مِنْ بَعْدِي عَلِيٌّ وَوَلِيُّكُمْ، وَوَسْوِدٌ مِمَّنْ رَضِيَ اللَّهُ بِكُمْ، ثُمَّ الْإِمَامَةُ فِي ذُرِّيَّتِي مِنْ وُلْدِهِ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَوْمَ تَلْفُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ." خداوند عالم کے حکم سے میرے بعد علی - تمہارے امام اور ولی ہونگے اور انکے بعد امامت میری ذریت میں ہے کہ جو علی - سے ہو گی اور تا روزِ قیامت برقرار رہے گی وہ دن کہ جس دن تم لوگ خدا اور اسکے رسول سے ملاقات کرو گے -)

اگر غدیر کا دن صرف دوستی کے اعلان کے لیے تھا تو پیغمبر ﷺ نے خود حضرت علی - کی بیعت کیونکی ؟ اور تمام مسلمانوں کو بیعت کا حکم کیوں دیا ؟ دوستی کا اعلان تو بیعت کا تقاضا نہیں کرتا -

" لَا وَنِيَّ عِنْدَ انْقِضَائِي خُطْبَتِي دَعْوُكُمْ لِي مُصَافَقَتِي عَلِيٍّ بِبَيْعِهِ وَالْإِقْرَارِ بِهِ ثُمَّ مُصَافَقَتِهِ مِنْ بَعْدِي؛؛ لَا وَنِيَّ قَدْ بَا يَعْتُ اللَّهُ، وَ

عَلَيْ قَدْ بَايَعْنِي وَنَا أَخَذَ كُمْ بِالْبَيْعَةِ لَهٗ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (رَبِّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ يَدَيْهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَمَا يُنْكَثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَمَنْ أُوْفِيَ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ فَسَيُؤْتِيهِ جَزَاءً عَظِيمًا) (سورة الفتح/ ١٠)

تم سب آگاہ ہو جاؤ کہ میں اپنے خطبے کے اختتام پر تم لوگوں کو حضرت علی کی بیعت کے لئے بلاؤں گا تو تم سب انکی بیعت کرنا اور انکی امامت کا اعتراف کرنا، اور پھر انکے بعد آنے والے اماموں کی بھی بیعت کرنا۔ آگاہ ہو جاؤ اس کے سوا کچھ نہیں کہ میں نے خدا کی بیعت کی اور علی نے میری بیعت کی میں خدا وند عالم کی طرف سے تم لوگوں کو حضرت علی کی بیعت کرنے کے لئے دعوت دیتا ہوں، آیہ ۱۰/ سورة الفتح : (بتحقیق جو لوگ تمہاری بیعت کرتے ہیں اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ خدا کی ہی بیعت کرتے ہیں خدا کی قوت اور قدرت تو سب کی قوت پر غالب ہے، جو عہد شکنی کرے گا اسکو نقصان ہوگا، اور جو عہد و پیمانہ کو وفا کرے گا خدا وند متان اس کو عنقریب اجر عظیم عطا فرمائے گا۔)

جو شخص بھی عہد کو توڑے گا اسنے اپنے نقصان میں کام کیا، خداوند عالم کی جانب سے مجھے یہ کام سونپا گیا ہے کہ تم لوگوں سے علی کے لئے بیعت لوں، لہذا جو کچھ خدا وند عالم کی طرف سے ولایت علی کے سلسلے میں نازل ہوا ہے اسکا اعتراف کرو اور ان کو امیر المؤمنین جانو، اور علی کے بعد آنے والے میرے خاندان میں سے اور علی کے فرزندوں کی امامت کو قبول کرو، اور انکے قائم حضرت مہدی ہونگے جو تا روز قیامت حق سے قضاوت کریں گے۔ اگر سارے اسلامی فرقے آنحضرت کے خطبہ حجة الوداع کو ہر قسم کے تعصب سے ہٹ کر دیکھیں اور اس میں غور و فکر کریں تو حقیقت کو نور خورشید کے مانند پائیں گے، اور حق کے مزے سے آشنا ہو جائیں گے۔

منزلت غدیر

دوسری فصل

آیا واقعہ غدیر ولایت کے اعلان کے لئے تھا؟
پہلی بحث: سطحی طرز تفکر اور پیام غدیر
دوسری بحث: ولایت کا اعلان غدیر سے پہلے
تیسری بحث: اثبات امامت تاراجت و قیامت

بعض لوگوں نے اپنی تقاریر اور تحریروں میں بغیر کسی تحقیق اور تدبیر کے واقعہ غدیر کے بارے میں لکھا اور کہا کہ (غدیر کا دن اعلان ولایت کا دن ہے۔) اور اس بات کی اتنی تکرار کی گئی کہ قارئین اور سامعین کے نزدیک یہ بات ایک حقیقت بن گئی اور سب نے اس کو عقیدے کے طور پر قبول کر لیا۔

1 سطحی طرز تفکر اور پیام غدیر:

واقعہ کیا غدیر کے دن صرف اعلان ولایت کیا گیا؟

مشہور اہل قلم و بیان کے قلم و بیان سے یہی بات ثابت ہوتی ہے جو غلط فہمی کا سبب بنی جسکے نتیجے میں لوگوں کو واقعہ غدیر سے صحیح اور حقیقی آگاہی حاصل نہ ہو سکی درست ہے کہ عید غدیر کے دن (ولایت عترت) کا اعلان بھی کیا گیا، لیکن روز غدیر کو صرف ولایت کے اعلان سے ہی مخصوص نہیں کیا جاسکتا۔

اگر کسی نے کم علمی، عدم آگاہی یا اپنی سطحی سوچ کی وجہ سے اس قسم کا دعویٰ کیا ہے اور اخباروں رسالوں اور مختلف جرائد میں ایسا لکھا گیا ہے تو کوئی بات نہیں، لیکن اس کے ہر طرف کرنے کی ضرورت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا غدیر کی حقیقت کو شائستہ اور دلنشین انداز میں بیان کر کے امت مسلمہ کی جان و دل کو پاک کیا جائے۔

2- ولایت کا اعلان غدیر سے پہلے:

روز غدیر رسول اکرم ﷺ کے اہم کاموں میں سے ایک کام اعلان ولایت تھا نہ صرف روز غدیر بلکہ آغاز بعثت سے غدیر تک ہمیشہ آپ ﷺ حضرت علی - کی (ولایت) اور (وصایت) کے بارے میں لوگوں کو بتاتے رہے۔

اگر غدیر کا دن صرف اعلان ولایت کے لئے تھا تو فرصت طلب منافقین اتنا ہاتھ پاؤں نہ مارتے اور پیامبر گرامی ﷺ کے قتل کا منصوبہ نہ بناتے، کیونکہ آپ ﷺ بارہا مدینہ میں، اُحد میں، خیبر میں، بیعت عقبہ میں، بعثت کے آغاز پر، ہجرت کے دوران، غزوہ تبوک کے موقع پر اور کئی حساس موقعوں پر علی - کی ولایت کا اعلان کر چکے تھے۔

اپنے بعد کے امام اور حضرت علی - کے فرزندوں میں سے آنے والے دوسرے اماموں کا تعارف ناموں کے ساتھ کروا چکے تھے، مگر کسی کو دکھ نہ ہوا، کچھ منافق چہرے بھی وہاں موجود تھے لیکن انہوں نے کسی قسم کی سازش نہیں کی، کوئی قتل کا منصوبہ نہیں بنایا کیوں؟ اس لئے کہ صرف اعلان ولایت انکے پوشیدہ مقاصد کے لئے کوئی خطرے والی بات نہیں تھی، غدیر سے پہلے اعلان ولایت کے چند نمونے پیش خدمت ہیں:

۱۔ ولایت علی - کا اعلان آغاز بعثت میں:

حضرت امیر المؤمنین - کی ولایت کا اعلان غدیر کے دن پر منحصر نہیں بلکہ آغاز بعثت کے موقع پر ہو چکا تھا، سیرہ ابن ہشام میں ہے کہ بعثت کو ابھی تین سال بھی نہ گزرے تھے کہ خداوند عالم نے اپنے حبیب سے فرمایا:

(نُذِرَ عَشِيرَتَكَ الْفُرَيْيْنَ) (سورہ شعراء / ۲۱۴)

(اے رسول تم اپنے قرابت داروں کو عذاب الہی سے ڈراؤ)

اس آیت کے نازل ہو تے ہی پیغمبر ﷺ کی اسلام کے لئے مخفیانہ دعوت تمام ہو گئی اور وہ وقت آگیا کہ اپنے قریبی رشتہ داروں اور قرابت داروں کو اسلام کی دعوت دیں تمام مفسرین اور مؤرخین تقریباً بالاتفاق یہ لکھتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو پیغمبر ﷺ نے اپنے رشتہ داروں کو اسلام کی دعوت دینے کا بیڑہ اٹھا لیا، اور یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ نے حضرت علی - کو گوشت اور شیر (دودھ) سے غذا بنانے کا حکم دیا اور کہا کہ بنی ہاشم کے بڑے لوگوں میں سے چالیس یا پینتالیس لوگوں کو کھانے پر دعوت دیں (۱)

دعوت کی تیاریاں ہو گئیں، سب مہمان مقررہ وقت پر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے، لیکن کھانے کے بعد (ابو لہب) کی بیہودہ اور سبک باتوں کی وجہ سے مجلس درہم برہم ہو گئی اور کوئی خاطر خواہ نتیجہ حاصل نہ ہو سکا، تمام مدعوین کھانا کھا کر اور دودھ پی کر واپس چلے گئے۔

حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ کیا کہ اسکے دوسرے دن ایک اور ضیافت کا انتظام کیا جائے اور ایک بار پھر ان سب لوگوں کو دعوت دی جائے، رسول خدا ﷺ کے حکم سے حضرت علی - نے ان لوگوں کو دوبارہ کھانے اور آنحضرت ﷺ کے کلمات سننے کی دعوت دی سارے مہمان ایک مرتبہ پھر مقررہ وقت پر حاضر ہو گئے، کھانے وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد جناب رسول خدا نے فرمایا:

.....

(۱) مجمع البیان ج ۷، ص ۲۶۰، و کامل ابن اثیر ج ۲، ص ۶۱، و تفسیر کشاف ج ۳، ص ۳۴۱، و تفسیر کبیر امام فخر رازی ج ۲۴، ص ۱۷۳، و تاریخ دمشق ج ۱، ص ۸۷، و الدر المنثور ج ۵، ص ۹۷، کفایۃ الطالب ص ۲۰۵،

(جو اپنی اُمت کا حقیقی اور واقعی راہنما ہوتا ہے وہ کبھی ان سے جھوٹ نہیں بولتا اس خدا کی قسم کہ جس کے سوا کوئی خدا نہیں، میں اسکی طرف سے تمہارے لئے اور سارے جہان والوں کے لئے بھیجا گیا ہوں ہاں اس بات سے آگاہ ہو جاؤ کہ جس طرح سوتے ہو اس ہی طرح مرجاؤ گے، اور جس طرح بیدار ہوتے ہو اس ہی طرح قیامت کے دن زندہ ہو جاؤ گے اعمال نیک بجا لانے والوں کو جزائے خیر اور بُرے اعمال و الوں کو عذاب میں مبتلا کیا جائے گا، نیک اعمال والوں کے لئے ہمیشہ رہنے والی جنت اور بدکاروں کے لئے ہمیشہ کے لئے جہنم تیار ہے میں پورے عرب میں کسی بھی شخص کو نہیں جانتا کہ جو کچھ میں اپنی اُمت کے لئے لایا ہوں اس سے بہتر اپنی قوم کے لئے لایا ہو؛ جس میں بھی دنیا و آخرت کی خیر اور بھلائی تھی میں تمہارے لئے لے کر آیا ہوں میرے خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم لوگوں کو اسکی وحدانیت اور اپنی رسالت پر ایمان لانے کی دعوت دوں۔)

اسکے بعد فرمایا:

(وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا جَعَلَ لَهُ مِنْ هَلِهِ خَاً وَ زَيْرًا وَ وَارِثًا وَ وَصِيًّا أَخْلِيْفَةً فِي هَلِهِ فَ يَكُم بِقَوْمٍ قَبِيْلَاعِنِي عَلِيٌّ تَهْ خِي وَ وَارِثِي وَ زَيْرِي وَ وَصِيٌّ وَيَكُونُ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى لَأَنْتَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)

بتحقیق خداوند عالم نے کوئی نبی نہیں بھیجا کہ جسکے قریبی رشتہ داروں میں سے اس کے لئے بھائی، وارث، جانشین، اور خلیفہ مقرر نہ کیا ہو پس تم میں سے کون ہے جو سب سے پہلے کھڑا ہو اور اس امر میں میری بیعت کرے اور میرا بھائی، وارث، وصی اور وزیر بنے تو اسکا مقام اور منزلت میری نسبت و بی ہے جو موسیٰ کی نسبت ہارون کی تھی فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی پیامبر نہیں آئے گا۔ (۱)

(۱) مجمع البیان، ج ۷، ص ۲۰۶ / تفسیر المیزان، ج ۱۵، ص ۳۳۵ / تاریخ دمشق ابن عساکر، ج ۱۹، ص ۶۸ المناقب فی ذریۃ اطائب۔

آپؐ نے اس جملے کو تین بار تکرار فرمایا: ایک اور روایت میں ہے کہ فرمایا: (فَإِنَّكُمْ يُؤَارِئُونَ عَلِيَّ هَذَا لَمْ يُمْرِ؟ وَنَ يَكُونُ خِي وَوَصِيَّي وَخَلِيفَتِي فِيكُمْ؟) (۱)
(پس تم میں سے کون ہے جو اس کام میں میری مدد کرے اور یہ کہ وہ تمہارے درمیان میرا بھائی، وصی اور خلیفہ ہو گا؟) آنحضرتؐ نے یہ جملہ ارشاد فرمانے کے بعد کچھ دیر توقف کیا تاکہ دیکھ سکیں کہ ان لوگوں میں سے کس نے انکی دعوت پر لٹیک کہا اور مثبت جواب دیا؟ سب لوگ سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے کہ اچانک حضرت علیؑ - کو دیکھا (جنکا سن اس وقت ۱۵ سال سے زیادہ نہ تھا۔) کہ وہ کھڑے ہوئے اور سکوت کو توڑتے ہوئے پیغمبرؐ کی طرف رخ کر کے فرمایا: (اے خدا کے رسولؐ! میں اس راہ میں آپکی مدد کروں گا۔) اسکے بعد وفاداری کی علامت کے طور پر اپنے ہاتھ کو جناب ختمی مرتبتؐ کی طرف بڑھا دیا، رسولؐ خداؑ نے بیٹھ جانے کا حکم دیا؛ اور ایک بار آپؐ نے اپنی بات دہرائی، پھر حضرت علیؑ - کھڑے ہوئے اور اپنی آمادگی کا اظہار کیا، اس بار بھی آپؐ نے بیٹھ جانے کا حکم دیا؛ تیسری دفعہ بھی حضرت علیؑ - کے علاوہ کوئی کھڑا نہ ہوا، اس جماعت میں صرف حضرت امیر المؤمنینؑ - تھے جو کھڑے ہوئے اور آنحضرتؐ کے اس مقدس ہدف کی حمایت اور پشت پناہی کا کھلا اظہار کیا اور فرمایا:

(۱) حیات محمدؐ، ڈاکٹر ہیکل ص ۱۰۴ / کامل ابن اثیر، ج ۲، ص ۶۳ کفایۃ المطالب، ص ۲۵۰ و تاریخ مشق ج ۱، ص ۸۹ / شرح ابن ابی الحدید، ج ۱۳، ص ۲۱۱۔

(یا رسول اللہؐ میں اس راہ میں آپکا مددگار و معاون رہوں گا۔)
آنحضرتؐ نے اپنا دست مبارک حضرت علیؑ - کے دست مبارک پر رکھا اور فرمایا: "إِنَّ هَذَا خِي وَوَصِيَّي وَخَلِيفَتِي عَلَيَّكُمْ فَاسْتَمْعُوا لَهُ وَطِيعُوهُ"۔
بے شک یہ علیؑ - تمہارے درمیان میرا بھائی، وصی اور جانشین ہے اسکی بات سنو اور اسکی اطاعت کرو، پیغمبرؐ کے اپنوں نے اس موضوع کو بہت سادہ اور عام سمجھا اور یہاں تک کہ بعض نے تو مذاق اڑا یا اور جناب ابوطالب سے کہا آج کے بعد اپنے بیٹے علیؑ - کی بات غور سے سنو اور اسکی اطاعت کرو۔ لہذا ولایت کا اعلان، رسول اللہؐ کی بعثت کے ۳ سال بعد اور اسلام رائج ہوتے وقت ہی ہو گیا تھا اور غدیر خم سے پہلے ہی آنحضرتؐ کے قرابت داروں اور بزرگان قریش کے کانوں تک پہنچ گیا تھا۔

۲۔ جنگ تبوک کے موقع پر اعلان ولایت: (حدیث منزلت)
۹ ہجری میں آنحضرتؐ نے تبوک کی طرف لشکر کشی فرمائی، چونکہ یہ لشکر کشی بہت طولانی تھی اور آپؐ کو اسلامی حکومت کے دار الخلافہ سے بہت دور شام کی سرحدوں تک جانا تھا، اس امر کی ضرورت تھی کہ ایک قدرت مند اور بہادر مرد مدینہ میں آپؐ کا جانشین ہو؛ تاکہ حکومت کے مرکز اور صدر مقام پر امن و امان کی فضا بحال رہے اس لئے حضور اکرمؐ نے بہتر یہ سمجھا کہ حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ - کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر کریں۔
آپؐ کی تبوک کی طرف روانگی کے فوراً بعد ہی منافقوں نے شہر مدینہ میں چا شروع کر دیا کہ (نعوذ باللہ) رسولؐ خداؑ حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ - سے ناراض ہیں اور اب ان سے محبت نہیں کرتے، اور اس بات کی دلیل یہ ہے کہ اپنے ساتھ لے کر نہیں جا رہے، یہ بات حضرت علیؑ - پر گراں گذری اور آپؐ اس کو برداشت نہ کر سکے اس لئے تبوک کے راستے میں پیغمبرؐ کی خدمت میں پہنچے اور عرض کی:

یا رسول اللہ ﷺ لوگ ایسی ایسی بات کر رہے ہیں حضرت ختمی مرتبت ﷺ نے فرمایا :

(نَتَّ مِنْئِ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ، لِأَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)

اے علی ! تمہاری نسبت میرے ساتھ ایسی ہی ہے جیسے ہارون - کی موسیٰ کے ساتھ تھی لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (۱)

یعنی : تمہیں اس لئے مدینہ میں رہنا ہے کہ جب بھی موسیٰ اپنے پروردگار کے امر کی بجآوری کے لئے جاتے تھے ، تو اپنے بھائی کو اپنی جگہ پر بٹھا کر جاتے تھے۔

(وَ قَالَ مُوسَى لِي خِيَه هَارُونَ خَلْفَنِي فِي قَوْمِي وَ صَلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ) (۲)

(۱) ۱. معانی الاخبار ، ص ۷۴ ، جابر ابن عبد اللہ اور سعد ابن ابی وقاص سے نقل کیا ہے۔

۲. مناقب آل ابن طالب - ، ج ۳ ، ص ۱۶

۳. صحیح بخاری ، ج ۵ ، ص ۲۴ ، (باب مناقب علی)

۴. صحیح مسلم ، ج ۲ ، ص ۳۶۰ ، (باب فضائل علی -)

۵. الغدير ، ج ۱ ، ص ۱۹۷ ، ج ۳ ، ص ۱۹۹

۶. کتاب احقاق الحق ، ج ۲۱ ، ص ۲۶ و ۲۷

۷. الغدير ، ج ۱ ، ص ۱۹۷ ، ج ۳ ، ص ۱۹

۸. سنی المطالب فی مناقب علی بن ابیطالب - : شمس الدین ابوالخیر جزری

۹. الضوء اللامع ، ج ۹ ، ص ۲۵۶

۱۰. البدر الطالع ، ج ۲ ، ص ۲۹۷

(۲) سورة اعراف/ ۱۴۲

اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا : میری اُمت میں میرے جانشین رہو ، اور انکی اصلاح کرنا اور مفسدین کی راہ پر مت چلنا ، مذکورہ حدیث میں بھی واقعہ غدیر سے پہلے حضرت امیر المؤمنین - کی وصایت و ولایت کا اعلان ہو چکا تو پھر کیا ضرورت تھی کہ اتنے تپتے ہوئے صحرا میں صرف ولایت کے اعلان کے لیے لوگوں کو روکا جائے ۔

۳. حضرت علی کے رببر ہونے کا اعلان غدیر سے پہلے:

لفظ (يعسوب) کے معنی رئیس ، بزرگ اور اسلام کے سرپرست کے ہیں۔ (۱)

رسول اکرم ﷺ نے حضرت علی - کے بارے میں کچھ اس طرح ارشاد فرمایا !

(يَا عَلِيُّ نَكَ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَيَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ وَ مِمَّا الْمُتَّقِينَ وَ فَا بُدَّ الْعُرُّ الْمُحَجَّلِينَ) (۲)

اے علی ! تم مومنین کے بزرگ اور رببر ہو اور پرہیز گاروں کے امام ہو اور با ایمان عورتوں کے رببر ہو (جناب

امیر المؤمنین نے ارشاد فرمایا : (نَا يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمَالُ يَعْسُوبُ الْفَجَّارِ) ابن ابی الحدید امیر المؤمنین کے کلام کی شرح

کرتے ہوئے لکھتا ہے ! یہ کلمہ خدا کے رسول ﷺ نے امام علی - کے بارے میں ارشاد فرمایا: ایک بار " نَتَّ يَعْسُوبُ الْدِّينِ "

کے لفظوں کے ساتھ اور دوسری بار " نَتَّ يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ " کے لفظوں کے ساتھ، اور ان دونوں کے ایک ہی معنی ہیں گویا

امیر المؤمنین - کو مومنین کا رئیس اور سید و سردار قرار دیا ہے (۳) نیز

(۱). لغت میں ہے کہ (اليعسوب ؛ الرنيس الكبير ، يقال هو يعسوب قومه) اصل میں شہد کی مکھیوں کے امیر اور نر کو (يعسوب)

کہتے ہیں، جیسا کہ اہل لغت کہتے ہیں (اليعسوب ؛ ذَكَرَ النَّخْلُ وَمِيرَهَا) ۔

(۲) بحار الانوار ، ج ۳۸ ص ۱۲۶ تا ۱۶۶ تقریباً ۱۰/روایتیں شیعہ اور سنی سے اس سلسلے میں نقل ہوئی ہیں ۔

(۳) - شرح ابن ابی الحدید ، ج ۱۹ ، ص ۲۲۴ حکمت ۳۲۲ کے ذیل میں

اپنی شرح کے مقدمہ میں لکھتا ہے : اہل حدیث کی روایت میں ایک کلام نقل ہوا ہے جسکے معنی امیر المؤمنین کے ہیں، اور وہ یہ ہے کہ فرمایا:

" نَتَّ يَعْسُوبُ الْدِّينِ وَالْمَالُ يَعْسُوبُ الظُّلْمَةِ . " اے علی - ! تم دین کے رببر اور مال گمراہوں کا رببر ہے (ایک دوسری روایت

میں ہے کہ فرمایا :

بُذَا يَعْسُوبُ الدِّينِ (یہ علی - دین کے رببر ہیں) ان دونوں روایتوں کو احمد بن حنبل نے اپنی کتاب (مسند) میں اور ابو نعیم

نے اپنی کتاب حلیۃ الاولیاء میں نقل کیا ہے (۱)
یاد رہے کہ یہ فضائل اور مناقب امام علی - کے ساتھ مخصوص بینا اور منحصر بہ فرد ہیں ، انکی خلافت کے دلائل میں سے
بینا اور واقعہ غدیر سے پہلے بیان کئے جاچکے ہیں -

۴۔ حضرت علی - کی امامت کا اعلان :

حدیث اعلان ولایت حضرت امیر المؤمنین - کی ایک ایسی فضیلت ہے کہ جو آپ - کی ذات سے مخصوص ، منحصر بہ فرد
اور آپ - کی خلافت اور امامت کے دلائل میں سے ہے ، ابن عباس نقل کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے حضرت علی - سے
مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: یا علی - "أَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي وَمُؤْمِنَةٌ" (۲)
آپ میرے بعد ہر مؤمن مرد و زن کے ولی اور رہبر ہیں (یہ حدیث بھی غدیر خم کے اہم واقعہ سے پہلے رسول اکرمؐ کی
جانب سے صادر ہوئی سب لوگوں نے اسکو سنا بھی تھا اور حفظ بھی کر لیا تھا۔

.....

- (۱). شرح ابن ابی الحدید ، ج ۱ ص ۱۲ : مقدمہ کنز العمال ، حاشیہ مسند احمد
(۲). تلخیص مستدرک ، ج ۳ ، ص ۱۳۴ : ذہبی مسند حنبل ، ج ۱ ص ۳۳۱ : احمد ابن حنبل
۳. صحیح ترمذی ، ج ۵ ص ۶۳۲ (باب مناقب علی بن ابی طالب -) : ترمذی
۴. کنز العمال حاشیہ مسند احمد
۵. الغدیر ، ج ۳ ص ۲۱۵ تا ۲۱۷ : علامہ امینی
۶. مناقب ابن شہر آشوب ، ج ۳ ص ۵۶ تا ۵۷
۷. مستدرک حاکم ، ج ۳ ص ۱۳۴

منزلت غدیر

۵ - پرہیزگارا رونکے امام حضرت علی - :

رسول خداؐ سے نقل ہوا ہے کہ
(وَجِيَ لِي فِي ثَلَاثٍ، نَهَ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَامَامُ الْمُتَّقِينَ وَقَائِدُ الْأَعْرَابِ الْمُحَجَّلِينَ) رسول خداؐ نے فرمایا:
تین بار حضرت علی - کے بارے میں مجھ پر وحی نازل ہوئی : علی - مسلمانوں کے سردار ، پرہیزگاروں کے امام اور با
ایمان خو اتین کے رہبر ہیں (۱) اس طرح واضح اور روشن انداز میں ولایت کا اظہار بھی واقعہ غدیر سے پہلے ہو چکا
تھا اور کسی سے پوشیدہ نہ تھا -

۶ - علی - امیر المؤمنین :

ایک اور بہت واضح اور روشن حقیقت یہ ہے کہ رسول گرامی اسلامؐ نے واقعہ غدیر سے پہلے حضرت علی بن ابیطالب -
کو (امیر المؤمنین) کا لقب دیا جو کہ حضرت علی - کی امامت اور خلافت کی حکایت کرتا ہے اور یہ لقب آپ - کی ذات اقدس
کے ساتھ مخصوص ہے -

انس بن مالک :

انس بن مالک نے نقل کیا ہے کہ میں جناب رسول خداؐ کا خادم تھا ؛ جس رات آنحضرتؐ کو اُمّ حبیبہ کے گھر میں شب بسر
کرنا تھی ، میں آنحضرتؐ کے

.....

(۱) (مستدرک صحیحین ، ج ۳ ، ص ۱۳۶ و صحیح بخاری ، مختصر کنز العمال حاشیہ مسند احمد ، ص ۳۴ و المراجعات ، ص ۱۵۰)

لئے وضوء کا پانی لے کر آیا تو آپ نے مجھ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: "يَا نَسُّ يَدْ خُلْ عَلَيَّكَ السَّاعَةَ مِنْ هَذَا الْبَابِ امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَخَيْرَ الْوَصِيِّينَ ، فَذُمَّ النَّاسَ سَلَامًا وَكَثُرُ هُمْ عَلَمًا وَرَجَحُهُمْ جَلْمًا" اے انس! ابھی اس دروازے سے امیر المؤمنین و خیر الوصیین داخل ہونگے؛ جو سب سے پہلے اسلام لائے جنکا علم سب انسانوں سے زیادہ ہے؛ جو حلم اور بردباری میں سب لوگوں سے بڑھ کر ہیں (۱) انس کہتے ہیں کہ! میں نے کہا کہ خدایا کیا وہ شخص میری قوم میں سے ہے؟ ابھی کچھ دیر نہ گذری تھی کہ میں نے دیکھا علی بن ابیطالب - دروازے سے داخل ہوئے جبکہ رسول خداؐ وضو کرنے میں مشغول تھے، آپؐ نے وضو کے پانی میں سے کچھ پانی حضرت علی - کے چہرہ مبارک پر ڈالا۔

۱۔ ارشاد ، ص ۲۰ : شیخ مفید ابن مالک سے نقل کرتے ہیں ۔

نقل شیخ مفید:

ایک اور روایت میں شیخ مفید بہ سند خود ابن عباس سے نقل کرتے ہیں : رسول خداؐ نے اُم سلمیٰ سے فرمایا : (سَمِعْتِي وَشَهِدْتِي هَذَا ؛ عَلِيٌّ مَيْرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ) (اے اُم سلمیٰ میری بات سنو اور اسکی گواہ رہنا کہ یہ علی بن ابیطالب - [مؤمنوں کا امیر اور وصیوں کا سردار ہے۔ -)

نقل ابن ثعلبہ :

شیخ مفید تیسری روایت میں بہ سند خود معاویہ بن ثعلبہ سے نقل کرتے ہیں کہ (ابو ذر سے کہا گیا کہ وصیت کرو۔ ابو ذر نے کہا: میں نے وصیت کر دی ہے ۔ انہوں نے کہا: کس شخص کو؟ ابو ذر نے کہا: امیر المؤمنین - کو،؟ انہوں نے کہا: کیا عثمان بن عفان کو؟ ابو ذر نے کہا: نہیں امیر المؤمنین علی بن ابیطالب - کو جنکے دم سے زمین ہے اور جو اُمت کی تربیت کرنے والے ہیں -)

نقل بریدہ بن اسلمی :

بریدہ بن خضیب اسلمی کی خبر جو علماء کے درمیان مشہور ہے بہت سی اسناد کے ساتھ (کہ جنکا ذکر کلام کو طولانی کرے گا) بریدہ کہتا ہے کہ: جناب رسول خداؐ نے مجھے اور میرے ساتھ ایک جماعت (ہم لوگ سات افراد تھے ان میں سے منجملہ ابو بکر ، عمر ، طلحہ ، زبیر تھے کو حکم دیا کہ: "سَلُّوا عَلَيَّ عَلِيٌّ بِبَرَّةِ الْمُؤْمِنِينَ" علی - کو امیر المؤمنین کے کلمہ کے ساتھ سلام کیا کرو) ہم نے پیغمبرؐ کی حیات اور ان کی موجودگی میں ان کو یا امیر المؤمنین کہہ کر سلام کیا۔ (۱)

(۱)۔ ارشاد شیخ مفید ، ص ۲۰ : شیخ مفید و بحار الانوار ، ج ۳۷ ، ص ۲۹۰ تا ۳۴۰ : علامہ مجلسی ، الغدير ج ۸ ، ص ۸۷ ، ج ۶ ، ص ۸ : علامہ امینی و حلیۃ الاولیاء ، ج ۱ ، ص ۶۳ : ابو نعیم

نقل عیاشی:

عیاشی اپنی تفسیر میں نقل کرتا ہے کہ ایک شخص امام صادق - کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: (اَلَسَلَامُ عَلَيَّكَ يَا مَيْرُ الْمُؤْمِنِينَ) امام صادق - کھڑے ہو گئے اور فرمایا: یہ نام امیر المؤمنین علی - کے علاوہ کسی اور کے لئے مناسب نہیں ہے اور یہ نام خداوند عالم کا رکھا ہوا ہے اس نے کہا کہ آپکے امام قائم کو کس نام سے پکارا جاتا ہے؟

امام صادق - نے فرمایا :

(السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَقِيَّةَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ) (۱)

اور امام باقر - نے فضیل بن یسار سے فرمایا:

(يَا فَضِيلُ لَمْ يُسَمَّ بِهَا وَاللَّهِ بَعْدَ عَلِيِّ مَيْرِ الْمُؤْمِنِينَ لَا مُفْتِرٍ كَذَّابِلِي يَوْمَ النَّاسِ هَذَا) (۲)

اے فضیل! خدا کی قسم علی کے علاوہ کسی کو بھی اس نام (امیر المؤمنین) سے نہیں پکارا گیا اور اگر کسی کو پکارا گیا تو وہ خائن اور جھوٹا ہے۔)

واقعہ غدیر سے قبل حضور اکرم ﷺ سے اتنی فراوان اور وسیع روایات و احادیث کی روشنی میں یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ روز غدیر (ولایت) کے اعلان کے لئے مخصوص نہیں تھا، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اور اہم چیز حقیقت کے روپ میں سامنے آئی اور وہ حقیقت حضرت علی - کیلئے لوگوں کی بیعت عمومی تھی، کیونکہ اگر لوگوں کی عمومی بیعت نہ ہو تو امام - کی قیادت و رہنمائی قابل اجرا اور قابل عمل نہ رہے گی۔

.....

(۱)۔ تفسیر عیاشی، ج ۱، ص ۲۸۶ (سورہ نساء کی آیت ۱۱۷ کے ذیل میں)

(۲) بحار الانوار، ج ۳۷، ص ۳۱۸

۷۔ اعلان ولایت بوقت نزول وحی:

جب آنحضرت ﷺ پر وحی کا نزول ہو رہا تھا تو آپ ﷺ کی طرف سے حضرت علی - کی امامت اور وصایت کا بھی اعلان ہوا۔ امیر المؤمنین - نہج البلاغہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ: جب وحی نازل ہو رہی تھی تو میں نے شیطان کی گریہ وزاری کی آواز سنی اور پیغمبر ﷺ سے اس کی وجہ

پوچھی؛ جناب رسول خدا ﷺ نے میرے سوال کے مناسب جواب کے ساتھ میری وصایت اور ولایت کو بھی بیان فرمایا۔
(وَلَقَدْ كُنْتَ تَبِعُهُ أَتْبَاعَ الْفَصِيلِ تَرْمَهُ * يَرْفَعُ لِي فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ خَلْقِهِ عِلْمًا وَ يَ مَرْنِي بِالْإِقْتِدَائِي بِهِ وَ لَقَدْ كَانَ يُجَاوِرُ فِي كُلِّ سَنَةٍ بِجَرَائِفَ رَاهُ، وَلَا يَرَاهُ غَيْرِي؛ وَلَمْ يَجْمَعْ بَيْتٌ وَاحِدٌ يَوْمَئِذٍ فِي الْإِسْلَامِ غَيْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ خَدِجَةَ وَ نَا ثَالِثَهُمَا رَى نُورَ الْوَحْيِ وَ الرَّسَالَةِ، وَ سَمُّ رِيحِ النَّبِيِّ وَ لَقَدْ سَمِعْتُ رِيحَ الشَّيْطَانِ حِينَ نَزَلَ الْوَحْيُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ؛ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا هَذِهِ الرَّئَةُ؟ فَقَالَ!)
هَذَا الشَّيْطَانُ قَدْ يَسُّ مِنْ عِبَادَتِكَ تَسْمَعُ مَا تَسْمَعُ، وَ تَرَى مَا رَى، لِأَنَّكَ لَسْتِ بِنَبِيٍّ، وَلَكِنَّكَ لَوْزِيرٌ وَ نَكَ لَعَلَى خَيْرٍ)) (۱)
میں ہمیشہ پیغمبر گرامی ﷺ کے ساتھ تھا جس طرح ایک بچہ اپنی ماں کے ساتھ ہوتا ہے، پیغمبر ﷺ پر روز اپنے پسندیدہ اخلاق میں سے ایک نمونہ مجھے دکھاتے اور مجھے اپنی اقتدا کا حکم دیتے تھے، آپ ﷺ کے کچھ مہینے غار حرا میں بسر کرتے تھے صرف میں ہی ان سے ملاقات کرتا تھا، اور میرے علاوہ کوئی بھی ان سے نہیں ملتا ان دنوں کسی مسلمان کے گھر میں راہ نہ تھی؛ سوائے خانہ رسول خدا ﷺ کے جناب خدیجہ علیہا سلام بھی وہاں ہوتی اور میں تیسرا شخص ہوتا تھا، میں نور وحی اور رسالت کو دیکھتا اور بوئے نبوت کو محسوس کرتا تھا۔

.....

(۱)۔ خطبہ، ۱۱۹ / ۱۹۲، نہج البلاغہ

* (اونٹنی کا بچہ ہمیشہ اسکے ساتھ ہے) یہ ایک ضرب المثل ہے، جب یہ بتانا چاہتے تھے کہ وہ دو لوگ ہمیشہ ساتھ رہتے ہیں تو اس طرح کہتے تھے۔

جب آنحضرت ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی تو میں نے شیطان رجیم کی آہ و زاری کی آواز سنی، جناب رسول خدا ﷺ سے دریافت کیا کہ یہ کس کی آہ و زاری کی آواز ہے؟ پیغمبر گرامی ﷺ نے ارشاد فرمایا :
یہ شیطان ہے جو اپنی عبادت سے نا امید ہو گیا ہے، اور ارشاد فرمایا: باعلی - ! جو کچھ میں سنتا ہوں آپ سنتے ہیں اور جو کچھ میں دیکھتا ہوں آپ دیکھتے ہیں لیکن فرق اتنا ہے کہ آپ نبی نہیں بلکہ آپ میرے وزیر ہیں اور راہ خیر پر ہیں (۱)

.....

- (۱) اس خطبے کے اسناد و مدارک اور (معجم المفہرس) مؤلف درج ذیل ہے :
۱. کتاب الیقین ، ص ۱۹۶ : سید ابن طاووس (متوفی ۶۶۴ ھ)
 ۲. فروع کافی ، ج ۴، ص ۱۹۸ و ۱۶۸ / ج ۱، ص ۲۱۹ : مرحوم کلینی (متوفی ۳۲۸ ھ)
 ۳. من لا یحضرہ الفقیہ ، ج ۱، ص ۱۵۲ : شیخ صدوق (متوفی ۳۸۰ ھ)
 ۴. ربیع الابرار ، ج ۱، ص ۱۱۳ : زمخشری (متوفی ۵۳۸ ھ)
 ۵. اعلام النبوة ، ص ۹۷ : ماوردی (متوفی ۴۵۰ ھ)
 ۶. بحار الانوار ، ج ۱۳، ص ۱۴۱ / ج ۶، ص ۲۱۴ : مرحوم مجلسی (متوفی ۱۱۱۰ ھ)
 ۷. منہاج البراعة ، ج ۲، ص ۲۰۶ : ابن راوندی (متوفی ۵۷۳ ھ)
 ۸. نسخہ خطی نہج البلاغہ ، ص ۱۸۰ : لکھی گئی ۴۲۱ ھ
 ۹. نسخہ خطی نہج البلاغہ ، ص ۲۱۶ : ابن مؤدب : لکھی گئی ۴۹۹ ھ
 ۱۰. دلائل النبوة : بیہقی (متوفی ۵۶۹ ھ)
 ۱۱. کتاب السیرة و المغازی : ابن یسار
 ۱۲. کتاب خصال ، ج ۱، ص ۱۶۳ حدیث ۱۷۱ / ص ۶۵۵ و ۵۰۰ : شیخ صدوق (متوفی ۳۸۰ ھ)
 ۱۳. غرر الحکم ، ج ۱، ص ۲۹۴ / ج ۲، ص ۱۱۰ : مرحوم آمدی (متوفی ۵۸۸ ھ)
 ۱۴. بحار الانوار ، ج ۶۳، ص ۲۱۴ / ج ۱۱۳، ص ۱۴۱ : مرحوم مجلسی (متوفی ۱۱۱۰ ھ)
 ۱۵. بحار الانوار ، ج ۱۴، ص ۴۷۷ : مرحوم مجلسی (متوفی ۱۱۱۰ ھ)
 ۱۶. غرر الحکم ، ج ۴، ص ۴۳۵ / ۴۳۸ / ۴۷۷ : مرحوم آمدی مرحوم مجلسی (متوفی ۵۸۸ ھ)
 ۱۷. غرر الحکم ، ج ۳، ص ۳۹ / ۲۰ / ۳۱۱ / ۳۷۳ : مرحوم آمدی مرحوم مجلسی (متوفی ۵۸۸ ھ)
 ۱۸. غرر الحکم ، ج ۲، ص ۲۷۶ / ۲۷۹ / ۳۱۱ : مرحوم آمدی مرحوم مجلسی (متوفی ۵۸۸ ھ)
 ۱۹. غرر الحکم ، ج ۲، ص ۲۶۲ / ۳۴۲ : مرحوم آمدی مرحوم مجلسی (متوفی ۵۸۸ ھ)
 ۲۰. غرر الحکم ، ج ۵، ص ۱۱۹ / ۱۵۶ : مرحوم آمدی مرحوم مجلسی (متوفی ۵۸۸ ھ)
 ۲۱. ارشاد ، ج ۱، ص ۳۱۵ : شیخ مفید (متوفی ۴۱۳ ھ)
 ۲۲. احتجاج ، ج ۱، ص ۱۴۱ : مرحوم طبرسی (متوفی ۵۸۸ ھ)

۸ - حدیث ثقلین :

پیغمبر اسلامؐ غیر سے بہت پہلے معروف حدیث (ثقلین) میں بھی حضرت علیؑ اور دوسرے کیمہ معصومین علیہم السلام کی امامت کا واضح اعلان کر چکے تھے ، ارشاد فرمایا: "تَبَّيْنَا تَارِكَ فَيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللَّهِ وَ عِثْرَتِي" (۱) میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں؛ ایک کتاب خدا اور دوسری اپنی عترت۔

- (۱) حدیث ثقلین کے اسناد و مدارک :
۱. بحار الانوار ، ج ۲۲، ص ۴۷۲ : علامہ مجلسی (متوفی ۱۱۱۰ ھ)
 ۲. کتاب مجالس : شیخ مفید (متوفی ۴۱۳ ھ)
 ۳. صحیح ترمذی ، ج ۵، ص ۳۲۸ / ج ۱۳، ص ۱۹۹ : محمد بن عیسیٰ ترمذی (متوفی ۲۷۹ ھ)
 ۴. نظم در السمطين ، ص ۲۳۲ : زرنندی حنفی
 ۵. یناہی الموءدة ، ص ۴۵ / ۳۳ : قندوزی حنفی
 ۶. کنز العمال ، ج ۱، ص ۱۵۳ : منقہ بندی
 ۷. تفسیر ابن کثیر ، ج ۴، ص ۱۱۳ : اسماعیل بن عمر (متوفی ۷۷۴ ھ)
 ۸. مصابیح السنۃ ، ج ۱، ص ۲۰۶ / ج ۲، ص ۲۷۹
 ۹. جامع الاصول ، ج ۱، ص ۱۸۷ : ابن اثیر (متوفی ۶۰۶ ھ)
 ۱۰. معجم الكبير ، ص ۱۳۷ : طبرانی (متوفی ۳۶۰ ھ)
 ۱۱. فتح الكبير ، ج ۱، ص ۵۰۳ / ج ۳، ص ۳۸۵
 ۱۲. عیقات الانوار ، ج ۱، ص ۱۱۲ / ۹۴ / ۱۵۱ / ۱۱۴
 ۱۳. احقاق الحق ، ج ۹ : علامہ قاضی نور اللہ شوشتری
 ۱۴. ارجح المطالب ، ص ۳۳۶
 ۱۵. رفع اللبس و الشبہات ، ص ۱۵ / ۱۱ : ادیسی
 ۱۶. الدر المنثور ، ج ۴، ص ۳۰۶ / ۷ : سیوطی (متوفی ۹۱۱ ھ)
 ۱۷. ذخائر العقبی ، ص ۱۶ : محب الدین طبری (متوفی ۶۹۴ ھ)
 ۱۸. صواعق المحرقة ، ص ۲۲۶ / ۱۴۷ : ابن حجر (متوفی ۸۵۲ ھ)

- ۱۹۔ اسد الغابۃ ، ج ۲ ، ص ۱۲ : ابن تیر شافعی (متوفی ۶۳۰ ھ)
 ۲۰۔ تفسیر الخازن ، ج ۱ ، ص ۴ : ۲۱۔ الجمع بین الصحاح (نسخہ خطی)
 ۲۲۔ علم الکتاب ، ص ۲۶۴ : سید خواجہ حنفی
 ۲۳۔ مشکاة المصابیح ، ج ۳ ، ص ۲۵۸ :
 ۲۴۔ تیسیر الوصول ، ج ۱ ، ص ۱۶ : ابن الدبیع
 ۲۵۔ مجمع الزوائد ، ج ۹ ، ص ۱۶۲ : بیہمی (متوفی ۸۰۷ ھ)
 ۲۶۔ جامع الصغیر ، ج ۱ ، ص ۳۵۳ : سیوطی (متوفی ۹۱۱ ھ)
 ۲۷۔ مفتاح النجاة ، ص ۹ (نسخہ خطی)
 ۲۸۔ مناقب علی بن ابی طالب - ، ص ۲۸۱/۲۳۴ : ابن المغزالی
 ۲۹۔ فراند السمطین ، ج ۲ ، ص ۱۴۳ : حموی (متوفی ۷۲۲ ھ)
 ۳۰۔ مقتل الحسین - ، ج ۱ ، ص ۱۰۴ : خوارزمی (متوفی ۹۹۳ ھ)
 ۳۱۔ طبقات الکبریٰ ، ج ۲ ، ص ۱۹۴ : ابن سعد (متوفی ۲۳۰ ھ)
 ۳۲۔ خصائص امیر المؤمنین - ، ص ۲۱ : نسائی (متوفی ۳۰۳ ھ)
 ۳۳۔ مسند احمد ، ج ۵ ، ص ۱۸۲/۱۲۲ : احمد بن حنبل (متوفی ۲۴۱ ھ)
 ۳۴۔ الغدیر ، ج ۱ ، ص ۳۰ : علامہ امینی

منزلت غدیر

سوّم - اثبات امامت تار جعت و قیامت

روز غدیر کے دن کی عظیم تبدیلیوں اور تحولات کی روشنی میں یہ معلوم ہوا کہ:

- ۱۔ غدیر کے دن؛ حضرت علی - کی امامت و ولایت کے مکرر اعلان کے بعد سارے مسلمانوں کی امیر المؤمنین - کے ہاتھوں پر بیعت نے حقیقت کا روپ دھارا۔
- ۲۔ اس وسیع بیعت کا آغاز حکم خداوندی ، نزول فرشتہ وحی اور خود رسول خدا ﷺ کے بیعت کرنے سے ہوا؛ اور یہ سلسلہ اختتام شب تک جاری رہا۔
- ۳۔ اگر لوگوں کی بیعت عمومی نہ ہوتی اور صرف (اعلان ولایت) پہ اکتفا کیا جاتا (جیسا کہ اس سے پہلے آغاز بعثت سے حجۃ الوداع تک بارہا اس حقیقت کو بیان کیا گیا اور منافقوں نے کسی قسم کے خطرے کا احساس نہیں کیا اور نہ ہی کوئی خطرناک سازش کی) تو موقع کی تلاش میں رہنے والے منافقین خطرے کا احساس نہ کرتے اور خطرناک سازشوں کے جال نہ بنتے کیونکہ امام - کی امامت کے اجراء کی پشت پناہ لوگوں کی آراء اور انکی عمومی بیعت ہوتی ہے۔ لیکن غدیر کے دن انتہائی تعجب اور بے یقینی کی کیفیت کے ساتھ انہوں نے دیکھا کہ:

(الف) اعلان ولایت

سب سے پہلے رسول خدا ﷺ نے حضرت علی - کی ولایت کا اعلان کیا اور ارشاد فرمایا: "تَمَّ مِنْ بَعْدِي عَلِيٌّ وَلِيُّكُمْ وَمَا كُنْتُمْ بِمَرِّ اللَّهِ رَبُّكُمْ ثُمَّ أَلَمَامَةٌ فِي دُرَيْتِي مِنْ وُلْدِهِ لِي يَوْمَ تَلْفُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ" اب میرے بعد تمہارے امام علی - ہیں وہ امام جو خدا کے حکم سے معین ہوا ہے اور اسکے بعد امامت؛ میرے خاندان میں علی - کی اولاد کے ذریعہ تا قیامت جاری رہے گی اس دن تک کہ جس دن تم لوگ خدا اور اسکے پیغمبر ﷺ سے ملاقات کرو گے۔

(ب) سلسلہ امامت کا اعلان

پھر سلسلہ امامت کی دوسری گیارہ کڑیوں یعنی خاندان رسالت اور اولاد علی - کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا: "مَعَاشِرَ النَّاسِ؛ نَبَّ أَحْرَ مَقَامٍ قَوْمُهُ فِي هَذَا الْمَشْهَدِ؛ فَاسْمَعُوا وَطِيعُوا وَانْقَادُوا لِمَرِّ اللَّهِ رَبِّكُمْ؛ فَانَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ رَبُّكُمْ وَوَلِيُّكُمْ وَلَهُكُمْ؛ ثُمَّ مِنْ دُونِهِ رَسُولُهُ مُحَمَّدٌ وَلِيُّكُمْ؛ الْفَائِمُ الْمُخَاطَبُ لَكُمْ؛ ثُمَّ مِنْ بَعْدِي عَلِيٌّ وَلِيُّكُمْ وَمَا كُنْتُمْ بِمَرِّ اللَّهِ رَبِّكُمْ؛ ثُمَّ

اور اس عہد و پیمان کو نہیں توڑیں گے -

خداوند عالم اور آپ کی اطاعت کرتے ہیں اور علیؑ؛ امیر المؤمنین - اور انکے بیٹوں کی اطاعت کریں گے کہ یہ سب امت کے امام ہیں وہ امام جن کا آپ نے تذکرہ کیا ہے آپکی اولاد میں سے ہیں حضرت علیؑ - کے صلب سے اور امام حسن و امام حسین - کے بعد آنے والے ہیں ، حسن و حسین علیہما السلام کے میرے نزدیک مقام کے بارے میں پہلے تمہیں آگاہ کر چکا ہوں ، خداوند عالم کے نزدیک انکی قدرو منزلت کا تذکرہ کر چکا ہوں اور امانت تم لوگوں کو دے دی یعنی کہہ دیا کہ یہ دو بزرگ بستیاں جو انان جنت کی سردار ہیں میرے اور علیؑ - کے بعد امت مسلمہ کے امام ہیں۔

تم سب مل کر کہو! کہ ہم اس حکم میں خدا کی اطاعت کرتے ہیں اور اے رسول خداؐ آپ کی ، حضرت علیؑ - کی ، حسین علیہما السلام کی اور انکے بعد آنے والے اماموں کی اطاعت کرتے ہیں کہ جن کی امامت کا آپ نے تذکرہ کیا اور ہم سے عہد و پیمان لیا ہمارے دل و جان ، زبان اور ہاتھ سے بیعت لی جو کہ آپکے قریب تھے یا زبان سے اقرار لیا اس عہد و پیمان میں تبدیلی نہ کریں گے اور خداوند عالم کو اس پر گواہ بناتے ہیں جو گواہی کے لئے کافی ہے اے رسول خداؐ آپ ہمارے اس پیمان پر گواہ بینہر مؤمن پیروکار ظاہری یا مخفی ، فرشتگان خدا ، خدا کے بندے اور خدا ان سب لوگوں کا گواہ ہے ، پھر رسول گرامی اسلامؐ نے اپنے اس اہم خطبے کے دوران تمام حاضرین کو علی الاعلان اور واضح طور پر ہوشیار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

(مَعَاشِرَ النَّاسِ! مَا تَقُولُونَ فَانَ اللَّهُ يَعْلَمُ كُلَّ صَوْتٍ وَخَافِيَةٍ كُلِّ نَفْسٍ فَمَنْ اهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِ، وَمَنْ ضَلَّٰ فَنَمَّا يَضِلُّ عَلَيْهَا) وَمَنْ بَايَعَ فَتَمَّا يَبَايِعُ اللَّهُ بِدَائِهِمْ) مَعَاشِرَ النَّاسِ قَبَايَعُوا اللَّهَ وَبَايَعُونِي وَبَايَعُوا عَلِيًّا مِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَالْإِمَامَةَ مِنْهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ كَلِمَةً طَيِّبَةً بَاقِيَةً لِيكَ اللَّهُ مَنْ غَدَرَ وَبِرَحْمَةِ اللَّهِ مَنْ وَفَىٰ، (فَمَنْ نَكَثَ فَنَمَّا يَنْكُثُ عَلَيَّ نَفْسَهُ وَمَنْ وَفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيَّ اللَّهُ فَسَيُؤْتِيهِ جَزَاءً عَظِيمًا)

مَعَاشِرَ النَّاسِ! قُولُوا الَّذِي قُلْتُمْ لَكُمْ، وَاسْلَمُوا عَلَيَّ عَلِيٍّ؛ مِرَّةَ الْمُؤْمِنِينَ، وَقُولُوا! (سَمِعْنَا وَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ) (۱)

وَقُولُوا (لِحَمْدِ اللَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ) (۲)

(۱) بقرہ ۲/۲۸۵

(۲) اعراف ۴/۷

مَعَاشِرَ النَّاسِ! إِنَّ قَضَاءَ بَيْنِ بَنِي طَالِبٍ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ نَزَّلَهَا فِي الْقُرْآنِ كَثُرَ مِنْ حُصْبِهَا فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ، فَمَنْ نَبَّكُمْ بِهَا وَعَرَفَهَا فَصَدَّقُوهُ مَعَاشِرَ النَّاسِ! مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَعَلِيًّا وَالْإِمَامَةَ الَّذِينَ دَخَرْتُهُمْ فَقَدْ فَازَ فَازًا عَظِيمًا مَعَاشِرَ النَّاسِ! السُّلْطَانُ لِي مُبَايَعَتِهِ وَمُؤَالَاتِهِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْهِ بِمِرَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَلِيكَ هُمْ الْفَائِزُونَ فِي جَنَاتِ النَّعِيمِ - (و) (اے لوگو! تم کیا کہتے ہو؟ حق یہ ہے کہ جو آواز بھی تم زبان سے جاری کرتے ہو اور تمہارے دلوں میں جو نیت بھی ہو خداوند عالم اس سے آگاہ ہے ؛ بس جس نے ہدایت کا راستہ اختیار کیا ؛ اس نے اپنے ساتھ نیکی کی اور جو گمراہ ہو گیا اس نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا ، اور جو اپنے امام کی بیعت کرے گا اسنے اپنے خداوند برتر کی بیعت کی ؛ کہ اسکی قدرت ساری قدرتوں سے بالا ہے -

اے لوگو! خداوند عالم کی بیعت کرو میری بیعت کرو اور علیؑ - امیر المؤمنین کی بیعت کرو، حسن و حسین علیہما السلام کی بیعت اور انکے بعد آنے والے ائمہ علیہم السلام کی بیعت کرو جو کہ زندہ و جاوید کلمہ طیبہ ہیں ، خدا دعا باز کو ہلاک کرتا ہے اور جو ایفائی عہد کرے گا رحمت خداوندی اسکے شامل حال ہو گی، اور جو بھی پیمان شکنی کرے گا، تو وہ اپنے نقصان میں یہ عمل انجام دیگا، اور جس نے وفا کی اسکے لئے اجر عظیم ہے -

اے لوگو! جو کچھ میں نے تمہارے لئے کہا ہے اس کو دہراؤ اور علیؑ - کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کیا کرو اور کہو : ہم نے سن لیا ہے اور اس امر میں آپکی اطاعت کرتے ہیں ، خداوند تبارک و تعالیٰ سے مغفرت کے طلبگار ہیں اور ہمیں تیری طرف لوٹنا ہے۔

اور کہو: [حمد ہو خدا کی کہ اسنے ولایت علیؑ - کی طرف ہماری ہدایت کی ، اگر خدا ہمارے رہنمائی نہ فرماتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے۔]

اے لوگو! درحقیقت علیؑ ابن ابی طالب - کے فضائل خداوند متعال کی نظر میں جو اس نے قرآن مجید میں نازل فرمائے ہیں

اتنے زیادہ ہیں کہ جنکا ذکر کرنا کسی ایک تقریر میں ممکن نہیں، لہذا اگر کوئی علی - کے فضائل اور انکی قدر و منزلت تمہارے لئے بیان کرے تو اس کی تصدیق کرو اور شک نہ کرو۔
 اے لوگو! جس نے خدا، رسول ﷺ، علی - اور انکے بعد آنے والے اماموں کی اطاعت کی کہ جن کا ذکر میں نے کیا تو درحقیقت وہ ایمان کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہو گیا۔
 اے لوگو! وہ لوگ جنہوں نے علی - کی بیعت، ان سے دوستی، اور امیر المؤمنین کے عنوان سے انکو سلام کرنے میں سبقت حاصل کی تو وہ لوگ؛ بہشت میں ہمیشہ رہنے والے ہیں -

(ز) پیغمبر اکرم ﷺ اور علی - کی بیعت

اس مقام پر رسول خدا ﷺ نے حضرت علی - کے ساتھ بیعت کی اور عمومی بیعت کا فرمان اس طرح صادر فرمایا: لَا وَنِي عِنْدَافِضَا يٰ خَطْبَتِي دَعُوْكُمْ لِي مَصَافَقَتِي عَلِي بِيَعْتِهِ وَالْ اِرَارِ بِهٖ ثُمَّ مَصَافَقْتِهٖ مِنْ بَعْدِي اَلَا وَنِي قَدْ بَا يَعْتُ اللهُ وَعَلِي قَدْ بَا يَعْنِي وَنَا اَخَذُكُمْ بِالْبَيْعَةِ لَهُ؛ عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ! (بَنَ اَلَّذِيْنَ ! يُّبَا يِعُوْنُكَ ثَمَّا يُّبَا يِعُوْنُ اللهُ يُّدَاللهٖ فَوْقَ يُّدِيْهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَنَمَائِيْنُكَ عَلِي نَفْسِهٖ وَمَنْ وَفِي بِمَا عَاهَدَ عَلَيِّهِ اللهُ فَسَيُوْنِيْهٖ جُرْا عَظِيْمًا)

(آگاہ ہو جاؤ خطبہ کے بعد ؛ میں تمہیں علی - کی بیعت کرنے کی دعوت دوں گا ؛ تو انکی بیعت کرو ، انکی امامت کا اعتراف کرو اور انکے بعد آنے والی اماموں کی بیعت کرو -

آگاہ ہو جاؤ حق یہ ہے کہ میں نے خدا کی بیعت کی ہے اور علی نے میری بیعت کی ہے - اور میں خداوند عالم کی طرف سے تم لوگوں کو حضرت علی - کی بیعت کرنے کی دعوت دے رہا ہوں لہذا تم مینجو عہد و پیمانہ کو توڑے گا تو وہ اپنے نقصان میں پیمانہ شکنی کرے گا مجھے خداوند عالم کی طرف سے حکم ہے کہ میں آپ سے حضرت علی - کی بیعت لوں اور جو کچھ خداوند عالم کی طرف سے حضرت علی - کی ولایت کے بارے میں نازل ہوا ہے اس کا اعتراف کرو۔

(ح) مرد و زن کا حضرت علی - کی بیعت کرنا

اس کے بعد تمام مسلمانوں (مرد و زن) نے حضرت علی - کی بیعت کی اور سب نے ایک ساتھ خاندان رسالت کے بارہ اماموں کی تاقیامت رہنے والی امامت کا اعتراف کیا، اس وقت رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مَعَاثِرَ النَّاسِ اِنِّي دَعُوتُهَا مَامَةً ، وَ وِرَاثَةً فِي عَقْبِي لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ وَ قَدْ بَلَّغْتُ مَا مَرْتُ بِبَلِيْغِهِ، حُجَّةً عَلٰى كُلِّ حَاضِرٍ وَ غَائِبٍ وَ عَلٰى كُلِّ اَحَدٍ مِّمَّنْ شَهِدَ اَوْ لَمْ يَشْهَدْ ، وَ لِدٍ اَوْ لَمْ يُوْلَدْ؛ فَلْيُبَلِّغِ الْحَاضِرِ الْغَائِبِ ، وَ الْوَالِدِ الْوَلَدَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَ سَيَجْعَلُوْنَ اَلْ اِمَامَةً بَعْدِي مُلْكًا وَ اِعْتَصَابًا ، لَا لَعْنُ اللهُ الْاَعْيَابِيْنَ وَ الْمُعْتَصِبِيْنَ ، وَ عِنْدَهَا سَيَفْرُغُ لَكُمْ يُّهَا النَّفْلَانِ مَنْ يَفْرُغُ وَ يُرْسِلُ عَلَيَّكُمَا شَوَاطِئَ مِنْ نَارٍ وَ نَحَاسٍ فَلَا تَنْتَصِرَانِ :

(اے لوگو ! میں علی - کی اور ان کے بیٹوں کی امامت تمہارے درمیان قیامت تک کے لئے باقی چھوڑ کر جا رہا ہوں ، میں نے وہ چیز کہ جسکی تبلیغ پر مہمور تھا تم تک پہنچا دی ہے ، میری حجت بر انسان کے لئے تمام ہو چکی ہے چاہے وہ حاضر ہو یا غائب ، شاہد ہو یا غیر شاہد ، جو ، اب تک متولد ہو گیا ہو یا ابھی تک اس دنیا میں نہ آیا ہو۔

لہذا حاضرین کو چاہیے کہ غائبین کے لئے ، والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کے لئے تاقیامت علی - اور انکے بیٹوں کی امامت کے مسئلے کو بیان کریں کیونکہ کچھ لوگ بہت جلد خلافت لہی کو بادشاہی میں تبدیل کر کے اسے غصب کر لیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ! خداخلافت کے غاصبوں اور انکے طرفداروں پر لعنت کرتا ہے ، بہت جلد جن و انس سے حساب کتاب لے گا اور ان میں سے گنہگار و نپیر آگ کے شعلے برسائے گا، اور اس وقت تم لوگ کوئی یار و مددگار نہ پاؤ گے -) پھر آخر میں ہر اس شخص پر کہ جو امامت عترت کو نظر انداز کرے ، یا خلافت کو غصب کرے، یا پیغمبر ﷺ کی عترت کو امت کی قیادت سے دور رکھے سب پر لعنت کی۔ ان سارے اقدامات کے بعد حکومت کے پیاسے منافقوں کے لئے قدرت طلبی کی کوئی گنجائش باقی نہ رہ گئی تھی۔

وہ لوگ جو اس بات کے منتظر تھے کہ پیغمبر ﷺ کی وفات کے بعد سیاسی طاقت و قدرت اپنے ہاتھ میں لے لیں گے ؛ واقعہ غدیر (مذکورہ خصوصیات کے ساتھ) کے بعد کیا کر سکتے تھے ؟ یہ درست ہے کہ مسلحانہ بغاوت کے ذریعے ہر کام ممکن تھا -

لیکن دوسروں کے دلوں میں انکا کوئی نفوذ نہیں تھا اور اپنے سیاسی حربوں کو اسلام کا رنگ دے کر پیش نہیں کر سکتے تھے ، منافقوں کی خواہش یہ تھی کہ دین ، خلافت رسول ﷺ اور اس کے اندر موجود معنوی کشش کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کریں ، اور ہر قسم کی مخالفانہ تحریک کی سرکوبی کرتے ہوئے ہر اعتراض کا گلا گھونٹ دیں -

لیکن واقعہ غدیر کے تحقق پانے کے بعد یہ لوگ اپنے خفیہ اور نا پاک ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکے اور ان کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہا کہ دنیا کے دوسرے مغرور اور ظالم حکمرانوں کی طرح عمل کریں، تاریخ کے فرعونوں اور

ظالم بادشاہوں کی طرح قتل و غارت گری ، قید و دھمکیوں کے ذریعے لوگوں کو خاموش ہونے پر مجبور کریں اور اپنے مخالفوں کو راستے سے ہٹادیں غدیر کے دن "امامت عترت" جیسی حقیقت کے آشکار ہونے کے بعد منافقوں کے بڑے بڑے دعوے ریزہ ریزہ ہو گئے اور ان کے چہروں کے جھوٹے نقاب تار تار ہو گئے اور انہیں مجبوراً صاف اول میں یا لوگوں کے اس جم غفیر کے ساتھ آگے بڑھ کر اور اپنے عقیدوں اور خواہشات کے برخلاف حضرت علی - کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ - کی بیعت اور مبارکباد پیش کرنا پڑی۔ (۱)

پس غدیر کے دن صرف ولایت و امامت کا اعلان نہیں ہوا بلکہ حضرت علی اور آپ کے فرزندوں میں سے گیارہ دیگر ائمہ علیہم السلام کی امامت اور رببری کے لئے مسلمانوں کی "عمومی بیعت نے ایک تاریخی حقیقت کا روپ اختیار کیا، یہ عمومی بیعت ولایت کے اعلان کے لئے اور ولایت کو مستحکم کرنے کے لیے ممد و معاون ، اور پشت پناہ بنی، اب اسکے بعد حضرت امیر المؤمنین - خدا کی طرف سے بھی منصب امامت پر فائز ہو گئے تھے -

اور لوگوں کی حمایت بھی حاصل ہو گئی تھی، خدا نے بھی انکو چن لیا تھا اور لوگوں نے بھی منتخب کر لیا تھا ، فرصت طلب منافقوں اور چالبازوں کے لئے کسی عذر اور بہانے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ گئی تھی اور یہی وجہ تھی کہ جنگی ہتکنٹوں اور مسلحانہ کاروائیوں کے ذریعے اپنے نا پاک اہداف تک پہنچنے کی کوششیں شروع کی اور آخر کار رسول خداؐ کے بعد فوجی بغاوت کے ذریعے اپنے نا پاک اہداف تک پہنچ گئے ، اگر غدیر کا دن صرف ولایت کے اعلان کے لئے تھا تو پھر جناب رسول خداؐ نے حضرت علی - کی بیعت کیوں کی؟ اور فرمایا:

﴿ نَا آخِذِيْهِ وَ مَصْعَدُهُ لِيَّ وَ سَائِلَ بَعْضِهِ وَ رَافِعَهُ بِيَدِيَّ وَ مُعَلِّمُكُمْ نَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَ هُوَ عَلِيٌّ بِنُ بِي طَالِبِ خِي وَ صَيِّبِيَّ وَ مَوَالِيَهُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ نَزَّلَهَا عَلَيَّ ﴾

اس وقت جسکا ہاتھ پکڑ کر بلند کر رہا ہوں (حضرت علی - کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا) اور تم لوگوں کو آگاہ کر رہا ہوں ، حق یہ ہے کہ جس کا میں مولیٰ اور سرپرست ہوں اس کا یہ علی - بھی مولیٰ اور سرپرست ہیں اور وہ علی - جو ابو طالب کا بیٹا میرا بھائی اور جا نشین ہے ، اور جسکی سرپرستی کے اعلان کے لئے خدا وند عالم کی طرف سے مجھ پر حکم نازل ہوا ہے ، پھر سب مسلمانوں کو حضرت علی - کی بیعت کا حکم دیا جسکا سلسلہ اسکے دوسرے دن تک جاری رہا اگر ہدف فقط ولایت کا اعلان تھا تو آپؐ نے دیگر ائمہ معصومین علیہم السلام کی تا قیامت جاری رہنے والی امامت کا تذکرہ کیوں کیا؟ اور حضرت علی - انکی اولاد اور حضرت مہدی - کی بیعت کا حکم کیوں صادر فرمایا!؟

﴿ مَرَّتْ نُّنْ آخِذُ النَّبِيَّةِ مِنْكُمْ وَ الصَّفَقَةَ لَكُمْ بِقَبُولِ مَا حَبِطَتْ بِهِ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي "عَلِيٍّ" مَرَّةً رَا الْمُؤْمِنَةَ وَالْ و صِيَّائِي مِنْ بَعْدِهِ اَلَّذِيْنَ هُمْ مِنِّيَّ وَ مِنْهُ مَا مَاءٌ فِيْهِمُ الْمَهْدِيُّ لِيَّ يَوْمَ تَلْقَى اللّٰهُ الَّذِيْ يَقْدَرُ وَ يَقْضِيْ ﴾

پس خدا وند بزرگ و برتر کی طرف سے مجھے حکم ملا کہ علی امیر المؤمنین کے لئے تم لوگوں سے بیعت لوں اور انکے بعد آنے والے اماموں کے لئے بھی بیعت کرالوں وہ ائمہ جو سارے مجھ سے اور علی سے ہیں اور انہیں میں قائم مہدی - بھی ہیں جو تا روز قیامت حق سے قضاوت کرینگے۔

.....

(۱) بہت سارے مصنفوں نے لکھا کہ ابو بکر اور عمر آگے بڑھے اور امام علی - کا ہاتھ پکڑ کر بیعت کرتے ہوئے کہا
بَخَّ بَخَّ لَكَ يَا بَا الْحَسَنِ؛ لَقَدْ صَبَّخْتُ مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ
(آپ پر درود اور سلام ہو اے ابوالحسن -، اپنے اس حالت میں صبح کی ہے کہ میرے امام اور ہر مسلمان مرد اور عورت کے امام ہیں۔)
اسناد و مدارک مندرجہ ذیل ہیں :

- ۱۔ تاریخ دمشق ، ج ۲ ، ص ۵۵۰/۵۴۸ : ابن عساکر شافعی (متوفی ۵۷۱ ھ)
- ۲۔ مناقب خوارزمی ، ص ۹۴ : خوارزمی (متوفی ۹۹۳ ھ)
- ۳۔ مسند احمد ، ج ۴ ، ص ۲۸۱ : احمد بن حنبل (متوفی ۲۴۱ ھ)
- ۴۔ فصول المہمہ ، ص ۲۴ : شیخ حرّ عاملی
- ۵۔ الحاوی الفتاوی ، ج ۱ ، ص ۱۲۲ : سیوطی شافعی (متوفی ۹۱۱ ھ)
- ۶۔ ذخائر العقبی ، ص ۶۷ : طبری (متوفی ۶۹۴ ھ)
- ۷۔ فضائل الخمسہ ، ج ۱ ، ص ۳۵۰ : فیروز آبادی
- ۸۔ فضائل الصحابہ (مخطوط) : نسائی (متوفی ۳۰۳ ھ)
- ۹۔ تاریخ اسلام ، ج ۲ ، ص ۱۹۷ : ذہبی (متوفی ۷۴۸ ھ)
- ۱۰۔ علم الکتاب ، ص ۱۶۱ : خواجہ حنفی
- ۱۱۔ درر السمطین ، ص ۱۰۹ : زرندی
- ۱۲۔ ینابیع المودۃ ، ص ۲۴۹/۳۱/۳۰ : قندوزی حنفی (متوفی ۱۲۷ ھ)

- ۱۳۔ تفسیر فخر رازی ، ج ۳ ، ص ۶۳ / ج ۱۲ ، ص ۵۰ : فخر رازی (متوفی ۳۱۹ ھ)
- ۱۴۔ تذکرۃ الخواص ، ص ۲۹ : ابن جوزی (متوفی ۶۵۴ ھ)
- ۱۵۔ مشکاة المصابیح ، ج ۳ ، ص ۲۴۶
- ۱۶۔ عیقات الانوار ، ج ۱ ، ص ۲۸۵ : سید جزائری
- ۱۷۔ فراند السمطین ، ج ۱ ، ص ۷۷ باب ۱۳ : حمونبی (متوفی ۷۲۳ ھ)
- ۱۸۔ الغدیر ، ج ۱ ، ص ۲۷۲ : علامہ امینی
- ۱۹۔ ریاض النضرۃ ، ج ۲ ، ص ۱۶۹ : طبری (متوفی ۶۹۴ ھ)
- ۲۰۔ کفایۃ المطالب ، ص ۲۸
- ۲۱۔ مناقب ابن جوزی : ابن جوزی (متوفی ۷۵۱ ھ)
- ۲۲۔ البدایۃ والنہایۃ ، ج ۵ ، ص ۲۱۲ : ابن کثیر (متوفی ۷۷۴ ھ)
- ۲۳۔ کتاب الخطط ، ص ۲۲۳ : مقریزی
- ۲۴۔ بدیع المعانی ، ص ۷۵
- ۲۵۔ کنز العمال ، ج ۶ ، ص ۳۹۷ : متقی ہندی
- ۲۶۔ وفاء الوفاء ، ج ۲ ، ص ۱۷۳ : سمبودی (متوفی ۹۱۱ ھ) E
- ۲۷۔ مناقب ابن مغزلی ، ص ۲۴/۱۸ : مغزلی شافعی (متوفی ۴۸۳ ھ)
- ۲۸۔ تاریخ بغداد ، ج ۸ ، ص ۲۹۰ : خطیب بغدادی (متوفی ۴۸۴ ھ)
- ۲۹۔ شواہد التنزیل ، ج ۱ ، ص ۱۵۸ : حسکانی حنفی (متوفی ۵۱۴ ھ)
- ۳۰۔ سر العالمین ، ص ۲۱ : غزالی (متوفی ۵۰۵ ھ)
- ۳۱۔ احقاق الحق ، ج ۶ ، ص ۲۵۶ : قاضی نور اللہ شوشتری
- ۳۲۔ الصواعق المحرقة ، ص ۲۶ : ابن حجر عسقلانی (متوفی ۸۵۲ ھ)
- ۳۳۔ فیض الغدیر ، ج ۶ ، ص ۲۱۸ : حاج شیخ عباس قمی
- ۳۴۔ شرح المواہب ، ج ۷ ، ص ۱۳ : زرقانی مالکی
- ۳۵۔ الفتوحات الاسلامیہ ، ج ۲ ، ص ۳۱۸

منزلت غدیر

تیسری فصل

آیا غدیر کا ہدف امام کاتعین تھا ؟

غدیر کے مختلف پہلوؤں پر لوگوں کی جانب سے تنگ نظری

پہلی بحث : پہلے سے تعین شدہ امامت

دوسری بحث : لوگ اور انتخاب

تیسری بحث : تحقق امامت کے مراحل

واقعہ غدیر کے مقاصد کے اذہان سے پوشیدہ رہنے کی ایک اور افسوسناک وجہ یہ ہے کہ بعض لوگ اپنے قصیدوں یا تقاریر میں یہ کہتے ہیں کہ روز غدیر اسلامی امت کے لئے امامت کی تعین کا دن ہے ، روز غدیر " حضرت امیر المؤمنین - کی ولایت کا دن ہے -

یہ تنگ نظری اور محدود فکر اس قدر مکرر بیان ہوئیں کہ بہت سے لوگ غدیر جیسے عظیم واقعہ کے دیگر نکات کی طرف توجہ دینے سے قاصر رہے -

کوئہ نظر ببین کہ سخن مختصر گرفت:

غدیر کے مختلف پہلوؤں پر لوگوں کی جانب سے تنگ نظری :

افسوس کہ آج بھی اگر مشاہدہ کیا جائے تو جب بھی روز غدیر کا تذکرہ ہوتا ہے تو ہمارے لوگ اس دن کو صرف امام علی

- کی ولایت کی نسبت سے یاد کرتے ہیں اور غدیر کے دیگر اہم اور تاریخ ساز پہلوؤں سے غافل نظر آتے ہیں -

غدیر کے اصلی اہداف، نہ ہونے کے برابر تصانیف اور کتابوں میں ذکر ہوئے ہیں اور جس طرح غدیر کے وسیع اور با

مقصد جہتوں کو مناہر کے ذریعے اور نماز جمعہ کے خطبوں میں بیان کیاجانا چاہیے بیان نہیں کئے جاتے ، مجلّوں اور اخباروں میں بھی صرف "ولایت امام - کے ذکر پر اکتفاء کیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ روز غدیر لوگوں کے درمیان فقط ولایت علی - کے ساتھ خاص ہو کر رہ گیا ہے۔

۱۔ پہلے سے تعین شدہ امامت :

شیعہ نظریہ ، یہ ہے کہ حضرت علی - اور انکے گیارہ بیٹوں کی امامت غدیر سے پہلے ہی معین ہو چکی تھی اس دن کہ جب موجودات اور ہماری اس کائنات کی خلقت کی کوئی خبر نہ تھی اس دن کہ جب ابھی تک پیغمبر ان . الہی کی ارواح بھی خلق نہ ہوئی تھیں ۔

جناب رسول خدا اور پنجتن آل عبا علیہم السلام کی ارواح خلق ہو چکی تھیں ، جناب رسول خدا اور حضرت علی - کے وجود کے انوار اس وقت خلق کئے جا چکے تھے کہ جب بھی آدم خلق نہ ہوئے تھے ۔ سارے پیغمبران خدا اپنے خدا ئی انقلاب کی ابتدا میں پنجتن آل عبا علیہم السلام کے اسمائے مبارک کی قسم کھاتے تھے ، اور سخت مشکلات کے وقت خدا وند عالم کو محمد ، علی فاطمہ ، حسن اور حسین صلوة اللہ علیہم جمعینکے ناموں کا واسطہ قسم دیتے اور انکی برکت سے توبہ کرتے اور خدا وند متان کی بارگاہ میں عفو اور بخشش طلب کرتے تھے ۔ حضرت آدم - نے ان اسمائے مبارک کو جب عرش معلیٰ پر دیکھا ؛ انکی نورانیت کی وجہ سے حضرت آدم - کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں اور خدا وند عالم سے ان ناموں کے ذریعے بات کی۔

حضرت نوح - نے انہیں مبارک اسماء کو اپنی گشتی کے تختے پر لکھا اور جب شدید اور سخت طوفان میں گھر گئے تو ان ہی ناموں کا واسطہ دے کر خدا وند عالم سے مدد طلب کی ، تمام پیغمبران خدا جانتے تھے کہ ایک پیغمبر خاتم آئین کے اور انکے اس راستے کو کمال کے درجہ تک پہنچائیں گے ، اور اس بات سے بھی واقف تھے کہ آپ کے بعد آنے والے امام کون ہونگے اور دین و بشریت کو کمال تک پہنچانے میں ان تمہ کو کن کن ناگوار حوادث کا سامنا کرنا پڑے گا ۔ انہوں نے حضرت علی - کی مظلومیت پر گریہ و زاری کی اور امام حسین - کی کربلا کو یاد کر کے اشک بہائے ، ان کے نام اور پیش آنے والے حوادث کو اپنی امتوں کے لئے بیان کئے ؛ اسی لئے جب یہودی عالم نے امام حسین - کو گہوارہ میں دیکھا تو اس کو وہ تمام نشانیاں یاد آگئیں جو ذکر کی گئیں تھیں ؛ وہ اسلام لے آیا اور امام حسین - کے بوسے لینے لگا۔ تو معلوم ہو ا کہ روز غدیر صرف " تعین امامت " کا دن نہیں تھا ؛ بلکہ آغاز بعثت میں ہی پیغمبر گرامی تھے امام کو معین کر دیا تھا ، جس وقت عالم شیر خواری میں حضرت علی - کو پیغمبر کے مبارک ہاتھوں میں دیا گیا تو حضرت علی - نے پیغمبر گرامی پر درود و سلام بھیجا اور قرآن مجید کی کچھ آیات کی تلاوت فرمائی جب کہ بظاہر ابھی قرآن نازل نہیں ہوا تھا۔

آپ نے جب بھی اور جہاں بھی ضرورت محسوس کی بارہ ائمہ علیہم السلام کے اسمائے مبارک ایک ایک کر کے بیان فرمائے ، اور اپنے بعد آنے والے امام - کو مختلف شکلوں اور عبارتوں کے ذریعے بیان فرمایا ، ائمہ علیہم السلام کے ادوار میں رونما ہونے والی سیاسی تبدیلیوں کو آشکار کیا ؛ مدینہ کے منبر سے بار بار ائمہ علیہم السلام کے اسماء مبارک انکی تعداد ، حالات زندگی ، انکے زمانے کے ظالم حکمرانوں اور انکے ناپاک قاتلوں کا تعارف کروایا۔

حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے زمانہ غیبت کے بارے میں بار بار بات کی اور غیبت کے دوران انکی رہنمائی کے بارے میں سننے والوں کے اعتراضات کے جواب دئے ؛ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی ساری دنیا پر حکومت کے بارے میں اتنا بیان کیا کہ اموی و عباسی دور میں بعض لوگوں نے اس خیال سے کہ وہ امت کے مہدی ہو سکتے ہیں قیام کیا تاکہ جو لوگ حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے انتظار میں ہیں ان کو آسانی سے گمراہ کیاجا سکے ۔ لہذا امامت کا عہدہ خدا وند عالم کی جانب سے مقرر کردہ ہے جو ہمیشہ سے انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کرتا رہا ہے اور تا قیام قیامت انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کرتا رہے گا ، اگر انسان کی ہدایت ضرور ی ہے تو امام کا وجود بھی ضروری ہے ؛ اور صرف خدا وند عالم کی پاک اور بابرکت ذات ہی پیغمبروں اور ائمہ - کاتعین اور انتخاب کر سکتی ہے۔ (واللہ عَلمُ حَیثُ یَجْعَلُ رِسالَتَہ)

خداوند عالم سب سے زیادہ آگاہ ہے کہ اپنی رسالت کو کہاں قرار دے) کیونکہ ایک انسان کے لئے دوسرے انسان کی شناخت مشکل ہے اور وہ ایک دوسرے کے باطن سے آگاہی حاصل نہیں کر سکتے ، لہذا اسی دلیل کے تحت کہ جس کے تحت خدا کے پیغمبروں کا انتخاب اور چناؤ خدا کی طرف سے ہوتا ہے ائمہ معصومین علیہم السلام کا تعین اور انتخاب بھی خدا وند عالم کی جانب سے ہے اور فرشتہ وحی کے توسط سے رسول خدا پر ابلاغ حکم ہوا۔

واقعیت یہ ہے کہ اس حقیقت (تعین امامت) کا غدیر کے دن سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ آغاز بعثت ہی میں اس کو ذکر کیا

جا چکا تھا، ہجرت کے دوران اور مختلف جنگوں کے درمیان رسول گرامی اسلام ﷺ نے امامت کا تعین اور تعارف کروا دیا تھا جب حضرت زہرا علیہا سلام کے یہاں امام حسین - کی ولادت کا وقت نزدیک آیا تو جناب ختمی مرتبت ﷺ نے حضرت زہرا علیہا سلام کو خبر دی کہ تمہارے یہاں بیٹے کی ولادت ہو گی اور اسکا نام حسین - ہوگا جس کا ذکر گذشتہ آسمانی کتابوں میں آچکا ہے جناب زہرا علیہا سلام کے چہرے پر خوشی کے آثار نمودار ہوئے اور جب آپ ﷺ نے امام حسین کی کربلا میں شہادت کی خبر دی تو جناب زہرا علیہا سلام نے فرمایا:

" يَا بِنَاهُ مَنْ يَقْتُلُ وَلَدِيَّ وَفُرَّةَ عَيْنِي وَتَمْرَةَ فُوَادِي؟ قَالَ: شَرُّ مَمَّةٍ مِنْ مَمْتِي. قَالَتْ: يَا بِنَاهُ فَرُّ جِبْرَيْلَ عَنِّي السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ فِي يَوْمِ مَوْضِعِ يُقْتَلُ؟ (۱) قَالَ فِي مَوْضِعِ يُقَالُ لَهُ كَرْبَلَا!!)

اے بابا جان! میری آنکھوں کے قرار اور دل کے ثمر بیٹے کو کون قتل کریگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے سب سے زیادہ بدترین اور برے لوگ، دوبارہ پوچھا؛ اے بابا جان: جبرئیل کو میرا سلام کہیے اور پوچھیے کہ میرے بیٹے حسین - کو کس جگہ شہید کیا جائے گا؟ جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا اس سر زمین پر جس کو کربلا کہا جاتا ہے ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت زہرا علیہا سلام نے فرمایا:

" يَا بِنَاهُ سَلِّمْتُ وَرَضِيْتُ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ " اے بابا جان: میں خواستہ خدا پر تسلیم اور راضی ہوں اور خداوند عالم کی ذات پر توکل کرتی ہوں (۲) جب جناب زہرا کے یہاں حضرت امام حسین - کی ولادت ہونے والی تھی خدا کے رسول ﷺ نے اپنی بیٹی کو اطلاع دیتے ہوئے فرمایا کہ: (حضرت جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ؛ تمہارا بیٹا کربلا میں شہید کر دیا جائے گا۔) جناب فاطمہ علیہا سلام نے انتہائی غم و اندوہ کے عالم میں ارشاد فرمایا:

(لَيْسَ لِي فِيهَا حَاجَةٌ يَا بِنَاهُ) اے بابا جان! مجھے ایسے بیٹے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

جناب رسول خدا ﷺ نے فرمایا: (میری بیٹی تمہارا یہ بیٹا حسین - ہے اور نو معصوم امام اس کے وجود سے پیدا ہونگے جو دین خدا کی بقا کا سبب ہونگے۔)

(۱) جعفر بن محمد القراری معنعناً عن ابی عبد اللہ -

(۲) (الف) تظلم الزہراء علیہا سلام ، ص ۹۵

(ب) بحار الانوار ، ج ۴ ص ۲۶۴ : علامہ مجلسی (متوفی ۱۱۱۰ ھ)

(ج) تفسیر فرات الکوفی ، ص ۵۵ : فرات الکوفی (متوفی ۳۰۰ ھ)

جناب زہرا علیہا سلام نے فرمایا: " يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَضِيْتُ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ " (اے خدا کے رسول! میں خداوند بزرگ و برتر سے راضی ہوں) (۱) اس قسم کے اظہارات بہت سطحی فکر اور کوتاہ نظری ہیں کہ یہ کہا جائے: غدیر خم کے دن لوگوں کی امامت مشخص ہوئی، غدیر کا دن امامت کے تعین کا دن ہے۔ غدیر کا دن ولایت کے تعین کا دن ہے، کیونکہ امامت، رسالت ہی کی طرح الہی اصولوں میں سے ایک اصل ہے جو خلقت کے آغاز میں ہی معین ہو گئی تھی اور گذشتہ پیغمبروں کی لائی ہوئی آسمانی کتابوں میں اس کو بیان کر دیا گیا تھا، اور بعثت سے غدیر تک سینکڑوں بار بے شمار احادیث و روایات میں پیغمبر گرامی اسلام ﷺ نے جہان والوں کی رہنمائی کرتے ہوئے امامت کا تعارف کروا دیا تھا۔

۲۔ لوگ اور انتخاب:

یہ درست ہے کہ شیعوں کے امام خداوند عالم کی طرف سے پہلے سے ہی منتخب ہو گئے تھے اور بعثت کے بعد سے ہر اہم مقام اور موقع پر خود رسول گرامی اسلام ﷺ کی زبانی انکا تعارف ہو چکا تھا لیکن ابھی یہی کام مکمل نہیں ہوا کہیں لوگ خود امام کا انتخاب نہ کر لیں، اور اپنی کج فکری اور گمراہی کے سبب انہم معصومین علیہم السلام کی امامت کو قبول نہ کریں نیز اسلام کی اصلی ثقافت اور امامت کے درمیان فاصلہ ڈال دیں اور حضرت علی اور باقی اماموں کی بیعت نہ کریں تو رسول اکرم ﷺ کا

(۱) (الف) بحار الانوار ، ج ۲۵ ص ۴۴ / ۳۳۳ / ۲۲۱ اور ج ۲۳ ص ۲۷۲ اور ج ۳۶ ص ۱۵۸ : علامہ مجلسی

(ب) علل الشرایع ، ص ۷۹ : شیخ صدوق (متوفی ۳۸۱ ھ)

(ج) کمال الذین ، ج ۲ ص ۸۷ : شیخ صدوق (متوفی ۳۸۱ ھ)

(د) تفسیر البربان ، ج ۴ ص ۱۷۳ : علامہ بحرانی اصفہانی (متوفی ۱۱۰۷ ھ)

بتا یا ہوا راستہ خطرے میں پڑ جائیگا اور پیغمبر اسلام ﷺ کی رسالت ان تمام زحمتوں اور قربانیوں کے باوجود نامکمل رہے، چنانچہ خداوند عالم نے بھی ہوشیار کرنے والے کلمات کے ساتھ فرمایا:

(وَن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَكَ)

اور اگر تم نے یہ کام نہ کیا تو میری رسالت کا کوئی کام نہیں کیا اگر لوگ امام برحق کی بیعت نہ کریں اور امام کو لوگوں کی حمایت حاصل نہ ہو تو امام سیاسی طاقت اور قدرت اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتا، بعنوان امام اور حاکم دستور نہیں دے سکتا؛ امر و نہی نہیں کر سکتا حکومتی کام انجام دینے والے افراد کا تعین نہیں کر سکتا۔ یہ جو سیاسی جما عتوں کے سربراہوں، جاہ طلب منافقوں اور سقیفہ کے مکاروں نے غدیر کے دن تک سکوت اختیار کیا اور کوئی خطرناک اقدام نہیں کیا صرف اس وجہ سے تھا کہ ابھی تک امت کی رہنمائی و رہبری کا مسئلہ تحریر و تقریر تک محدود تھا، صرف رسول خدا ﷺ کی تقاریر میں ولایت امیر المؤمنین - کا ذکر ہوا تھا اور وہ لوگ بھی تحمل کر رہے تھے۔ لیکن غدیر کے دن، اس عظیم اور کم نظیر اجتماع کے درمیان اور چونکا دینے والی خصوصیات کے ساتھ؛ سب نے دیکھا کہ جناب رسول خدا ﷺ نے صرف خطبہ اور بیان پر اکتفا نہیں کیا بلکہ عملاً سب سے پہلے حضرت علی - کا ہاتھ بلند کر کے خود بیعت کی اور اسکے بعد سب لوگوں کو حضرت علی - کی بیعت کرنے کا دستور دیا اور آخر کار ایک زیبا اور شاندار بیعت وجود میں آئی، مخالفین اور منافقین بھی ایسے حالات اور شرائط سے ڈچار ہو گئے تھیکہ اب انکے پاس سوائے بیعت کرنے کے اور کوئی چارہ باقی نہ رہ گیا تھا، یہاں انکی خواہشات کو ٹھیس پہنچی اور انہوں نے اپنی تمام سیاسی آرزوؤں اور شیطانی امیدوں پر پانی پھرتا محسوس کیا، وہ یہ بات صاف طور پر محسوس کر رہے تھے کہ اب انکے لیے اور حکومت کے پیاسے سیاستدانوں کی لئے کوئی مقام نہیں ہے اور یہ کہہ رہے تھے کہ!

علی - خدا کی طرف سے بھی معین ہوئے ہیں اور پیغمبر اسلام ﷺ نے بھی انکی بیعت کی ہے اور سارے مسلمانوں نے بھی انکی بیعت کی ہے، عقلی اور عقیدتی حمایت کے ساتھ ساتھ لوگوں کی سیاسی حمایت بھی ہے، اور پھر فرشتہ وحی نے بھی انہی کو معین کیا ہے اور اس طرح حضرت علی - کے لیے عمومی بیعت نے حقیقت کا روپ بھی دھارا ہے۔ لہذا پیغمبر اسلام ﷺ کے بعد سیاسی طاقت اور حکومت حاصل کرنے کے تمام راستے اور طریقے بند ہیں، اب اسکے سوا کوئی چارہ نہیں کہ پیغمبر ﷺ کو قتل کر دیا جائے اور (سازشی اور قابل نفرتین) تحریر لکھی جائے، اسکے علاوہ کوئی چارہ باقی نہیں رہ گیا کہ ایک فوجی بغاوت کی جائے اور مخالفوں کا قتل عام کیا جائے، اگر غدیر کے دن عمومی بیعت نہ ہوئی ہوتی تو منافق اور سیاسی جماعتوں کے سربراہ اتنے غضب ناک نہ ہوتے اور رسول خدا ﷺ کے مسلحانہ قتل کا منصوبہ نہ بناتے، لہذا غدیر کا دن صرف تعیین امامت کا دن نہیں تھا بلکہ: روز غدیر " امام اور عترت کی ولایت" کے تحقق کا دن تھا، غدیر کا دن مسلمانوں کی حضرت علی - کے ساتھ اور دوسرے نمہ کے ساتھ تا قیامت عمومی بیعت کا دن تھا۔

غدیر کا دن وہ دن ہے! جس دن رسول خدا ﷺ کے بعد مسلمانوں کی رہبری اور امامت کا مسئلہ روشن ہوا؛ خاندان علی ابن ابی طالب - سے گیارہ ائمہ کی تا قیامت جاری رہنے والی امامت کا اعلان ہوا اور اس سلسلے میں عمومی بیعت لی گئی، ولایت کے غاصبوں پر لعنت ملامت ہوئی اور امامت و رہبری کے تعین اور مسلمانوں کی قیامت تک کے لئے بیعت عام نے راہ رسالت کو دوام بخشا۔

منزلت غدیر

۳۔ تحقق امامت کے مراحل :

کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں چونکہ خداوند عالم نے امام کو چنا اور معین فرمایا تھا اور رسول اسلام ﷺ نے بھی اس امر کی تبلیغ کر دی تھی تو بس یہ کافی ہے، ائمہ معصومین علیہم السلام (حضرت امیر المؤمنین - سے لے کر حضرت مہدی 'عجل فرجہ الشریف' تک) انسانوں کے امام، رہبر اور پیشوا خدا کی طرف سے منصوب کئے گئے ہیں امت مسلمہ کے حقیقی اور واقعی رہبر تو ائمہ ہیں؛ چاہے لوگ انکو منتخب کریں یا نہ کریں، چاہے ظاہری امامت کے حامل ہوں یا نہ ہوں سیاسی قدرت کو اسلامی معاشرے میں اسلامی آئین و قوانین کا اجرا کریں یا نہ کریں یہ نظریہ اور طرز تفکر " شخصی اعتقاد "

'کے لحاظ سے تو صحیح ہے حضرت علی - اور دیگر ائمہ معصومین علیہم السلام جہان کی خلقت کے شروع ہونے سے بھی پہلے منتخب ہو چکے تھے اور انکے بابرکت اور نورانی اسماء دیگر آسمانی کتابوں بھی ذکر کئے گئے ہیں چاہے لوگ ان بزرگوں اور رہبران حق کو پہچانے یا نہ پہچانے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جب حضرت علی - کو غربت و فقر کی ہی زندگی گزارنی ہے اور سیاسی طاقت اپنے ہاتھ میں نہیں لینی ہے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ لوگ انکو پہچانے یا نہ اور ان کے مقام و منزلت سے واقف ہوں یا نہ؟ کیونکہ امام علی - کو خدا وند عالم نے منتخب کیا ہے اور وہ تمام لیاقتیں اور اوصاف جو ایک امام برحق میں ہونا ضروری ہیں ان سب کے حامل ہیں ، اس بات پر یقین اور اعتقاد بھی محکم ترین عقائد میں سے ایک ہے ، لیکن اس عقیدے کا اجتماعی فائدہ کیا ہے؟ مقام جبراء میں اس کی کیا حیثیت ہے؟

اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے ایک ماہر طبیب اور قابل و لائق ڈاکٹر ایک شہر میں گوشہ نشینی اختیار کر لے اور غریبانہ ، تنہا اور گمنام زندگی گزارے جبکہ مختلف امراض میں مبتلا ہزاروں مریض اس طبیب کے علاج و درمان سے محروم رہیں معالجے کے لئے اس کا انتخاب نہ کریں ، اس کے پاس نہ جائیں اور اس کے علم و دانش سے استفادہ نہ کریں ۔

سب سے اہم بات تو یہ ہے کہ امام اسلامی حکومت کی سیاست میں عمل دخل رکھتا ہو سیاسی قدرت اس کے ہاتھ میں ہو اور احکام دین کا اجرا ہو ، اجتماعی عدالت کا تحقق اور اس میں توسیع ہو ، وہ کون ہے جسے احکام الہی کی تفسیر کرنی چاہیے ،

وہ کون ہے جسے اسلامی اقتدار کو اسلامی معاشرے پر حاکم بنانا چاہیے ، وہ کون ہے جسے حدود الہی کا پاس رکھتے ہوئے اسلامی معاشرے پر قانون لاگو کرنا چاہیے وہ کون ہے جو قصاص کرے ، شرعی حد جاری کرے ، جوہات شرعی کی جمع آوری کرے اور صلح و جنگ میں رہنمائی کرے ، خدا اور اسکے فرشتے تو مسلمانوں کی سیاسی اور اجرائی قدرت کو عملاً اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے ، لہذا خدا کے منتخب بندوں کو ہونا چاہیے جو معاشرے میں یہ سارے امور خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیں لیکن کون اور کیسے؟ یہیں پر لوگوں کا انتخاب اپنا کردار ادا کرتا ہے لوگوں کا قبول کرنا امام کی سیاسی اور اجرائی قدرت کیلئے موثر ہوتا ہے لہذا اس بنا پر امامت کا تحقق پانا چند مراحل میں بہت اہم اور ضروری ہے جیسے۔

اول - انتخاب الہی :

کیونکہ لوگ انسان شناس نہیں ہیں اور دوسروں کے باطنی رموز و اسرار سے واقفیت نہیں رکھتے ، لہذا امام برحق کا انتخاب خدا وند عالم کو کرنا چاہیے جو کہ خالق انسان بھی ہے اور اسکی باطنی کیفیت سے بھی آگاہ ہے ۔ (اَللّٰهُ عُلْمٌ حَيْثُ يَجْعَلُ رَسَالًا لَّهُ)

(خدا وند عالم بہتر جانتا ہے کہ رسالت و امامت کو کس خاندان میں قرار دے ، خدا وند عالم نے ہی تمام قوموں کے لئے پیغمبروں اور اماموں کا انتخاب کیا ہے اور انکا تعارف کرایا ہے ۔

دوم۔ پیغمبران خدا کا اعلان :

خدا وند عالم کے انتخاب کر لینے کے بعد آسمانی رہنماؤں اور ائمہ معصومین علیہم السلام کا تعارف خدا کے پیغمبروں کے توسط سے ہونا چاہیے ، انکی اخلاقی خصوصیات کا ذکر ہونا چاہیے ، انکی اجرائی اور سربراہی طاقت کو لوگوں کے درمیان بیان ہونا چاہیے ، تاکہ یہ برگزیدہ ہستیاں پیغمبر خاتم گئے بعد سے تا قیام قیامت امت کی رہنمائی کر سکیں اور احکام خدا وند عالم کو معاشرے میں عام کر سکیں۔

چنانچہ جناب امیر المؤمنین - نے ارشاد فرمایا:

" وَخَلَفَ فِيكُمْ مَا خَلَفَتِ الْاَنْبِيَاءُ فِي مَمَاهَا، ذُلُّهُمْ يَنْزُكُوْهُمْ هَمَلًا، بَغْيٌ طَرِيْقٌ وَّاضِحٌ وَلَا عِلْمٌ فَاِنَّمِ " رسول گرامی اسلام ﷺ نے تمہارے درمیان ایسے ہی جانشین مقرر کئے جیسے کے گذشتہ پیغمبروں نے اپنی اپنی امت کے لئے مقرر کئے کیونکہ وہ اپنی امت کو سرگردان اور لاوارث چھوڑ کر نہیں گئے ، واضح و روشن راستہ نیز محکم نشانیاں بتانے بغیر لوگوں کے درمیان سے نہیں گئے ۔ (۱)

لیکن اب بھی منتخب ائمہ کی ولایت عمل و اجرا کے لحاظ سے نامکمل ہے کیونکہ اگر خدا وند عالم معصوم رہنماؤں کا انتخاب بھی کر لے اور اسکا رسول انکا ابلاغ بھی کر دے لیکن مقام عمل اور میدان زندگی میں لوگ انکو قبول نہ کرتے ہوں تو ولایت کا وقوع معاشرے میں نا تمام و نا مکمل ہے ۔ اس لئے ایک تیسرے عامل (لوگوں کا انتخاب) کا وجود لازمی

و ضروری ہے۔

- ۱۔ خطبہ ۱/ ۴۴ : نہج البلاغہ معجم المفہرس مؤلف - اسناد و مدارک
- ۱۔ عیون المواعظ والحکم : واسطی (۵۷ میں لکھی گئی)
- ۲۔ بحار الانوار ، ج ۷۷ ، ص ۳۰۰ / ۲۳ : مرحوم علامہ مجلسی (متوفی ۱۱۱۰ ہ)
- ۳۔ ربیع الابرار (باب السماء والکواکب) : زمخشری (متوفی ۵۳۸ ہ)
- ۴۔ شرح نہج البلاغہ ، ج ۱ ، ص ۲۲ : قطب راوندی (متوفی ۵۷۳ ہ)
- ۵۔ تحف العقول : ابن شعبہ حرانی (متوفی ۳۸۰ ہ)
- ۶۔ اصول کافی ، ج ۱ ، ص ۱۳۸ / ۱۴۰ : مرحوم کلینی (متوفی ۳۲۸ ہ)
- ۷۔ الاحتجاج ، ج ۱ ، ص ۲۰۹ / ۱۹۸ / ۱۵۰ : مرحوم طبرسی (متوفی ۵۸۸ ہ)
- ۸۔ مطالب السؤل : محمد بن طلحہ شافعی (متوفی ۶۵۲ ہ)
- ۹۔ دستور معالم الحکم ، ص ۱۵۳ : قاضی قضاعی (متوفی ۴۵۴ ہ)
- ۱۰۔ تفسیر فخر رازی ، ج ۲ ، ص ۱۶۴ : فخر رازی (متوفی ۶۰۶ ہ)
- ۱۱۔ الحکمة و المواعظ : ابن شاکر واسطی (۵۲ میں تدوین ہوئی)
- ۱۲۔ ارشاد ، ج ۱ ، ص ۲۱۶ / ۲۱۷ / ۱۰۵ : شیخ مفید (متوفی ۴۱۳ ہ)
- ۱۳۔ توحید ، ص ۲۴ : شیخ صدوق (متوفی ۳۸۰ ہ)
- ۱۴۔ عیون الاخبار : شیخ صدوق (متوفی ۳۸۰ ہ)
- ۱۵۔ أمالی ، ج ۱ ، ص ۲۲ : شیخ طوسی (متوفی ۴۶۰ ہ)
- ۱۶۔ کتاب أمالی ، ص ۲۰۵ : شیخ صدوق (متوفی ۳۸۰ ہ)
- ۱۷۔ اختصاص ، ص ۲۳۶ : شیخ مفید (متوفی ۴۱۳ ہ)
- ۱۹۔ تذکرة الخواص ، ص ۱۵۷ : ابن جوزی (متوفی ۶۵۴ ہ)
- ۲۰۔ کتاب البدع والتاریخ ، ج ۱ ، ص ۷۴ : مقدسی (متوفی ۳۵۵ ہ)
- ۲۱۔ بحار الانوار ، ج ۴ ، ص ۳۲ / ۴۴ / ۵۳ / ۵۴ : علامہ مجلسی (متوفی ۱۱۱۰ ہ)
- ۲۲۔ کتاب محاسن : علامہ برقی (متوفی ۲۷۴ ہ)
- ۲۳۔ بحار الانوار ، ج ۴ ، ص ۲۸۵ / ۲۸۷ / ۳۰۴ / ۳۲۲ / ۴۴ / ۵۳ / ۵۴ : علامہ مجلسی (متوفی ۱۱۱۰ ہ)
- ۲۴۔ بحار الانوار ، ج ۱۰ ، ص ۱۱۸ / ج ۱۱ ، ص ۱۲۲ / ۶۰ : علامہ مجلسی (متوفی ۱۱۱۰ ہ)
- ۲۵۔ بحار الانوار ، ج ۱۶ ، ص ۲۸۴ / ج ۵۴ ، ص ۱۷۶ : علامہ مجلسی (متوفی ۱۱۱۰ ہ)
- ۲۶۔ بحار الانوار ، ج ۶۰ ، ص ۲۱۲ : علامہ مجلسی (متوفی ۱۱۱۰ ہ)
- ۲۷۔ غرر الحکم ، ج ۳ ، ص ۳۰۱ / ج ۴ ، ص ۳۸۹ : مرحوم آمدی (متوفی ۵۸۸ ہ)
- ۲۸۔ غرر الحکم ، ج ۵ ، ص ۱۰۲ / ۹۹ / ج ۶ ، ص ۴۲۱ : مرحوم آمدی (متوفی ۵۸۸ ہ)
- ۲۹۔ بحار الانوار ، ج ۴ ، ص ۲۴۸ / ج ۵۷ ، ص ۱۷۸ : علامہ مجلسی (متوفی ۱۱۱۰ ہ)
- ۳۰۔ بحار الانوار ، ج ۱۸ ، ص ۲۱۷ / ج ۱۱ ، ص ۱۲۳ / ۱ / ۶۱ طبع جدید : علامہ مجلسی (متوفی ۱۱۱۰ ہ)
- ۳۱۔ اصول کافی ، ج ۱ ، ص ۱۳۵ / ۱۳۹ / ۱۴۱ : مرحوم کلینی (متوفی ۳۲۸ ہ)
- ۳۲۔ روضة کافی ، ج ۸ ، ص ۳۱ : مرحوم کلینی (متوفی ۳۲۸ ہ)

سوم لوگوں کی بیعت عام:

اگر لوگ انتخاب الہی اور پیغمبر خدا کے ابلاغ کے بعد راستے کو پہچان لیں ، اپنے امام برحق کو چن لیں ، کاربائے امامت میں ممد و معاون ہوں ، اپنے امام کا دل و جان سے انتخاب کریں، اسلامی اقدار کے تحقق کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دیں اور شہادت کی آرزو کے ساتھ امام کے حکم جہاد کو بجا لانے میں دریغ نہ کریں ، عقیدے و یقین میں بھی اور زندگی کے میدان عمل میں بھی امام پر ایمان رکھتے ہوں تب ہی امامت کا تحقق اور ایک واقعی وجود قائم ہوتا ہے ، امام کو احکام الہی کے اجراء کی قدرت و طاقت ملتی ہے اور انسانوں کی میدان زندگی میں دین خدا کو وجود ملتا ہے ۔

جیسا کہ امام - نے فرمایا !

”مَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَّ النَّسَمَةَ، لَوْلَا حُضُورُ الْحَاضِرِ وَقِيَامُ الْحُجَّةِ بُوْجُودِ الْنَّاصِرِ، وَمَا خَدَّ اللَّهُ عَلَى الْعُلَمَاءِ لَا يُفَارِقُوا عَلَى كَيْفَةِ ظَالِمٍ، وَلَا سَعْبٍ مَظْلُومٍ، لَقَيْتُ حَبْلَهَا عَلَى غَارِبِهَا، وَأَسْقَيْتُ آخِرَهَا بِكَسِّسٍ وَلَهَا، وَلَقَيْتُمْ دُنْيَاكُمْ هَذِهِ زَهْدًا عِنْدِي مِنْ عَقْطَةِ عَنَزٍ!“ (۱)

اس خدا کی قسم! کہ جس نے دانے میں شگاف ڈالا اور جان کو خلق کیا ، اگر بیعت کرنے

(۱) نہج البلاغہ خطبہ ۱۶/۳

والوں کی بڑی تعداد حاضر نہ ہوتی اور چاہنے والے مجھ پر حجت تمام نہ کرتے اور خداوند عالم نے علماء سے عہد و پیمانہ نہ لیا ہوتا کہ وہ ظالموں کی ہوس اور شکم پری، اور مظلوموں کی گرسنگی پر خاموشی اختیار نہ کریں تو میں آج بھی خلافت کی رسی انکے گلے میں ڈال کر ہانک دیتا اور خلافت کے آخر کو اول ہی کے کاسہ سے سیراب کرتا اور تم دیکھ لیتے کہ تمہاری دنیا میری نظر میں بکری کی چھینک سے بھی زیادہ بے قیمت ہے۔ (۱)

(۱). اسناد و مدارک خطبہ ۳/

۱. کتاب الجمل، ص ۹۲/۶۲: شیخ مفید (متوفی ۴۱۳ھ)
۲. الفہرست، ص ۹۲: نجاشی (متوفی ۴۵۰ھ)
۳. الفہرست، ص ۲۲۴: ابن ندیم (متوفی ۴۳۸ھ)
۴. الانصاف فی الامامة: ابی جعفر ابن قبیہ رازی (متوفی ۳۱۹ھ)
۵. معانی الاخبار، ص ۳۴۳: شیخ صدوق (متوفی ۳۸۰ھ)
۶. علل الشرايع، ص ۱۴۴: شیخ صدوق (متوفی ۳۸۰ھ)
۷. العقد الفرید، ج ۴: ابن عبد ربہ (متوفی ۳۲۸ھ)
۸. بحار الانوار، ج ۸ ص ۱۲۰ (کمپانی؛ متوفی ۱۰۳۷ھ): مرحوم مجلسی (متوفی ۱۱۱۰ھ)
۹. شرح نہج البلاغہ: قطب راوندی (متوفی ۵۷۳ھ)
۱۰. المناقب: ابن جوزی (متوفی ۶۵۴ھ)
۱۱. الغارات: ابن بلال ثقفی (متوفی ۲۸۳ھ)
۱۲. الفرقۃ الناجیة: قطیفی (متوفی ۹۴۵ھ)
۱۳. ارشاد، ج ۱ ص ۲۸۶/۲۸۴/۱۳۵: شیخ مفید (متوفی ۴۱۳ھ)
۱۴. المغنی: قاضی عبدالجبار (متوفی ۴۱۵ھ)
۱۵. نثر الدرر: وزیر ابو سعید ابی (متوفی ۴۲۲ھ)
۱۶. نزیۃ الادیب: وزیر ابو سعید ابی (متوفی ۴۲۲ھ)
۱۷. الشافی، ص ۲۰۳: سید مرتضیٰ (متوفی ۴۳۶ھ)
۱۸. الامالی: بلال بن محمد بن الحفار (متوفی ۴۱۷ھ)
۱۹. الامالی: شیخ الطائفة طوسی (متوفی ۴۶۰ھ)
۲۰. تذکرۃ الخواص، ص ۱۳۳: سبط ابن الجوزی (متوفی ۶۵۴ھ)
۲۱. تحف العقول، ص ۳۱۳: ابن شعبہ حرانی (متوفی ۳۸۰ھ)
۲۲. شرح الخطبة الشفقیة: سید مرتضیٰ (متوفی ۴۳۶ھ)
۲۳. الافصاح فی الامامة، ص ۱۷: شیخ مفید (متوفی ۴۱۳ھ)
۲۴. الاحتجاج، ج ۱، ص ۱۹۱/۲۸۱: طبرسی (متوفی ۵۸۸ھ)
۲۵. المحاسن والادب: علامہ برقی (متوفی ۲۸۰ھ)
۲۶. المستقصی، ج ۱، ص ۳۹۳: زمخشری (متوفی ۵۳۸ھ)
۲۷. مجمع الامثال، ج ۱، ص ۱۹۷: میدانی (متوفی ۵۱۸ھ)
۲۸. المجلی، ص ۳۹۳: ابن ابی جمہور احسانی (متوفی ۹۰۹ھ)
۲۹. المواعظ ولزواج (کتاب الغدیر، ج ۷، ص ۸۲ سے نقل): ابن سعید عسکری (متوفی ۲۹۱ھ)
۳۰. ابن خشاب کہتا ہے! خدا کی قسم میں نے اس خطبے کو ان کتابوں میں پڑھا ہے جو سید رضی کی پیدائش سے ۲۰۰ سال پہلے تدوین ہوئی ہیں: ماہو نہج البلاغہ، ص ۹۸: شہرستانی
۳۱. کتاب الانصاف: ابن کعبی بلخی (متوفی ۳۱۹ھ)
۳۲. الاوائل: ابن بلال عسکری (متوفی ۳۹۵ھ)
۳۳. غرر الحکم، ج ۳، ص ۴۶: مرحوم آمدی (متوفی ۵۸۸ھ)
۳۴. غرر الحکم، ج ۶، ص ۲۵۶/۲۳۲: مرحوم آمدی (متوفی ۵۸۸ھ)
۳۵. رسائل العشر، ص ۱۲۴: شیخ طوسی (متوفی ۴۶۰ھ)

اگر انتخاب الہی و ابلاغ رسالت کے بعد لوگ ائمہ معصومین کو قبول نہ کریں اور امام برحق کو تنہا چھوڑ دیں یا قتل کر دیں تو اس صورت میں امامت اور ولایت کا تحقق نہیں ہو گا اور امام سیاسی طور پر لوگوں میں حاضر نہیں ہو سکتے اور کوئی بھی ان کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل نہیں کرے گا اور اگر فرمان صادر فرمائیں گے تو کوئی اطاعت

بوجھ بانٹنے کے لیے حسین ترین تعبیر ہے ، ورنہ جس حکومت کی امارت قابل قبول نہیں اسکی وزارت بھی قابل قبول نہ ہوگی۔ (مترجم)

" يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ لَا تَرْتَابِ الْإِجْالَ لَوَدِدْتُ تَيَّ لَمْ رَكْمَ وَلَمْ عَرَفَكُم مَعْرِفَةً وَالشَّجَرَتِ نَدْمًا وَعَقَبَتِ سَدًا مَا قَاتَلَكُمْ اللَّهُ! لَقَدْ مَلَّيْتُ قَلْبِي قَيْحًا وَشَحَنْتُ صَدْرِي غَيْظًا وَجَرَّ عُنُقِي نَعْبَ التَّهْمَامِ نَفَاسًا وَفَسَدْتُ عَلَى رِيٍّ بِالْعَصِيَّانِ وَالْجَذَلَانِ حَتَّى لَقَدْ قَالَتْ قُرَيْشٌ رَأَى أَبْنَى بِي طَالِبٍ رَجُلٍ شَجَاعٍ ، وَلَكِنْ لَا عِلْمَ لَهُ بِالْحَرْبِ بِلَّهِ بُوهُمُ وَهَلْ خَدِمْتَهُمْ سُدُّلَهُمْ أَسَا وَفَدَمُ فِيهِمَا مَقَامًا مِثِّي لَقَدْ نَهَضْتُ فِيهَا وَمَا بَلَعْتُ الْعَشْرَيْنِ وَهَانَذَا قَدَّرْتُ عَلَى السَّيِّئِينَ وَلَكِنْ لَا رِيٍّ لِمَنْ لَا يُطَاعُ ." (۱)

ترجمہ (اے مردوں کی شکل و صورت والو! اور واقعا نا مردو ، تمہاری فکریں بچوں جیسی اور تمہاری عقلیں حجلہ نشین دلہنوں جیسی ہیں میری خواہش تھی کاش میں تمہیں نہ دیکھتا اور تم سے متعارف نہ ہوتا، جس کا نتیجہ صرف ندامت اور رنج و افسوس ہے اللہ تمہیں غارت کرے تم نے میرے دل کو پیپ سے بھر دیا، اور میرے سینہ کو رنج و غم سے چھلکا دیا ہے ، تم نے ہر سانس میں ہم و غم کے گھونٹ پلانے ، اور اپنی نافرمانی اور سرکشی سے میری رائے کو بھی بیکار و بے اثر بنا دیا ہے ، یہاں تک کہ اب قریش والے یہ کہنے لگے ہیں کہ فرزند ابو طالب بہادر تو ہیں لیکن انہیں فنون جنگ کا علم نہیں ہے ،

اللہ ان کا بھلا کرے ، کیا ان میں کوئی بھی ایسا ہے ، جو مجھ سے زیادہ جنگ کا تجربہ رکھتا ہو ، اور مجھ سے پہلے سے کوئی مقام رکھتا ہو ، میں نے جہاد کے لئے اس وقت قیام کیا ہے جب میری عمر ۲۰ سال بھی نہیں تھی اور اب تو (۶۰) سال ہو چکی ہے لیکن کیا کیا جائے جس کی اطاعت نہیں کی جاتی اس کی رائے بھی کوئی رائے نہیں ہوتی ۔

اب اس مقام پر یعنی انتخاب الہی اور ابلاغ پیغمبر اکرم ﷺ کے بعد لوگوں کی عمومی بیعت اور ملت کا انتخاب احکام الہی کے اجرا میں اپنا اہم کردار ادا کرتا ہے اور حکومت امام کے لئے عملی راہ فراہم کرتی ہے ، غدیر خم کے روزیہ تینوں مراحل بخوبی اور تمام تر زبانیوں کے ساتھ اپنے انجام کو پہنچے یہاں تک کہ حکومت کے پیاسوں کے دلونمیں دشمنی کی آگ بھڑک اٹھی انہوں نے جو کچھ بھی چاہا انجام دیا ، اور تاریخ میں ہمیشہ کے لئے اپنے آپ کو بد نام کر لیا کیونکہ :

الف: خداوند عالم کے انتخاب کا تحقق فرشتہ وحی کے توسط سے آیات کی صورت میں (بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ) اور (اليوم اكملت لكم دينكم) کے نزول کے ساتھ ہوا۔

ب: وحی الہی کا ابلاغ اس عظیم و کم نظیر اجتماع میں پیغمبر اکرم ﷺ کے توسط سے انجام پایا:

ج: مردوں اور عورتوں پر مشتمل عمومی بیعت تا دم صبح جاری رہی اور بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی کیونکہ امامت کو اس کا صحیح وارث اور مقام مل گیا اور لوگوں کی عمومی بیعت بھی انتخاب الہی کے لئے حامی واقع ہوئی ؛ لوگوں کا انتخاب ، انتخاب الہی اور رسول خدا ﷺ کی ابلاغ و اعلان نے ایک ساتھ مل کر امامت کو پائدار اور زندہ و جاوید کیا ؛ تو اس وجہ سے منافقین اور حاسدین غضبناک ہو گئے ، یہاں تک کہ ایک شخص نے موت کی آرزو کی اور آسمان سے ایک پتھر نے آکر اس کو نیست و نابود کر دیا۔

بعض گروہ آپ ﷺ کے قتل کے درپے ہو گئے لیکن خدائی امداد نے انہیں ناکام اور رسوا کر دیا اور بعض دوسروں نے وہ شرمناک اور قابل مذمت تحریر لکھی کہ جس کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کرنا چاہتے تھے ؛ لیکن آخر کار ان کے پاس سکوت اختیار کرنے ، بغض و نفاق اور شیطانی انتظار کے علاوہ کوئی اور چارہ نہ تھا یہاں تک کہ جناب رسول خدا ﷺ کی وفات کے بعد تمام بغض اور کینہ تیزیوں کو یکجا کر کے جو بھی چاہا ایک مسلحانہ بغاوت (فوجی بغاوت) کی صورت میں انجام دیا۔

لہذا یہ غدیر کا دن صرف " امام کے تعین " کا دن نہ تھا کیونکہ مسلمانوں کا امام غدیر کے عظیم واقعہ سے پہلے ہی معین ہو چکا تھا اور حضرت امیر المؤمنین - کے بعد آنے والے ائمہ علیہم السلام کا ناموں کے ساتھ تعارف کروایا جا چکا تھا ؛ کسی کو امامت اور ائمہ علیہم السلام کے ناموں میں کوئی شک و شبہ نہیں تھا، غدیر کے دن (مسلمانوں کی عمومی بیعت) اور خود جناب رسول خدا ﷺ کی حضرت علی - کے ساتھ بیعت نے حقیقت کا روپ اختیار کیا اور منکرین ولایت کے لئے تمام راستے بند کر دئے تاکہ آفتاب ولایت کا انکار نہ کر سکیں ۔

.....

- (۱) اسناد و مدارک خطبہ / ۲۷
- ۱۔ البیان و التبيين، ج ۱، ص ۱۷۰ : جاحظ (متوفی ۲۵۵ ھ)
 - ۲۔ البیان و التبيين، ج ۲، ص ۶۶ : جاحظ (متوفی ۲۵۵ ھ)
 - ۳۔ عیون الاخبار، ج ۲، ص ۲۳۶ : ابن قتیبہ (متوفی ۲۷۶ ھ)
 - ۴۔ اخبار الطوال، ص ۲۱۱ : دینوری (متوفی ۲۹۰ ھ)
 - ۵۔ الغارات، ج ۲، ص ۴۹۴/۴۵۲ : ابن بلال ثقفی (متوفی ۲۸۳ ھ)
 - ۶۔ الكامل، ج ۱، ص ۱۳ : میرد (متوفی ۲۸۵ ھ)
 - ۷۔ اغانی، ج ۱۵، ص ۴۵ : ابو الفرج اصفہانی (متوفی ۳۵۶ ھ)
 - ۸۔ مقاتل الطالبین، ص ۲۷ : ابو الفرج اصفہانی (متوفی ۳۵۶ ھ)
 - ۹۔ معانی الاخبار، ص ۳۰۹ : شیخ صدوق (متوفی ۳۸۰ ھ)
 - ۱۰۔ انساب الاشراف، ج ۲، ص ۴۴۲ : بلاذری (متوفی ۲۷۹ ھ)
 - ۱۱۔ مروج الذهب، ج ۲، ص ۴۰۳ : مسعودی (متوفی ۳۴۶ ھ)
 - ۱۲۔ عقد الفرید، ج ۲، ص ۱۶۳ : ابن عبد ربہ (متوفی ۳۲۸ ھ)
 - ۱۳۔ فروغ کافی، ج ۵، ص ۵۴/۵۳/۶/۴ : مرحوم کلینی (متوفی ۳۲۹ ھ)
 - ۱۴۔ دعائم الاسلام، ج ۱، ص ۴۵۵ : قاضی نعمان (متوفی ۳۶۳ ھ)
 - ۱۵۔ احتجاج، ج ۱، ص ۱۷۴ / ۲۵۱ : مرحوم طبرسی (متوفی ۵۸۸ ھ)
 - ۱۶۔ تہذیب، ج ۶، ص ۱۲۳ : شیخ طوسی (متوفی ۴۶۰ ھ)

منزلت غدیر

چوتھی فصل

کیا غدیر کا دن صرف پیغام ولایت پہنچانے کے لئے تھا؟
ظواہر آیات غدیر کی طرف توجہ
پہلی بحث : آیات غدیر کی صحیح تحقیق
دوسری بحث : تاریخ غدیر کی صحیح تحقیق
تیسری بحث : مخالفتوں کی طرف توجہ

ظواہر آیات غدیر کی طرف توجہ :

بعض لوگوں نے سورہ مبارکہ ماندہ کی آیت ۶۷ (يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا نَزَّلَ لَيْكَ) کے ظاہر پر توجہ کرتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ غدیر کا دن صرف "پیغام ولایت" پہنچانے کا دن ہے، اور رسول اکرمؐ نے اس مبارک دن "حضرت علی -" کی ولایت کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔
اور بس اتنے ہی کو کافی سمجھتے ہوئے خوش حال ہو جاتے ہیں، یا تو غدیر کے دوسرے تمام زاویوں کو درک کرنے سے انکی عقلیں قاصر ہیں یا کتب کے مطالعہ کے ذریعہ حقیقت تک پہنچنے کی زحمت نہیں کرتے، کہتے ہیں کہ: لفظ (بَلِّغْ) یعنی ابلاغ کر دو لوگوں تک پہنچا دو، اور (مَا نَزَّلَ لَيْكَ) یعنی ولایت اور امامت حضرت امیر المؤمنین - لہذا غدیر کا دن صرف "اعلان ولایت" کا دن ہے، اس گروہ کا جواب بھی مختلف طریقوں سے دیا جاسکتا ہے، جیسا کہ:

۱۔ آیات غدیر کی صحیح تحقیق :

یہ صحیح ہے کہ لفظ "بَلِّغْ" کے معنی ہیں (پہنچادو)؛ لوگوں میں ابلاغ کر دو اور لوگوں کو آگاہ کر دو لیکن کس چیز کے پہنچانے کا حکم دیا جا رہا ہے؟ اس حکم کا متعلق کیا ہے؟ یہ بات اس آیت مبارکہ میں ذکر نہیں ہوئی ہے کس چیز کو پہنچانا ہے؟ ظاہر آیت سے واضح نہیں ہے، اور اس آیت کا باقی حصہ یعنی (مَا نَزَّلَ لَيْكَ) جو کچھ تم پر نازل کیا گیا ہے عام ہے؛

جو کچھ تم پر نازل کیا گیا یہ کیا چیز ہے ؟

آیا مقصود صرف " اعلان ولایت " ہے ؟

آیا مقصود " امام کا تعارف " ہے ؟

آیا مراد " قیامت اور رجعت تک آنے والے اماموں کا تعارف " ہے ؟

آیا مراد " اسلام کی رہبریت کا تعین " ہے ؟

یا (مَا نُزِّلَ لَيْكَ) کا متعلقہ موضوع " تھیوری اور پریکٹیکل " یعنی عملی و نظری پر مشتمل ہے یعنی ائمہ معصومین علیہم السلام کا تعارف بھی کرواؤ اور ان ہستیوں کے لئے بیعت بھی طلب کرو؟ تاکہ "بیعت عمومی" کے بعد کوئی بھی شکوک و شبہات کا سہارا لیتے ہوئے مسلمانوں کے عقائد کو متزلزل نہ کر سکے۔

چنانچہ یہ سمجھنا اور جاننا ضروری ہے کہ (مَا نُزِّلَ لَيْكَ) کیا ہے ؟ جو کچھ پیغمبر اسلامؐ پر نازل ہو چکا تھا وہ کیا تھا ؟ سورہ مبارکہ مائدہ کی آیت ۶۷ میں موجود پیغامات اور مسلسل احتیاط اس حقیقت کو ثابت کرتی ہیں کہ پہلا نظریہ (صرف اعلان ولایت) صحیح نہیں ہے بلکہ دوسرے نظریے (وسیع اہداف) کو ثابت کر رہے ہیں ۔

اس آیت مبارکہ میں مزید آیا ہے : (وَنَ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ)

(اگر تم نے یہ کام انجام نہ دیا تو گویا اس کی رسالت کا کوئی پیغام نہیں پہنچایا۔) (مَا نُزِّلَ) کا متعلق کیا اہم چیز ہے کہ جسکو انجام نہ دیا گیا تو پیغمبر اسلامؐ کی رسالت ناقص و نامکمل رہ جائے گی ؟ ادھر رسول اکرمؐ بھی اسکو انجام دینے سے گھبرا رہے ہیں کہ شاید اسکو قبول نہ کیا جائے اور رخنے ڈال دیا جائے ، اگر صرف " اعلان ولایت " تھا تو اس میں کس بات کا ڈر اور ہچکچاہٹ ؟ کیونکہ اس سے پہلے بھی باربا ، محراب میں ، منبر پر ، مدینہ اور دوسرے شہروں میں ، جنگ کے میدان میں ، اور جنگوں میں کامیابیوں کے بعد حضرت امام علی - کی ولایت اور وصایت کا اعلان کر چکے تھے ، لوگوں تک اس بات کو پہنچا چکے تھے ، کسی کا خوف نہ تھا اور کسی سے اس امر کی بجا آوری میں اجازت طلب نہ کی تھی ۔

آپؐ نے جنگ تبوک اور جنگ خیبر کے موقع پر حدیث " منزلت " میں حضرت علی ابن ابی طالب - کا تعارف بعنوان وزیر اور خلیفہ کروایا اور کسی بھی طاغوتی طاقت اور قدرت کی پروا نہ کی ، غدیر کے دن ایسا کیا ہونے والا تھا جو رسول خداؐ کو خوفزدہ کئے ہوئے تھا اور فرشتہ وحی آپؐ کو تسلی دیتے ہوئے اس آیت کو لے کر نازل ہوا (وَ اَللّٰهُ يُعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ) (اللہ تمہیں انسانوں کے شر سے محفوظ رکھے گا ۔)

جملہ (مَا نُزِّلَ) کا متعلق کونسی ایسی اہم چیز ہے کہ جسکے وجود میں آنے کے بعد

اکمال دین : (اَلْيَوْمَ كَمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ)

اتمام نعمات الہی : (وَ تَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي)

بقاء اور جاویدانی اسلام : (وَ رَضِيْتُ لَكُمْ اَلْاِسْلَامَ دِيْنًا)

کفار کی ناامیدی : (اَلْيَوْمَ يَبْسُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا)

جیسے اہم فوائد حاصل ہونگے ؟

چنانچہ یقیناً پہلا نظریہ صحیح نہیں ہے اور (مَا نُزِّلَ لَيْكَ) کا متعلق " ولایت امیر المؤمنین - کا اعلان " اور " مسلمانوں کی عمومی بیعت " ہونا چاہیے ۔

اے رسول خداؐ ! آج ہم نے جو کچھ تم پر نازل کیا ہے لوگوں تک پہنچا دو یعنی امام علی - اور انکی اولاد میں سے گیارہ بیٹوں کی ولایت اور امامت کا اعلان کر دو اور اسکے بعد حج کی برکت سے ساری دنیا سے آکر اس سر زمین پر جمع ہونے والے مسلمانوں سے بیعت اور اعتراف لے لو (کہ پھر اتنا بڑا اجتماع وجود میں نہ آئے گا) اور امامت کے مسئلے کو نظریہ اور عقیدہ میں عمومی اعتراف اور عملی طور پر عمومی بیعت کے ذریعہ انجام تک پہنچا دو ، اور کیونکہ خدا کے انتخاب اور رسول خداؐ کے ابلاغ کے بعد لوگوں کی عمومی بیعت بھی تحقق پذیر ہوئی دین کامل ہو گیا ۔

(امامت راہ رسالت کی بقا اور دوام کا ذریعہ ہے ۔) خداوند عالم کی نعمتیں انسانوں پر تمام ہو گئیں ، دین اسلام ہمیشہ کے لئے کامیاب ہو گیا ، کفار ناامید ہو گئے کہ اب ارکان اسلام کو متزلزل نہ کر سکیں گے ، اس مقام پر وحی الہی یہ بشارت دے رہی ہے کہ (اَلْيَوْمَ يَبْسُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا)

آج " روز غدیر " کفار ناامید ہو گئے ۔

وگرنہ صرف " اعلان ولایت " تو غدیر سے پہلے بھی کئی بار ہو چکا تھا کفار ناامید نہ ہوئے تھے ؛ اور صرف " اعلان ولایت " کے ذریعہ دین کامل نہیں ہوتا کیونکہ ممکن ہے کہ پیغمبر اکرمؐ امامت کا پیغام پہنچا دیں لیکن لوگ بیعت نہ کریں اور امت میں اختلاف پیدا ہو جائے ، گذشتہ امتوں کی طرح پیغمبر اسلامؐ کے خلاف قیام کیا جائے اور انکو قتل کر دیا جائے ، کیا

گذشتہ امت نے پیغمبر خدا حضرت زکر یا - کو آ رہے دو حصوں میں تقسیم نہیں کیا؟ کیا مخالفوں نے حضرت یحییٰ - جیسے پیغمبر کا سر تن سے جدا نہیں کیا اور اس زمانے کے طاغوت کے لئے اس سر کو ہدیے کے طور پر پیش نہیں کیا؟ کیا حضرت عیسیٰ - جیسے پیغمبر کو ایک عرصہ کے لئے ہجرت کرنے اور پوشیدہ رہنے پر مجبور نہیں کیا؟ اور یہودیوں کے جھوٹے دعوے اور مسیحیت کے جھوٹے عقیدے کو بنیاد بنا کر ان کو سولی پر نہیں لٹکایا؟ اس مقام پر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صرف اعلان ولایت:

۱۔ کشیدگی کا سبب نہیں ہے۔

۲۔ امت کے درمیان اختلاف کا خطرہ نہیں ہے۔

۳۔ مسلحانہ کارروائیوں کا حامل نہیں ہے۔

۴۔ پیغمبر اکرم ﷺ کو خوفزدہ نہیں کر سکتا کہ جس کے سبب وہ حضرت جبرئیل سے تین بار معذرت چاہیں۔

یہ سارے وہم اور خوف "عمومی بیعت کے تحقق" کی وجہ سے ہیں، جو کہ موقع کی تلاش میں رہنے والی سیاسی جماعتوں کو خوف و وحشت میں مبتلا کئے ہوئے ہے؛ اور کفار کی یاس و ناامیدی اسی سبب سے ہے اور حکومت و قدرت کے پیاسوں کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ ایک مسلحانہ بغاوت کریں۔

۲۔ تاریخ غدیر کی صحیح تحقیق:

واقعہ غدیر کی صحیح شناخت حاصل کرنے کا ایک راستہ اس عظیم واقعہ کی تاریخی حوالے سے صحیح تحقیق ہے، دیکھنا یہ چاہیے کہ غدیر کے دن کونسے واقعات اور حادثات رونما ہوئے رسول اکرم ﷺ نے کیا کیا؟ اور دشمنوں اور مخالفوں نے کس قسم کا رویہ اختیار کیا؟ تا کہ غدیر کی حقیقت واضح اور روشن ہو جائے، اگر غدیر کا دن صرف اعلان ولایت کے لئے تھا؛ تو پھر رسول اکرم ﷺ کی گفتگو اور عمل کو بھی اسی حساب سے صرف ابلاغ و پیغام تک محدود ہونا چاہیے تھا! یعنی رسول اکرم ﷺ سب لوگوں کو جمع کرتے اور حضرت علی - کی لیاقت اور صلاحیتوں کے بارے میں لوگوں کو آگاہ فرماتے؛ پھر کچھ اخلاقی نصیحتوں کے ساتھ لوگوں کے لئے دعا فرماتے اور خدا کی امان میں دے دیتے، بالکل اس طرح سے جیسے آج سے پہلے بعثت کے آغاز سے لے کر غدیر کے دن تک بار بار آنحضرت ﷺ کی طرف سے دیکھا گیا تھا۔

اس کے بعد ہر شہر و دیار سے آئے ہوئے مسلمان اپنے اپنے وطن کی طرف لوٹ جاتے۔ رسول اکرم ﷺ اس کام کو مکہ کے عظیم اجتماع میں حج کے وقت بھی انجام دے سکتے تھے عرفات اور منیٰ کے اجتماعات میں بھی یہ کام کیا جاسکتا تھا۔ لیکن غدیر کے تاریخی مطالعہ کے بعد یہ بات واضح ہو جائے گی اور یہ نظریہ سامنے آئے گا کہ غدیر کی داستان کچھ اور ہے؛ اعمال حج اختتام پذیر ہو چکے ہیں؛ اور رسول خدا ﷺ کے آخری حج کے موقع پر شوق دیدار میں ساری دنیا کے اسلامی ممالک سے آئے ہوئے مسلمان اپنے پیغمبر ﷺ کو الوداع کر رہے ہیں؛ یہ عظیم اجتماع موجیں مارتے ہوئے سیلاب کے مانند شہر مکہ سے خارج ہوتا ہے اور غدیر خم کے مقام پر جہاں ہر شہر اور دیار سے آئے ہوئے مسلمان ایک دوسرے سے جدا ہو کر اپنی اپنی راہ لینا چاہتے ہیں۔

یکایک فرشتہ وحی آنحضرت ﷺ پر نازل ہو کر ایک بہت اہم مطلب کی درخواست کرتا ہے؛ مسئلہ اس قدر اہم ہے کہ رسول گرامی اسلام امت میں اختلاف پیدا ہونے سے ڈر رہے ہیں اور جنگ کی حالت پیدا ہو جانے سے گھبرا رہے ہیں، تین مرتبہ فرشتہ وحی آتا ہے اور لوٹ جاتا ہے؛ رسول خدا ﷺ پریشان ہیں اور اس کام کے انجام دینے سے اجتناب کر رہے ہیں اور تینوں بار حضرت جبرئیل - سے خواہش کرتے ہیں کہ خداوند عالم انکو اس آخری وظیفہ کو انجام دینے سے معاف رکھے، وحی الہی مسلسل آرہی ہے؛ یہاں تک کہ پیغمبر گرامی اسلام ﷺ کو اس بات کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ اگر آج آپ نے اس اہم کام کو انجام نہ دیا تو گویا تم نے اپنی رسالت کاکوئی کام نہیں کیا! پھر اسکے بعد پیغمبر ﷺ کو تسلی دی جاتی ہے کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں؛ خداوند عالم تمہاری اور تمہارے دین کی حفاظت کرے گا اور کفار و منافقین کو رسوا کرے گا اور تمہیں صرف خدا کی پروا کرنی چاہیے۔

جب رسول خدا ﷺ کو خداوند عالم کی طرف سے یہ تسلی ملی تو آپ نے یہ حکم صادر فرمایا کہ سب لوگ غدیر خم کی سرزمین پر ٹہر جائیں؛ جو لوگ غدیر کے مقام سے آگے چلے گئے تھے انکو پلٹ آنے کے لئے کہا گیا اور جو لوگ ابھی تک اس مقام تک نہ پہنچے تھے ان کے پہنچ جانے کا انتظار کیا گیا۔ جب تمام اسلامی ممالک سے آئے ہوئے سارے مسلمان غدیر خم کے میدان میں جمع ہو گئے تو حکم فرمایا کہ اونٹوں کے کجاووں کے ذریعہ ایک بلند جگہ (منبر) تیار کیا جائے، اس بلند مقام پر کھڑے ہو کر پروردگار عالم کی حمد و ثنا کے بعد اہم مسئلہ کو ذکر کیا اور اپنے اور فرشتہ وحی کے درمیان واقع ہونے والے ماجرے کو لوگوں کے سامنے بیان کیا، اسکے بعد حضرت امیر المؤمنین - اور انکی اولاد میں

سے گیارہ فرزندوں کی تا قیامت قائم رہنے والی امامت اور ولایت کا اعلان فرمایا اور انکا تعارف کروایا۔ پھر عملی طور پر خود حضرت علی - کا ہاتھ پکڑ کر بیعت کی ؛ اسکے بعد بیعت عمومی کا فرمان جاری کیا ؛ جسکی وجہ سے تمام مردوزن دوسرے دن تک اس مقام پر ٹہرے رہے اور حضرت علی - کی بیعت کرتے رہے اگر روز غدیر صرف ولایت کا پیغام پہنچانے کے لئے ہوتا تو اتنے سارے انتظامات کیونکر رسول خداؐ اور مسلمانوں کی عمومی بیعت بھی تشکیل نہ پاتی ، دلچسپ اور جالب توجہ تو یہ ہے کہ مخالفین کے کلمات سے بھی یہ حقیقت واضح اور روشن ہوتی ہے ، خواہ وہ لوگ جو دست بشمشیر تھے یا وہ لوگ جنہوں نے خیمہ رسولؐ کے سامنے کھڑے ہو کر تو بین آمیز الفاظ استعمال کئے ! (کیا تم نے یہ کام جو اپنی رسالت کے اختتام پر کیا ہے خدا وند عالم کے حکم سے کیا ہے) پیغمبر اسلامؐ نے جواب میں ارشاد فرمایا :

(ہاں خدا وند عالم کے حکم سے انجام دیا ہے ۔)

۳۔ مخالفوں کی طرف توجہ :

جو لوگ روز غدیر سے غافل تھے اور ان کی تمام شیطانی آرزوئیں مٹی میں مل رہی تھیں تو رسول خداؐ سے تو بین آمیز کلمات استعمال کرتے ہوئے مخاطب ہوئے اور کہا:

تم نے ہم سے کہا: بت پرستی چھوڑ دو ہم نے بتوں کو پوجنا چھوڑ دیا۔

تم نے کہا: نماز پڑھو ، ہم نے نماز میں پڑھیں۔

تم نے کہا: روزے رکھو ، ہم نے روزے رکھے۔

تم نے کہا: خمس و زکات دو ، ہم نے ادا کی۔

تم نے کہا: حج پہ جاؤ ، ہم گئے۔

اب یہ کون سا حکم ہے جو تم نے صادر کیا ہے ؟ اب ہم سے کہہ رہے ہو کہہ ہم تمہارے داماد کی بیعت کریں۔ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا و امیر المؤمنین - کی ولایت کے اعلان اور غدیر خم میں عمومی بیعت کے تشکیل پانے کے شروع میں ہی مخالفین کی عہد شکنی اور منافقت سے آگاہ تھیں،

جب حارث بن نعمان نے مخالفت کی اور کہا اے خدا ! اگر یہ حق ہے کہ ولایت علی - کا اعلان تیری طرف سے ہوا ہے تو مجھ پر آسمان سے ایک پتھر نازل ہو جو میری زندگی کا خاتمہ کر دے۔ فوراً خدا کا عذاب نازل ہوا ؛ آسمان سے ایک پتھر آیا اور اسے ہلاک کر دیا، حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے ایک معنی خیز نگاہ سے جناب امیر المؤمنین - کی طرف دیکھا اور فرمایا:

" تَطَنَّ يَا أَبَا الْحَسَنِ ! نَ هَذَا الرَّجُلُ وَحَدَهُ ؟ وَاللَّهِ ! مَا هُوَ لَا طَلِيْعَةَ قَوْمٍ لَا يَلْبُثُونَ نَ يُكْشِفُوهُ عَن وُجُوْهِهِمْ فَتَعْتَبَهَا عِنْدَ مَا تَلُوْحُ لَهُمُ الْفُرْصَةُ . "

اے ابو الحسن - : آیا آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ غدیر کی مخالفت میں یہ آدمی اکیلا ہے ،۔ خدا کی قسم ! یہ پیش قدم ہے ایک قوم کا کہ ابھی تک انکے چہروں سے نقابیں نہیں اتری ہیں، اور جس وقت بھی موقع ملا اپنی مخالفت کو ظاہر کر دیں گے (-) (۱)

حضرت علی - نے جواب میں فرمایا: (میں خدا وند عالم اور اسکے رسولؐ کے حکم کو انجام دیتا ہوں اور خدا پہ توکل کرتا ہوں کہ وہ بہترین مددگار ہے ۔)

حارث بن نعمان فہری نامی ایک شخص جو امام علی - کی دشمنی دل میں لائے ہوئے تھا اونٹ پر سوار آگے بڑھا اور کہا: (اے محمدؐ ! تم نے ہمیں ایک خدا کا حکم دیا ، ہم نے قبول کیا اپنی نبوت کا ذکر کیا ہم نے ، لا لہ الا اللہ و مُحَمَّد رسول اللہ کہا ، ہمیں اسلام کی دعوت دی ہم نے قبول کی تم نے کہا پانچ وقت نماز پڑھو ہم نے پڑھی ، زکات ، روزہ ، حج ، جہاد کا حکم دیا ہم نے اطاعت کی ، اب تم اپنے چچا زاد بھائی کو ہمارا امیر بنا رہے ہو ہمیں معلوم نہیں خدا کی طرف سے ہے یا تمہارے اپنے ارادے اور سوچ کی پیداوار ہے ؟۔)

رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا :

(اس خدا کی قسم کہ جس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے ، یہ حکم اس خدا ہی کی طرف سے ہے اور میرا کام تو صرف پیغام پہنچانا ہے ۔) حارث یہ جواب سن کر غضبناک ہو گیا اور اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھا کر کہنے لگا : (اے خدا ! اگر جو کچھ محمدؐ نے علی - کے بارے میں کہا ہے تیری طرف سے

- (۱)۔ (الف) سیرہ حلبی، ج ۳ ص ۳۰۸/۳۰۹ :
 حلبی شافعی (متوفی ۱۰۴۴ھ)
 (ب) نزہة المجالس، ج ۲ ص ۲۰۹ : (تفسیر قرطبی سے نقل کیا ہے) :
 علامہ صفوری شافعی (متوفی ۸۹۴ھ)

اور تیرے حکم سے بے تو آسمان سے ایک پتھر مجھ پر آئے اور مجھے ہلاک کر دے۔) ابھی حارث بن نعمان کی بات ختم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ آسمان سے ایک پتھر گرا اور اسکو ہلاک کر دیا۔ اور اس وقت سورہ مبارکہ معارج کی آیات ۱ اور ۲ نازل ہوئیں۔
 (سَلِّ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ لِلْكَافِرِينَ لَئِن لَّهُ دَافِعٌ) (۱) ایک مانگنے والے نے کافروں کے لئے ہو کر رہنے والے عذاب کو مانگا جس کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

-
- ۱۔ غریب القرآن : بروی
 - ۲۔ شفاء الصدور : موصلی
 - ۳۔ الكشف والبيان : ثعلبی
 - ۴۔ رعاة الهداة : حسکاتی
 - ۵۔ الجامع لاحکام القرآن : قرطبی
 - ۶۔ تذكرة الخواص، ص ۱۹ : سبط بن جوزی
 - ۷۔ الاکتفاء : وصابی شافعی
 - ۸۔ فراند السمطين، باب ۱۳ : حموی
 - ۹۔ معارج الاصول : زرندی
 - ۱۰۔ نظم درالسمطين : زرندی
 - ۱۱۔ هداة السعداء : دولت آبادی
 - ۱۲۔ فصول المهمة، ص ۴۶ : ابن صباغ
 - ۱۳۔ جواهر العقدين : سمهودی
 - ۱۴۔ تفسیر ابی السعود، ج ۸، ص ۲۹۲ : عمادی
 - ۱۵۔ السراج المنیر، ج ۴، ص ۳۶۴ : شربینی
 - ۱۶۔ الاربعین فی فضائل امیر المؤمنین - / ۷ : جمال الدین شیرازی
 - ۱۷۔ فیض القدير، ج ۶، ص ۲۱۸ : مناوی
 - ۱۸۔ العقد النبوی و السر المصطفوی : عبد روس
 - ۱۹۔ وسیلة المال : باکثیر مکی
 - ۲۰۔ نزبة المجالس، ج ۲، ص ۲۴۲ : صفوری
 - ۲۱۔ السیرة الحلبیة، ج ۳، ص ۳۰۲ : حلبی
 - ۲۲۔ الصراط السوی فی مناقب النبی : قاری
 - ۲۳۔ معارج العلی فی مناقب المصطفیٰ : صدر عالم
 - ۲۴۔ تفسیر شابی : محبوب عالم
 - ۲۵۔ ذخیرة المال : حفطی شافعی
 - ۲۶۔ الروضة النذیة : یمانی
 - ۲۷۔ نور الابصار، ص ۷۸ : شبلنجی
 - ۲۸۔ تفسیر المنار، ج ۶، ص ۴۶۴ : رشید رضا
 - ۲۹۔ الغدير، ج ۱، ص ۲۳۹ : علامہ امینی
- اور سینکڑوں سنی، شیعہ کتب تفاسیر کہ جن میں اس حقیقت کا اعتراف کیا گیا ہے ۔

منزلت غدیر

پانچویں فصل

آیا غدیر امام کی ولایت کا دن تھا ؟
 پہلی بحث : ایک اور تنگ نظری
 دوسری بحث : واقعہ غدیر میں تحقیق کی ضرورت
 تیسری بحث : اہل بیت کی مظلومیت کے اسباب

۱۔ ایک اور تنگ نظری :

واقعہ غدیر کی جانب سے توجہی کی ایک اور وجہ، بعض لوگوں کا سطحی عقیدہ ہے جنہوں نے ہمیشہ غدیر کے بارے میں یہ لکھا اور کہا ہے : (غدیر کا دن حضرت امیر المؤمنین - کی ولایت کا دن ہے) انہوں نے روز غدیر کو صرف حضرت علی - کی ولایت کے لئے مخصوص کر دیا ہے ؛ اور واقعہ غدیر کے باقی سارے پہلوؤں پر کچھ بھی بیان نہیں کیا ہے ۔ یہ درست ہے کہ غدیر کے دن حضرت امیر المؤمنین - کی ولایت کا پیغام پہنچایا گیا اور ایک لحاظ سے غدیر کا دن امام علی - کی ولایت کا دن ہے ؛ روز غدیر امامت کے تعین کا دن تھا، لیکن اس واقعہ کے اور بھی بہت سارے اہداف تھے جو اس دن ایک حقیقت کی صورت میں وجود میں آئے کہ جن کے بارے میں بہت ہی کم بیان کیا گیا ہے اور بہت ہی کم توجہ دی گئی ہے ۔

۲۔ واقعہ غدیر میں تحقیق کی ضرورت :

واقعہ غدیر صرف مذکورہ اعتقادات میں محدود نہیں ہوتا اور بیان کی گئی حدود میں منحصر نہیں ہوتا، بلکہ دیکھا یہ جانا چاہیے کہ اس عظیم واقعہ کے موجد رسول خداؐ نے اس دن کیا فرمایا؟ کیا کام انجام دیا؟ اور لوگوں کی عمومی بیعت کو کس حد تک وسعت دی؟

آیا صرف امام علی - کا تعارف کروایا؟

آیا صرف امام علی - کے لئے بیعت طلب کی؟

ہم خطبہ غدیر کا مطالعہ کیوں نہیں کرتے؟

اور پیغمبر اسلامؐ کی اس دن کی تمام گفتگو کو تحقیق کی نگاہ سے کیوں نہیں دیکھتے؟ آپؐ کے خطبے میں موجود اہم نکات کی جانب ہماری توجہ کیوں نہیں ہے؟

اگر ہم خطبہ حجة الوداع کا صحیح طریقے (تحقیقی) سے مطالعہ کریں تو ہمارے درمیان موجود بہت سارے اختلافات برطرف ہو جائیں گے، اور ہم غدیر کے حقیقی اور واقعی مقام و منزلت سے آگاہ ہو جائیں گے، اگر ہم غدیر کے صحیح مقام و منزلت سے آشنا ہو جائیں اور پیغمبر اسلامؐ کے کلام و پیام کی گہرائیوں سے واقف ہو جائیں اور جان لیں کہ غدیر کے دن کونسے عظیم واقعات رونما ہوئے تو ہم واقعات غدیر میں سے بہت سارے واقعات کو حل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور غدیر کے بارے میں بہت سارے سوالات کا صحیح جواب دے سکیں گے، مثال کے طور پر : فرشتہ وحی تین بار کیوں نازل ہوا؟

یہ مسئلہ کتنی اہمیت کا حامل تھا کہ رسول اکرمؐ نے تین بار اس کام کو انجام نہ دئے جانے کی درخواست کی؟

رسول اکرمؐ حکم خدا وندی کی بجا آوری سے کیوں گھبرائے؟ اور انکی یہ گھبراہٹ اور پریشانی کس وجہ سے تھی؟ وہ دشمن جو آج تک سکوت کئے ہوئے تھے غدیر میں کیوں خشمناک و غضبناک ہو گئے؟ یہاں تک کہ دست بشمشیر ہو گئے؟

غدیر کے دن ایسا کیا ہوا کہ ائمہ معصومین علیہم السلام ہمیشہ اس روز رونما ہونے والے واقعات کو دلیل کے طور پر بیان کرتے؟ اور فرماتے (غدیر کے بعد اب کسی کے پاس کوئی عذر اور بہانہ باقی نہیں رہ گیا ۔)

غدیر کے دن ایسا کیا ہوا کہ منافقوں اور حکومت پسند اور قدرت کے خواہان افراد سینونکے میں تیر لگے اور ان کو ایک ساتھ ایسے مقام پر لاکھڑا کیا کہ جہاں انکے کے لئے کوئی راستہ باقی نہیں رہ گیا؟

ہم کہہ چکے ہیں کہ غدیر کے دن ولایت امیر المؤمنین - جو کہ خدا کی طرف سے معین ہوئی اور کئی بار پیغمبر اسلامؐ کے توسط سے لوگوں تک پہنچائی جا چکی تھی " لوگوں کی عمومی بیعت " کے ساتھ مکمل ہو گئی، لیکن منافقوں کی پریشانی کی وجہ صرف یہی نہیں تھی کیونکہ جیسا کہ انہوں نے پیغمبرؐ کی رسالت کو تحمل کیا تھا اور اس بات کا انتظار کیا تھا کہ انکے بعد اپنی کارروائی کا آغاز کریں ؛ بالکل اسی طرح امام علی - کی جان کے لئے بھی سازشیں کر رکھی تھیں وہ انکی ولایت کو بھی تحمل کر سکتے تھے، یہاں مسئلہ کچھ اور تھا :

کے لئے عموماً بیعت بھی پیغمبر ﷺ کے بعد آنے والی امامت بھی ذکر ہوئی اور اس کا تا قیام قیامت تسلسل بھی اب کونسا ایہام باقی رہ گیا تھا جو مسلمانوں کی صفوں میں گھسے ہوئے منافقوں کیلئے شک و شبہ کی گنجائش فراہم کرتا؟ اب کونسی خالی جگہ باقی تھی کہ حکومت کے پیاسے اپنے قدم رکھنے کی جگہ پاتے؟ یہی وجہ تھی کہ ان کے سینوں میں بغض و حسد کی آگ بھڑک اٹھی اور دست بشمشیر ہو گئے۔

۳۔ اہلبیت علیہم السلام کی مظلومیت کے اسباب :

اگرچہ مخالفین اور منافقین رسول خدا ﷺ کے زمانے میں باوجود فکری اور سیاسی پروپیگنڈے کر کے مسلمانوں کے درمیان کامیابی حاصل نہ کر سکے تاکہ اپنی سازشوں کو عملی جامہ پہنا سکیں، لیکن آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد جو بھی سازش کر سکتے تھے کی جب جناب زہرا سلام اللہ علیہا احد میں حضرت حمزہ - کے مزار پر عزاداری میں مشغول تھیں تو آپ سے سوال کیا گیا :

(لوگ آپ کے اور علی - کے خلاف کیوں ہو گئے ہیں اور آپ کے مسلم حق کو کیوں غصب کر لیا ہے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا نے جواب دیا :

" لِكَيْبَا حَفَادِ بَدْرِيَّةٍ وَثَرَاتِ حُدَيْيَةَ كَانَتْ عَلَيَّهَا قُلُوبُ النَّفَاقِ مُكْتَمَةً لِمَكَانِ الْوُشَاةِ فَلَمَّا سَنَدَفَ الْمُرُوسَلْتُ عَلَيْنَا شَابِيْبُ الْأَثَارِ ."
(یہ سارا کینہ و حسد جنگ بدر اور جنگ احد کا انتقام ہے جو منافقوں کے دلوں میں پوشیدہ تھا اور جس دن سے انہوں نے حکومت پر غاصبانہ قبضہ کیا ہے اپنے دلوں میں موجود کینہ اور حسد کی آگ

ہم پر برسانا شروع کر دی۔) (۱)

انہوں نے اسکے بعد سے ائمہ معصومین علیہم السلام کو امامت اور رہبریت کی فرصت مہلت نہ دی، اور حضرت علی - کے پانچ سالہ دور حکومت کو تین جنگوں کی تحمیل کے ذریعہ خاک و خون میں ملادیا اور تاریخ کے اول مظلوم کے دل کا خون کر دیا۔

جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین - نے فرمایا!

"مَا وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَفِي سَأَقْتَبِلَ حَتَّى تَوَلَّيْتُ بِحَدَافِيْرِيَا: مَا عَجَزْتُ وَلَا جَبَنْتُ، وَنَّ مَسِيرِي هَذَا لِمَثَلِهَا؛ فَلَنْ تُفَقِنَ الْبَاطِلَ حَتَّى يَخْرُجَ الْحَقُّ مِنْ جَنْبِ مَا لِي وَلِقَرِيْشٍ! وَاللَّهِ لَقَدْ فَاتَلْتُهُمْ كَافِرِيْنَ، وَوَلَّ فَا تَلْنَهُمْ مَعْتُوْنِيْنَ وَوَلَّيْتُ لَصَاحِبِيْهِمْ بِأَلِّ مَسْ كَمَا نَا صَاحِبِيْهِمْ الْيَوْمَ وَاللَّهِ مَا تَنْقُمُ مِنَّا قَرِيْشٍ لِأَنَّ اللَّهَ اخْتَارَنَا عَلَيْهِمْ، فَدَخَلْنَا هُمْ فِي حَيْرِنَا، فَكَانُوا كَمَا قَالَ الْوَلَّ:

دَمَمْتُ لِعَمْرِي شَرِيْكَ الْمَحْضِ صَاحِبَا

وَ كَلَّكَ بِالرُّبِّ إِدِ الْمَقْسَرَةَ الْبُجْرَا

وَ نَحْنُ وَ هَيْبَاكَ الْعَلَايَ وَ لَمْ تَكُنْ

عَلِيَا، وَ حَطْنَا حَوْلَكَ الْجُرْدَ وَالسُّمْرَا

.....

(۱)۔ بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۵۶ اور مناقب ابن شہر آشوب، ج ۲، ص ۲۰۵

آگاہ ہو جاو! کہ بخدا قسم میں اس صورت حال کا تبدیل کرنے والوں میں شامل تھا یہاں تک کہ حالات مکمل طور پر تبدیل ہو گئے اور میں نہ کمزور ہوا اور نہ خوف زدہ ہوا اور آج بھی میرا یہ سفر ویسے ہی مقاصد کے لئے ہے میں باطل کے شکم کو چاک کر کے اس کے پہلو سے وہ حق نکال لوں گا جسے اس نے مظالم کی تہوں میں چھپا دیا ہے، میرا قریش سے کیا تعلق ہے میں نے کل ان سے کفر کی بنا پر جہاد کیا تھا اور آج فتنہ اور گمراہی کی بنا پر جہاد کروں گا میں ان کا پرانا مد مقابل ہوں، اور آج بھی ان کے مقابلہ پر تیار ہوں۔

خدا کی قسم قریش کو ہم سے کوئی عداوت نہیں مگر یہ کہ پرور دگار نے ہمیں منتخب قرار دیا اور ہم نے ان کو اپنی

جماعت میں داخل کرنا چاہا تو وہ ان اشعار کے مصداق ہو گئے۔ (۱)

ہماری جان کی قسم یہ شراب ناب صبا ح یہ چرب چرب غذائیں ہمارا صدقہ ہے

ہمیں نے تم کو یہ ساری بلندیاں دی ہیں وگرنہ تیغ و سناں بس ہمارا حصہ ہے

اور انکے بعد جلاذ صفت، حکومت کے طلبگار بنی امیہ نے پھر انکے بعد بنی عباس نے جو بھی ظلم کرنا چاہا کیا تمام ائمہ

علیہم السلام کو یا زہر دے کر یا شمشیر کے ذریعہ شہید کر دیا، وہ یہ سمجھتے تھے کہ طاقت و تلوار انکے پاس ہے اس

لئے حاکم ہیں ، لیکن یہ انکی خام خیالی تھی اور وہ مسلمانوں کے دلوں کو نہ جیت سکے اس کے اہلیت - کا وجود دنیا میں موجود تھا ۔

اولادِ رسول ﷺ کے پاک و اطہر خون کی برکت سے خداوند عالم کے دین کامل کو بقا حاصل ہوئی، خون شہیدانِ رائیگاں نہ جانے گا، جب تک خون باقی ہے اسکی برکت بھی باقی ہے ۔

.....

(۱)سناد و مدارک مندرجہ ذیل ہیں :

- ۱۔ کتاب ارشاد ، ص ۱۵۴/۱۱۷ : شیخ مفید استاد سید رضی (متوفی ۴۱۳ ھ)
- ۲۔ کتاب الخصائص ، ص ۷۰ : نسائی (متوفی ۳۰۳ ھ)
- ۳۔ خصائص الانمہ : سید رضی (متوفی ۴۰۶ ھ)
- ۴۔ شرح قطب راوندی ، ج ۱ ص ۲۸ : ابن راوندی (متوفی ۵۷۳ ھ)
- ۵۔ نہج البلاغہ ، نسخہ خطی ، ص ۲۸ : نوشتہ ابن مؤذب (۴۹۹ ھ)
- ۶۔ نہج البلاغہ ، نسخہ خطی ، ص ۳۰ : نوشتہ (۴۲۱ ھ)
- ۷۔ بحار الانوار ، ج ۳۲ ، ص ۱۱۴/۷۶ : مرحوم علامہ مجلسی (متوفی ۱۱۱۰ ھ)
- ۸۔ بحار الانوار ، ج ۱۸ ، ص ۲۲۶ : مرحوم علامہ مجلسی (متوفی ۱۱۱۰ ھ)

منزلت غدیر

چھٹی فصل

حجۃ الوداع اور غدیر کے موقع پر پیغمبر اسلام ﷺ کا خطبہ

۱۔ شناخت خدا :

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔
تمام تعریفیں اس خدا کے لئے مخصوص ہیں جو اپنی وحدانیت میں بلند، یکتائی میں اکیلا، اپنی سلطنت اور قدرت میں بالا تر ہے ، اسکی قدرت کے ستون محکم اور استوار ہیں ،اسکا علم ہر چیز کو شامل ہے ، اور ہر جگہ موجود ہے ، اور ہر موجود پر اپنی قدرت اور حجۃ کے ساتھ حاوی ہے ،وہ ہمیشہ سے عظیم ہے ،اور ہمیشہ صاحب و لائق تعریف ہے ، وہ بلندیوں کو وجود بخشنے والا ہے ۔

اور زمین کے فرش کو بچھا نے والا ہے زمین آسمان کا حاکم پاک و مقدس اور وہی روح اور فرشتوں کا پروردگار ہے اسکی بخشش اور عطاء ہر موجود کو شامل ہے ، اور سب کے لئے فراوان اور وسیع ہے ، تمام دیکھنے والوں کو دیکھتا ہے ، اور کوئی آنکھ بھی اسکو نہیں دیکھ سکتی۔

وہ ایسا بخشنے والا اور غفور ہے جسکی رحمت کا سایہ سب کے سروں پر ہے ، اور جس نے سب پر اپنی عطائے نعمت کے سبب احسان کیا ہے ،گنہگاروں کو سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا ،اور مستحقین عذاب کو عذاب دینے میں جلدی سے کام نہیں لیتا، خدا ہر شی پر احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہر شی پر قدرت رکھتا ہے ، اسکا مثل کوئی نہیں ہے ، اس نے ہر لا وجودشی کو وجود بخشا۔

وہ خدا جسکی حکومت عدالت پر استوار ہے ، اسکے سوا کوئی خدا نہیں وہ صاحب قدرت اور دانا ہے وہ آنکھوں کی بصارت سے بالا تر ہے ، لیکن وہ ہر شی کو دیکھتا ہے ، وہ مہربان ہے اور ہر چیز سے آگاہ ہے ، کوئی بھی اسکی حقیقی صفات کا مشاہدہ نہیں کر سکتا اور اسکے ظاہر و باطن کے بارے میں کچھ نہیں جانتا مگر ان چیزوں کے ساتھ جو اس نے اپنی شناخت کے لئے خود بیان فرمائیں ہیں میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ ایسا خدا ہے جسکے نور اور پاکیزگی نے زمانے کو پُر کیا ،

اور اس کا نور ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہے ، اسکا حکم بغیر کسی مشورے کے جاری ہوتا ہے اور موجودات کی خلقت میناسکا کوئی شریک نہیں ہے ، اسکی تدبیر میں کوئی تبدیلی نہیں ، اس نے بغیر کسی نمونے کے اشیا کو صورت بخشی ، اور دوسروں کی مدد کے بغیر خلق کیا ، جس چیز کو بھی اس نے چاہا خلق کر دیا اور ظاہر کر دیا۔ وہ ایسا خدا ہے جسکا کوئی ثانی نہیں ہے ، اسکی بنائی ہوئی ہر شی مستحکم ہے ، اور خوبصورتی میں اسکی کوئی مثال نہیں ہے وہ ایسا عادل خدا ہے جو ستم نہیں کرتا ، اور ایسا صاحب کرامت ہے کہ ہر چیز کی بازگشت اسکی جانب ہے ۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہر چیز اس کی قدرت کے سامنے جھکی ہوئی ہے اور اس کے خوف و ہیبت سے ہر چیز ہراساں ہے ۔

خدا تمام مملکتوں کا مالک ہے ، اور آسمانوں کو اپنی جگہ ٹھہرائے ہوئے ہے ، اور چاند و سورج کو ان کے محور پر چلانے والا ہے اور یہ اپنے معینہ راستے سے ہٹتے نہیں ، رات کو دن میں اور دن کو رات میں پے در پے لانے والا ہے وہ ہر جابر و ظالم کے غرور کو توڑنے والا اور ہر غارت گر اور تباہی مچانے والے شیطان کو نابود کرنے والا ہے ۔ خدا کا کوئی دشمن اور شریک نہیں ہے وہ اکیلا ہے اور ہر شی سے نیاز ہے ، نہ ہی وہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ ہی اسکی کوئی اولاد ہے ، اور اسکی ہمسری اور برابری کرنے والی کوئی شی نہیں ہے وہ خدا یگانہ اور بزرگوار ہے ، جس چیز کا ارادہ کرے وجود میں آجاتی ہے وہ جاننے والا اور شمار کرنے والا ہے ، اور وہ مارنے اور زندہ کرنے والا ہے ، اور فقر و غنی دینے والا ہے ، وہ ہنسنا اور رُلانا ہے ، قریب اور دور کرتا ہے ، روکنے اور دینے والا ہے ، وہ لائق بادشاہی ہے ، اور تمام تعریفیں اس ہی کے لئے مخصوص ہیں ، نیکیاں اسکے ہاتھ ہیں اور وہ ہر شی پر قادر ہے رات کو دن اور دن کو رات میں تبدیل

کرنے والا ہے ، اسکے سوا کوئی خدا نہیں ہے جو صاحب عزت اور مغفرت کرنے والا ہے ، دعائوں کو برلانے والا ہے جزا دینے والا ہے ، سانسوں کا شمار کرنے والا ہے اور جنون اور انسانوں کا پروردگار ہے اسکے لئے کچھ بھی مشکل نہیں ہے رونے والوں کے نالے اسکا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ، اور گڑگڑانے والوں کا گڑگڑانا اس پر اثر انداز نہیں ہوتا ، وہ نیکی کرنے والوں کا محافظ اور ہدایت یافتہ کو کامیاب کرنے والا ہے ، وہ مومنین کا مولا اور دونوں جہان کا رب ہے وہ ایسا خدا ہے جس کا ہر مخلوق شکر ادا کرتی ہے ، وہ ہر حال میں خوشی و غمی ، سختی و آسانی میں لائق تعریف ہے ۔

۲۔ پیغمبرؐ کا ایمان اور خدا کی طرف جھکاؤ :

میں خدا ، فرشتوں ، آسمانی کتابوں ، اور اپنے سے پہلے پیغمبروں کی رسالت پر ایمان رکھتا ہوں ، میں خدا کے حکم کو ماننا ، اور ہر اس حکم کی اطاعت کرتا ہوں جو اسکی خوشنودی کا باعث ہو ، اس کو بجالانے میں جلدی کرتا ہوں ، اسکی رضا کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں ، کیونکہ میں اطاعت کا مشتاق اور اسکے عذاب سے خوفزدہ ہوں ، اس لئے کہ وہ ایسا خدا ہے جسکے سامنے کسی کا حیلہ کارگر نہیں ، اور سب اسکے ستم سے محفوظ ہیں میں اس کے لائق عبادت ہونے کا اعتراف کرتا ہوں ، اور اسکی ربوبیت و پروردگاری کا شاہد ہوں اس نے جو مجھ پر وحی بھیجی ہے اس کو انجام دوں گا ، کیونکہ اگر انجام نہ دوں تو اس کے عذاب کا خوف ہے ، اور جس عذاب سے کوئی چھٹکارا دلانے والا نہیں ، چاہے کتنا ہی بڑا مفکر اور اندیشمند ہی کیوں نہ ہو ۔

۳۔ حضرت علیؑ کی ولایت کا اعلان :

اسکے سوا کوئی خدا نہیں ہے ، اس نے مجھ سے فرمایا ہے کہ جو کچھ اس نے مجھ پر نازل فرمایا ہے اگر تم لوگوں تک نہ پہنچاؤں تو گویا میں نے وظیفہ رسالت کو انجام نہیں دیا ، پھر اس نے اس بات کی ضمانت دی ہے کہ شر دشمنان سے مجھے محفوظ رکھے گا ، وہ ہے خدا مہربان کفایت کرنے والا ، تو اس نے مجھ پر یوں وحی نازل فرمائی ہے ۔ خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے ، اے پیغمبر اکرمؐ! جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے علیؑ کے بارے میں نازل ہوا ہے اس کو پہنچا دو ، اگر تم نے یہ پیغام نہ پہنچایا تو گویا اس کی رسالت کا کوئی پیغام نہیں پہنچایا اور تم ڈرو نہیں خدا تم کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

اے لوگو میں نے اب تک جو کچھ مجھ پر نازل ہوا اسکی تبلیغ میں کوتاہی نہیں کی ہے ، اور ابھی جو اس آیت کے توسط سے مجھ پر نازل ہوا ہے اس کو تم تک پہنچانے والا ہوں جبکہ یہ آیت نازل ہو چکی ہے ایک حقیقت تم لوگوں کے سامنے

واضح اور آشکار طور پر کہونگا۔

حقیقت میں جبرئیل - تین بار مجھ پر نازل ہوا اور خدا کا سلام پہنچایا، اور یہ پیغام لایا کہ اس سر زمین "غدیر خم" پر توقف کرو اور تمہارے سیاہ سفید کو بیان کرو! حضرت علی ابن ابی طالب - میرے بعد میرے وصی اور جانشین اور تم لوگوں کے امام ہیں، اس کی نسبت میرے ساتھ ایسی ہے جیسی ہارون کی موسیٰ پیغمبر کے ساتھ تھی، فرق صرف یہ ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا، خدا اور رسول کے بعد علی - تمہارے رب اور امام ہیں، اور خدا وند عالم نے اپنی کتاب قرآن مجید میں یہ آیت علی - کی ولایت کے بارے میں مجھ پر نازل کی ہے

بتحقیق تمہارا رب اور سرپرست خدا اور اسکا رسول، اور وہ مومنین جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں، اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں - (سورہ مائدہ آیت ۵۵) اور حضرت علی ابن ابی طالب - نے نماز قائم کی اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دی، اور خدا بزرگ اور برتر کا ہر حال میں شکر ادا کیا -

۴۔ حضرت علی - کے لئے بیعت لینے میں پیغمبرؐ کی احتیاط کے اسباب :

میں نے جبرئیل سے اس بات کی درخواست کی کہ خدا سے اس حکم کی بجاآوری کے لئے معافی طلب کرے کیونکہ میں اس بات سے اچھی طرح واقف ہوں کہ! تمہارے درمیان پر بیڑ گار بہت کم اور منافق بہت زیادہ ہیں، گنہگار، حیلہ گر اور اسلام کا مذاق اڑانے والے بہت زیادہ ہیں، وہ لوگ کہ جن کی شناخت قرآن میں خود خدا نے یوں کروائی ہے :
(اپنی زبانوں سے وہ جو کچھ کہتے ہیں ان کے دل میں نہیں ہے، اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ دوغلا پن کوئی بہت سادہ سی بات ہے، حالانکہ پروردگار کے نزدیک بہت بڑی ہے -)
اور بہت ساری آزار اور تکلیفیں بینمنافقوں کی طرف سے جنہوں نے ہمیشہ مجھے تکلیف پہنچائی ہے، یہاں تک کہ انہوں نے میرا نام "گوش" رکھ دیا، یہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ دوسرے کہتے ہیں میں سنتا ہوں کیونکہ انہوں نے یہ دیکھا ہے کہ میں ہمیشہ علی - کے ساتھ ہوں اور میں انکی اور انکے نظریات کی طرف توجہ دیتا ہوں، یہاں تک کہ خدا وند عالم نے انکی اس اہانت کا جواب دینے کے لئے قرآن مجید میں یہ آیت نازل کی - (سورہ توبہ آیت ۶۱)
ان میں سے بعض نے پیغمبر کو ستایا اور کہا کہ وہ گوش (کان) ہیں، اے رسول تم کہو کان تو ہیں مگر تمہاری بھلائی سننے کے کان ہیں اور خدا پر ایمان اور مومنین کی باتوں پر یقین رکھتے ہیں -

اگر میں ابھی چاہوں تو منافقوں کا نام و نشان کے ساتھ تعارف کروا دوں، یا انگلی سے ان کی طرف اشارہ کردوں، لیکن خدا کی قسم انکے سلسلے میں، میں بزرگواری سے کام لے رہا ہوں اور ان کو رسوا نہیں کرونگا، ان تمام باتوں کے باوجود خدا وند عالم مجھ سے اس وقت تک خشنود نہیں ہوگا جب تک میناس کی طرف سے نازل کئے گئے پیغام کو تم تک نہ پہنچادوں، اس نے فرمایا ہے کہ (اے پیغمبرؐ! جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے اس کو پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو سمجھ لو تم نے اس کا کوئی پیغام نہیں پہنچا یا اور تم ڈرو نہیں، خدا تمہیں لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا -)

منزلت غدیر

۵ - ائمہ معصومین (ع) کی امامت کا تعارف:

اے لوگو! جان لو کہ خدا وند عالم نے علی - کو تمہارا سرپرست، ولی، پیشوا اور امام مقرر کر دیا ہے؛ انکی اطاعت تمام مہاجرین و انصار، اسلام کے نیک پیرو کاروں، ہر شہری اور دیہاتی، عرب و عجم، آزاد و غلام، چھوٹے بڑے، کالے گورے، اور خدا وند عالم کی عبادت کرنے والے تمام لوگوں پر واجب ہے، اس کا حکم مانا جانا چاہیے، اس کا ہر کلام و

سخن مناسب ہے ، اسکے ہر دستور کی اطاعت واجب ہے ، جو اسکی مخالفت کرے اس پر لعنت ہے ، اور جو اس کے فرمان کی اطاعت کرے اس کی بخشش ہے ، اس کی تصدیق کرنے والا مومن اور تکذیب کرنے والا کافر ہے ، ہر وہ شخص جو علی - کی بات سنے اور اس کی اطاعت کرے خدا اس کو بخش دے گا ۔
اے لوگو! یہ وہ آخری مقام ہے کہ جہاں میں تمہارے درمیان کھڑے ہو کر بات کر رہا ہوں، اس لئے میری بات اچھی طرح سن لو اور اس پر عمل کرو، اور اپنے پروردگار کی اطاعت کرو وہی خدا تمہارا پروردگار معبود اور سر پرست اور اس کے بعد اس کا نبی میں محمدؐ جو ابھی

تمہارے درمیان کھڑا بات کر رہا ہوں تمہارا سر پرست ہوں ، پھر میرے بعد علی - خدا کے حکم سے تمہارے سر پرست اور امام ہیں اور پھر انکے بعد امامت میری اولاد میں جو کہ علی - سے ہوں گے قیامت تک کے لئے برقرار رہے گی ، یہاں تک کہ تم روز قیامت خدا اور اس کے رسول سے ملاقات کرو ۔
لوگو! حلال خدا کے علاوہ کچھ بھی حلال نہیں ، اور حرام خدا کے علاوہ کچھ حرام نہیں ، اس نے مجھے حلال و حرام کے بارے میں بتایا ، اور میں نے اس علم و دانش کی بنیاد پر جو میں نے خدا وند عالم سے حاصل کیا ہے ، اسکی کتاب میں سے حلال و حرام کو تمہارے لئے واضح کر دیا ہے ۔
اے لوگو! ایسا کوئی علم نہیں ہے جسے خدا نے مٹانے میرے سینے میں نہ رکھا ہو؛ اور میں نے یہ تمام علوم حضرت علی - کو تعلیم فرمائے ہیں علی - تمہارے امام اور پیشوا ہیں

6 - حضرت علی - کے سلسلے میں لوگوں کی ذمہ داریاں:
اے لوگو! علی - کے سلسلے میں گمراہ نہ ہونا ، اور اس سے دوری اختیار نہ کرنا ، اس کی ولایت سے منحرف نہ ہوجانا وہ حق کی ہدایت کرنے والا اور حق پر عمل کرنے والا ہے باطل کو نابود کرنے والا اور باطل سے روکنے والا ہے اور خدا کی راہ میں کسی برا بھلا کہنے والے کی کوئی پروا نہیں کرتا،
بتحقیق علی - وہ پہلا شخص ہے جو خدا اور اسکے رسولؐ پر ایمان لایا ، علی - وہ شخص ہے جس نے اپنی جان کو رسول خداؐ پر فدا کر دیا ، وہ ہمیشہ رسولؐ کا ساتھ دیا ، ایک دن ایسا تھا جب علی - کے سوا مردوں میں سے کوئی نہ تھا جو میرے ساتھ خدا کی عبادت کرتا ۔
اے لوگو! علی - کو دوسروں سے افضل اور برتر جاننا کیونکہ خدا نے اسکو برتری دی ہے ، اور اسکی امامت و ولایت کو قبول کرنا کیونکہ خدا نے اس کو تمہارا امام مقرر کیا ہے ۔

اے لوگو! علی - خدا کی طرف سے تمہارا امام ہے اور خدا اس کی امامت کے منکر وں کی توبہ ہر گز قبول نہیں کرے گا یہ خدا وند عالم کے لئے حتمی ہے کہ وہ منکر ولایت علی - کیساتھ ایسا سلوک کرے؛ اور لازمی ہے کہ وہ منکر کو عذاب دے ایسا سخت و دردناک عذاب جو ہمیشہ کے لئے ہے لہذا اس کی مخالفت سے بچو کیونکہ مخالفت کی سزا جہنم کی آگ ہے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں ؛ وہ آگ جو کافروں کے لئے آمادہ کی گئی ہے ۔
اے لوگو! خدا کی قسم مجھ سے پہلے آنے والے تمام نبیوں اور رسولوں نے تمیناس بات کی بشارت دی ہے کہ میناخری نبی ہوں ؛ میں آسمان و زمین میں موجود ہر مخلوق پر خدا کی حجت ہوں لہذا جو بھی میری نبوت میں شک کرے دوران جاہلیت کے کافروں کی طرح ایک کافر ہے اور جو بھی میرے کلام میں سے بعض میں شک کرے تو گویا اس نے میرے سارے کلام میں شک کیا ، اور میری گفتار میں شک کرنے والا آتش جہنم میں ڈالا جائے گا۔
اے لوگو! مجھے یہ فضیلت خدا وند عالم نے عطا کی ہے اور اس لحاظ سے مجھ پر احسان کیا ہے اور تمام تعریفیناس خدا کے لئے ہیں جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور میں ہر حال میں اس کا شکر گزار ہوں۔
اے لوگو! علی - کو دوسروں سے برتر اور افضل جاننا کیونکہ وہ انسانوں میں خواہ مرد ہو یا عورت میرے بعد سب سے افضل ہے؛ خدا وند عالم ہماری اور ہمارے اہل بیت کی برکت سے اپنے بندوں کو روزی دیتا ہے اور مخلوقات کے سلسلہ وجود کی ضمانت دیتا ہے۔

ملعون ہے ، ملعون ہے ، مغضوب ہے ، مغضوب ہے وہ شخص جو میرے سخن کا صرف اس وجہ سے انکار کرتا ہے کہ یہ اسکی خواہشات کے منافی ہے ؛ جان لو کہ جبرئیل نے مجھے خدا کی طرف سے خبر دی ہے کہ ! جو شخص علی - کو دشمن رکھے ؛ اور اسکی ولایت کو قبول نہ کرے اس پر میری لعنت

اور غضب ہے چنانچہ ہر کسی کو اس بات کی فکر ہونی چاہیے کہ وہ قیامت کے لئے کیا بھیج رہا ہے؟ لوگو خدا کی مخالفت کرنے سے ڈرو اور ثابت قدمی کے بعد گمراہی میں نہ پڑ جانا، بتحقیق جو کچھ تم کرتے ہو خدا تمہارے ہر فعل سے آگاہ ہے۔

۷۔ فضائل علی ابن ابی طالب :-

اے لوگو! حضرت علی - وہ ہیں جن کو خداوندہ عالم نے قرآن مجید میں جنب اللہ کے نام سے یاد کیا ہے اور فرمایا ہے (کہ تم مینسے بعض کہنے لگے کہ ہائے افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے خدا کا تقرب حاصل کرنے میں کی) اے لوگو قرآن میں تدبر و تفکر کرو اور اس کی آیات کو سمجھنے کی کوشش کرو، محکمت پر عمل کرو اور مشابہات کی پیروی نہ کرو، خدا کی قسم میرے بعد تمہارے لئے کوئی قرآن کی تفسیر نہیں کر سکتا مگر وہ کہ جس کا ہاتھ میں نے پکڑ کر بلند کیا ہو - (حضرت علی - کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا)

اور میں آپ کو آگاہ کر رہا ہوں، جس جس کا میں مولا اور سرپرست ہوں میرے بعد حضرت علی - اس کے مولا اور سرپرست ہیں وہ علی - ابو طالب کا بیٹا میرا بھائی اور جانشین ہے اور اس کی ولایت و امامت کو خداوند عالم نے مجھ پر نازل فرمایا ہے -

اے لوگو یہ علی - اور میرے پاک فرزند، ثقل اصغر ہیں اور قرآن مجید ثقل اکبر ہے، یہ دونوں ایک دوسرے کی خبر دیتے ہیں اور ایک دوسرے کی تائید و تصدیق کرتے ہیں یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ روز قیامت حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کریں -

یہ خداوند عالم کی طرف سے اس کی مخلوق پر امین و حاکم ہیں، آگاہ رہنا جو کچھ لازم تھا اس کی وضاحت کر دی اور اپنے مطلب و مقصد کو بیان کر دیا خداوند عالم نے یوں بیان فرمایا تھا، اور میں نے خداوند عالم کے پیغام کو تم تک پہنچا دیا -

اور آگاہ رہنا کہ میرے بھائی علی - کے سوا کوئی امیر المومنین نہیں ہے اور میرے بعد علی - کے سوا کسی کو مومنین پر حکومت کرنے کا حق نہیں ہے، اور اس وقت حضرت علی - کا بازو پکڑ کر آپ کو اتنا بلند کیا کہ آپ کے قدم مبارک حضرت رسول اکرم ﷺ کے زانو تک آگئے، اور فرمایا :

اے لوگو! یہ علی ابن ابی طالب - میرے بھائی، وصی، میرے علم کے وارث اور میری امت پر میرے خلیفہ ہیں جو کتاب خدا کی تفسیر کرنے والے اور لوگوں کو قرآن کی طرف دعوت کرنے والے اور خوشنودی خدا کے لئے عمل کرنے والے ہیں دشمنان قرآن سے جنگ کرنے والے اور قرآن کی اطاعت کرنے والوں کو دوست رکھنے والے اور معصیت خدا سے روکنے والے ہیں، حضرت علی - رسول خدا ﷺ کے خلیفہ و جانشین مومنوں کے امیر اور ہدایت کرنے والے امام ہیں اور خداوند عالم کے حکم سے، ناکثین (۱)، قاسطین (۲)، اور مارقین (۳)، کو قتل کرنے والے ہیں مینجو کچھ کہہ رہا ہوں یہ میرے پروردگار کا حکم ہے -

اے پروردگار اس کو دوست رکھ جو علی - کو دوست رکھتا ہے اور اس کے ساتھ دشمنی کر جو علی - کو دشمن رکھتا ہے اور جو حضرت علی - کی امامت کا انکار کرے اسے اپنی رحمت سے دور کر دے اور جو ان کے حق کو چھینیں ان پر غضب ناک ہو جا -

پروردگار تو نے یہ فرمان مجھ پر نازل کیا ہے اور امت کی رہبریت کو میرے بعد حضرت علی

.....

- (۱) - ناکثین سے مراد اصحاب جمل ہیں جنہوں نے حضرت علی - کی بیعت کرنے کے بعد پیمان شکنی کی -
- (۲) - قاسطین سے مراد معاویہ اور اس کے طرفدار ہیں جنہوں نے جنگ صفین میں معاویہ کا ساتھ دیا تھا۔
- (۳) - مارقین سے مراد خوارج جنگ نہروان کا گروہ ہے جو دین خدا سے خارج ہو چکا تھا -

اور اولاد علی - کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان کی امامت و ولایت کو لوگوں میں بیان کر دوں، اس لحاظ سے تو نے اپنے بندوں پر دین مکمل کر دیا اور ان پر اپنی نعمتیں تمام کر دیں اور دین اسلام سے راضی ہو گیا -

اور فرمایا: (جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کی خواہش کرے تو اس کا وہ دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ روز قیامت سخت گھائے میں رہے گا،) پروردگار میں تجھ کو گواہ بنا رہا ہوں اور آپ کی گواہی میرے لئے کافی ہے کہ

میں نے آپ کا فرمان پہنچا دیا۔

اے لوگو! خداوند عالم نے تمہارے دین کو حضرت علی - کی امامت کے ذریعے کامل کر دیا لہذا جس نے بھی حضرت علی - اور آپ کے بیٹوں کی امامت کا اعتراف نہ کیا تو ان کے اعمال حبط کئے جائیں گے اور ان کو ہمیشہ کے لئے جہنم میں ڈالا جائے گا اور ان کے عذاب میں کوئی تخفیف نہیں کی جائے گی اور ان کو کوئی مہلت دی جائے گی -

اے لوگو! یہ حضرت علی ابن ابی طالب - ہے جس نے سب سے زیادہ میری مدد کی ہے اور تم سب سے یہ میرے زیادہ نزدیک اور عزیز ہے خداوند عالم اور اس کا رسولؐ اس سے راضی و خوشنود ہیں قرآن میں جو آیت بھی خوشنودی خدا پر دلالت کرتی ہے وہ حضرت علی - کی شان میں ہے

اور جہاں بھی خداوند عالم نے مومنین کو خطاب کیا سب سے پہلے اس کی نظر حضرت علی - پر تھی اور قرآن مجید میں جو بھی مدح و ستائش کی گئی وہ حضرت علی - کی خاطر ہے اور سورہ ، هل اتی علی الانسان ، میں جس بھشت کا ذکر کیا گیا وہ حضرت علی - کے لئے ہے ، اور سورہ حضرت علی - کے سوا کسی کے بارے میں نازل نہیں کی گئی اور اس میں حضرت علی - کے علاوہ کسی کی مدح و ثنا نہیں کی گئی ،

اے لوگو! حضرت علی - دین خدا کی مدد کرنے والے اور رسول خداؐ کی حمایت کرنے والے ہیں اور وہ پاک و پاکیزہ پرہیز گار و ہدایت کرنے والے ہیں تمہارا پیغمبر بہترین پیغمبر - تمہارا امام بہترین امام ، اور اس کے بیٹے بہترین جانشین الہی ہیں -

اے لوگو! تمام پیغمبروں کی ذریت و نسل ان کے صلب سے ہیں لیکن میری ذریت و نسل حضرت علی - سے ہو گی -

اے لوگو! وہی شیطان جس نے حضرت آدم - کو حسد کی وجہ سے جنت سے نکلنے پر مجبور کر دیا، تم حضرت علی - سے حسد نہ کرنا گرنہ تمہارے اعمال حبط ہو جائیں گے اور تمہارے قدم ڈگمگا جائیں گے وہ حضرت آدم - جو پیغمبر خدا تھے ایک ترک اولی کی وجہ سے زمین پر اتار دے گئے پس تمہارا کیا حال ہو گا؟ تمہارے درمیان تو دشمن خدا بھی موجود ہیں -

اے لوگو! شقی و بدبخت کے علاوہ کوئی بھی علی - سے دشمنی نہیں کرے اور جو پرہیز گار ہو گا وہ علی - کو دوست رکھے گا اور مومن مخلص کے علاوہ کوئی علی - پر ایمان نہیں لائے گا اور خدا کی قسم ، سورہ والعصر ، حضرت علی - کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے زمانہ کی قسم انسان گھائے میں ہیں ، مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے رہے اور آپس میں حق کا حکم اور صبر کی وصیت کرتے رہے -

آگاہ ہو جائو علی - وہ ہیں جو ایمان لائے اور رضایت خداوند عالم پر راضی رہے اور صبر کیا اے لوگو میں خداوند عالم کو گو اوہ بنا کر یہ کہہ رہا ہوں کہ میں نے اپنی رسالت تم تک پہنچا دی اور رسول خدا کا کام صرف حکم کو پہنچانا ہے -

اے لوگو خدا کا تقویٰ اختیار کرو جیسے تقویٰ کا حق ہے ، اور جب بھی مرنا تو دین اسلام پر مرنا۔

اے لوگو! خدا اس کے رسول اور وہ نور جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان لے آؤ قبل اس کے کہ تمہارے چہرے نابو دو ہو جائیں یا دین اسلام سے منصرف ہو جاؤ -

اے لوگو! خداوند عالم کی طرف سے میرے اندر نور موجود ہے جو میرے بعد حضرت علی - میں ہو گا اور ان کے بعد ان کے بیٹوں میں حضرت مہدی - تک موجود رہے گا اور وہ مہدی - وہ ہوں گے جو ہمارے اور خداوند عالم کے حق کو دنیا میں نافذ کریں گے ، اور خداوند عالم نے ہمیں تمام مقصرین ، دشمنوں ، مخالفوں ، خیانت کاروں ، گناہ کاروں ، اور ظالموں پر قیامت تک کے لئے حجت قرار دیا ہے -

۸ - مخالفتوں کا بچاؤ :

اے لوگو! میں تمہیں ہوشیار کرتا ہوں کہ میں خدا کا رسول بنا کر تمہاری جانب بھیجا گیا ہوں اور مجھ سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر آئے اگر میں مر جاؤں یا قتل کر دیا جاؤں تو تم زمانہ جاہلیت کی طرف پلٹ جاؤ گے؟ اور جو پلٹ جائے تو اس میں خدا کا کوئی نقصان نہیں ہے خدا شکر گزاروں کو بہت جلد قیامت میں پاداش دے گا آگاہ رہنا کہ علی - صبر و شکر گزاری میں معروف ہے اور اس کے بعد میرے فرزند (جو علی - کے صلب سے ہیں) بھی ایسے ہی ہوں گے -

اے لوگو! اپنے اسلام قبول کرنے کی خاطر خدا پر احسان نہ جتاؤ وہ تم پر غضبناک ہو جائے گا اور تمہیں عذاب سے دچار کر دے گا بتحقیق وہ ہر خطا کار کی سزا ہے -

اے لوگو! میرے بعد فاسد رہنما آئیں گے جو لوگوں کو جہنم کی طرف لے جائیں گے اور قیامت کے دن کوئی مدد نہیں کریں گے ، اے لوگو! خدا اور اس کا رسول ان سے بیزار ہیں اے لوگو! وہ فاسد رہنما ، انکے حواری و پیروکار اور انکے مددگار آتش جہنم میں سب سے

نچلے مقام پر ہیں؛ اور متکبروں کے لئے کتنا برا مقام ہے ، آگاہ رہنا ! وہ لوگ ایک دستاویز (حضرت علی - کی امامت کی مخالفت میں ایک تحریر) لکھنے والے ہیں، (۱) لہذا تم سب پر لازم ہے کہ اس شرمناک دستاویز میں غور و فکر سے کام لینا جو کچھ لوگوں کے علاوہ سب کو گمراہی کی طرف لے جائے گی۔

اے لوگو! علی - اور انکے بیٹوں کی امامت کو قیامت تک کی لئے تمہارے درمیان باقی رکھ رہا ہوں ، اور میں جس چیز کے ابلاغ پر م مورتھا تم تک پہنچادی کہ ہر انسان ، حاضر غائب، شاہد اور غیر شاہد ، اور ہر اس پر جو اب تک پیدا ہوا ہے یا پیدا نہیں ہوا سب پر حجت تمام ہوگئی ہے ۔

لہذا حاضرین غائبین کو ؛ ہر باپ اپنی اولاد کو تا قیامت مسئلہ امامت علی - اور ان کے بیٹوں کی امامت کے بارے میں بیان کرتے رہیں ، کیونکہ بہت جلدی خلافت الہی کو بادشاہی میں تبدیل کر کے غصب کر لینگے ؛ آگاہ رہنا ! خدا نے ولایت کا غاصبوں اور ان کے طرفداروں پر لعنت کی ہے ؛ وہ جلد ہی جن و انس کا حساب لے گا اور ان میں سے گنہگاروں پر جہنم کی آگ برسائے گا ، وہاں کوئی ان کی مدد کرنے والا نہیں ہو گا خدا ایسا نہیں کہ برے بھلے کی تمیز کیے بغیر جس حال میں تم ہو اسی حالت پر تمہیں چھوڑ دے اور خدا ایسا بھی نہیں کہ تمہیں غیب کی باتیں بتا دے ۔

اے لوگو! جس آبادی اور شہر کے لوگوں نے بھی وعدہ الہی کا انکار کیا خداوند نے انہیں ہلاک کر دیا ۔

.....

۱۔ ایک دستاویز ہے جسکو ابو سفیان اور مخالفان ولایت کی ایک جماعت نے ابو بکر اور ایک گروہ سے دستخط لئے اس تحریر کا محرر سعید بن عاص تھا اور انکا مقصد یہ ظاہر کرنا تھا کہ پیغمبرؐ نے اپنے بعد کوئی خلیفہ اور جانشین مقرر نہیں کیا۔

اور خدا نابود کر دے گا ہر اس شہر اور جمیعت کو کہ جہاں کے رہنے والے ظالم ہوں ؛ جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے ؛ ای لوگو! یہ علی - تمہارا امام ، سرپرست اور تمہارے درمیان خدا کا وعدہ ہے ؛ اور خدا نے جو وعدہ دیا ہے اسے انجام دے گا ۔ اے لوگو ! بتحقیق بہت سارے انسان ماضی میں گمراہ ہو چکے ہیں اور خداوند عالم نے گذشتہ گمراہوں کو نابود کر دیا اور آئندہ آنے والے گمراہوں کو بھی نابود کر دے گا ؛

جیسا کہ فرمایا! (آیا پہلے کے انسانوں کو ہم نے ہلاک نہیں کر دیا ؟ اور آئندہ آنے والوں کو اس ہی راستے پر نہیں چلاتے ؟ ہم گنہگاروں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں ؛ اور اس دن جھٹلانے والوں کی مٹی خراب ہے۔

اے لوگو ! خداوند عالم نے مجھے چند امور کا امر اور چند امور کی نہی فرمائی ہے ؛ اور میں نے بھی علی - کو اس امر و نہی سے آشنا کر دیا ہے ، لہذا علی - خدا کی طرف سے اوامر و نواہی کو جانتے ہیں ؛ تو تم لوگ اس کے امر کو سنو تاکہ سعادت مند ہو جاؤ ، اور اسکی پیروی کرو تاکہ ہدایت یافتہ ہو ، اور ہمیشہ اسکی راہ پر چلو اور تمہیں تمہاری الگ الگ راہیں کہیں علی - کی راہ سے جدا نہ کر دیں ۔

اے لوگو ! میں وہ مستقیم راستہ ہوں جسکی پیروی کا خداوند عالم نے تمہیں حکم دیا ہے ؛ اور میرے بعد علی - اور اسکے بعد میرے بیٹے علی - کے صلب سے خدا کا مستقیم راستہ ہیں ؛ وہ ایسے امام ہیں جو لوگوں کو حق کی ہدایت کرتے ہیں اور حق کے ذریعے عدالت قائم کرتے ہیں ، اسکے بعد ان آیات کی تلاوت فرمائی!

(شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے ؛ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ؛ جو عالمین کا رب ہے ؛ بخشنے والا اور مہربان ہے ؛ روز قیامت کا مالک ہے ، خدایا ہم تیری ہی عبادت کرتے

ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ؛ ہم کو سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھ ان کی راہ جنہیں تو نے اپنی نعمت عطا کی ہے نہ ان کی راہ جن پر تیرا غضب ڈھایا گیا ہے اور نہ گمراہوں کی راہ ۔)

اے لوگو ! یہ سورہ حمد میرے ، علی - اور ان کے فرزندوں کی شان میں نازل ہوئی ہے اور ان کے ساتھ مخصوص ہے وہ خدا کے دوست ہیں اور انہیں کسی کا کوئی ڈر اور خوف نہیں ہے ۔

منزلت غدیر

۹۔ علی - کے دوست اور دشمن :

آگاہ رہنا! خدا کی حزب کامیاب ہے آگاہ رہنا! کہ علی - کے دشمن جدائی ، تفرقہ اور نفاق ڈالنے والے ہیں ؛ ایک دوسرے کے دشمن ، تجاوز کرنے والے اور شیطان کے دوست ہیں ؛ اور آگاہ رہنا - حضرت علی - اور ان کے بیٹوں کے دوست وہ لوگ پیغمبر ﷺ کا ذکر خداوند نے قرآن میں یوں بیان فرمایا ہے کہ۔
اے پیغمبر ﷺ! جو لوگ خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں انکو خدا اور اس کے رسول اکرم ﷺ کے دشمنوں سے دشمنی کرتے ہوئے نہیں پاؤ گے اگرچہ وہ ان کے اجداد ، اولاد بھائی اور خاندان کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ خدا نے ان کے دلوں میں ایمان ڈال دیا ہے اور خود انکی مدد فرمائی ہے اور ان کو جنت کے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔

وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے خدا ان سے راضی ہے ، اور وہ بھی اپنے خدا سے راضی ہیں وہ خدا کی جماعت (حزب) ہیں ؛ آگاہ رہنا! خدا کا گروہ کامیاب اور سعادت مند ہے ۔ (سورہ مجادلہ آیت ۲۲) اے لوگو آگاہ رہنا! علی - اور اولاد علی - کے دوست وہ لوگ ہیں کہ جنکی تعریف خداوند عالم نے کچھ اس طرح سے فرمائی ہے (جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم و ستم سے آلودہ نہیں کیا ؛ وہ خدا کے عذاب سے امان مینہیں اور ہدایت یافتہ ہیں۔) (سورہ انعام آیت/۸۲)

آگاہ ہو جاؤ! علی - اور اولاد علی - کے دوست وہ لوگ ہیں کہ جن کو خداوند عالم نے اس طرح سے سراہا ہے کہ! (جو لوگ جنت میں داخل کئے جائیں گے اور امان میں ہونگے اور خدا کے فرشتوں سے اس حال میں ملاقات کریں گے کہ وہ انکا خیر مقدم کر رہے ہونگے ، اور ان کو ہمیشہ کے لئے جنت کی بشارت دیں گے)
آگاہ ہو جاؤ! علی - اور اولاد علی - کے دوست وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں خداوند عالم نے ارشاد فرمایا (ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور وہاں انہیں بہ حساب روزی ملے گی)
آگاہ ہو جاؤ! کہ علی - اور اولاد علی - کے دشمن وہ لوگ ہیں (جن کو دوزخ کی آگ میں ڈھکیلا جائے گا)
آگاہ ہو جاؤ! کہ علی - اور اولاد علی - کے دشمن وہ لوگ ہیں (دوزخ کی آگ کے بھڑکنے کی آوازیں سنتے ہیں ؛ وہ بہسم کرنے والے شعلوں کو دیکھتے ہیں اور داخل ہونے والا ہر گروہ دوسرے گروہ پر لعنت و ملامت کرتا ہے ۔)
آگاہ ہو جاؤ! کہ علی - اور اولاد علی - کے دشمن وہ لوگ ہیں جنکے بارے میں خداوند عالم نے فرمایا! (جب انہیں دوزخ میں ڈالا جائے گا تو سوال ہوگا کہ کیا تمہارا کوئی پیغمبر نہ تھا؟ تو جواب دیں گے تھا لیکن ہم نے اسکو جھٹلایا اور کہا کہ کچھ بھی تم پر نازل نہیں ہوا ، تو حقیقت میں کافر سخت گمراہی میں پڑے ہیں ۔)
آگاہ ہو جاؤ! کہ علی - اور اولاد علی - کے دوست وہ لوگ ہیں جو خلوت و جلوت پر حال میں خدا سے ڈرتے ہیں اور انکے لئے مغفرت اور خدا کا بہت بڑا انعام ہے ۔
اے لوگو! ہمارے دوست اور ہمارے دشمن ہمیشہ جنت اور دوزخ کے درمیان ہیں ، (ہمارا دشمن وہ ہے کہ خدا جسکی سرزنش اور اس پر لعنت کرے ؛) (اور ہمارا دوست وہ ہے جسکو خدا نے سراہا اور اسکو دوست رکھتا ہے۔)
اے لوگو! میں ڈرانے والا پیغمبر ہوں اور علی - ہدایت کرنے والا ہے ۔

۱۰۔ حضرت مہدی (عج) کی حکومت کا تعارف :

اے لوگو! مینی پیغمبر ہوں اور علی - میرا جانشین ہے ، آگاہ ہو جاؤ ہمارا آخری امام حضرت مہدی قائم ہے۔
آگاہ ہو جاؤ! کہ تمام ادیان پر حاوی اور کامیاب ہو گا۔
آگاہ ہو جاؤ! وہ ستمگاروں اور ظالموں سے انتقام لے گا ۔
آگاہ ہو جاؤ! وہ شرک و فساد کے مستحکم قلعوں کے بند دروازوں کو کھولے گا اور ان کو نیست و نابود کر دے گا۔
آگاہ ہو جاؤ! وہ مشرکوں کو چاہے وہ کسی بھی قوم و ملت سے تعلق رکھتے ہوں نابود کرنے والا ہے ۔

آگاہ ہو جاؤ! وہ خداوند عالم کے دوستوں کے خون کا حساب لینے والا ہے۔
 آگاہ ہو جاؤ! وہ خدا کے دین کی مدد کرنے والا ہے۔
 آگاہ ہو جاؤ! وہ حقیقت کے پیاسوں کو سیراب کرنے والا ہے۔
 آگاہ ہو جاؤ! وہ ہر عالم کی فضیلت و برتری اور ہر نادان کے جہل و کم عقلی سے واقف ہے۔
 آگاہ ہو جاؤ! وہ خدا کا برگزیدہ اور اسکی طرف سے منتخب امام ہے۔
 آگاہ ہو جاؤ! وہ ہر علم کا وارث ہے اور اس کا علم ہر علم سے برتر اور بہتر ہے۔
 آگاہ ہو جاؤ! وہ خداوند عالم کا تعارف کروانے والا اور احکام اور راہ ایمان کو روشن کرنے والا ہے۔
 آگاہ ہو جاؤ! وہ شجاع اور صحیح عمل کرنے والا ہے۔
 آگاہ ہو جاؤ! مخلوقات کے امور اس کو دے دئے گئے ہیں۔
 آگاہ ہو جاؤ! تمام گذشتہ انبیاء نے اس کے ظہور کی بشارت دی ہے۔
 آگاہ ہو جاؤ! وہ آخری حجت خدا ہے، اور اس کے بعد کوئی حجت نہیں آئے گی اور جہان میں کوئی ایسا حق نہیں جو اس کے ساتھ نہ ہو اور کوئی علم نہیں جو اس کے پاس نہ ہو۔
 آگاہ ہو جاؤ! کہ کوئی اس پر غالب نہیں ہو سکتا، اور اسکے علاوہ کوئی مددگار نہیں ہے۔
 آگاہ ہو جاؤ! وہ زمین میں خدا کا ولی ہے اور مخلوق کے درمیان اسکا قاضی ہے اور ظاہری اور باطنی اسرار و رموز خداوندی کا امین ہے۔

اے لوگو! میں نے حکم خدا کو تمہارے لئے بیان کر دیا اور تم لوگوں کو سمجھا دیا؛ اور یہ علی۔ میرے بعد تمہیں حقائق سمجھائیں گے۔
 آگاہ ہو جاؤ! میں اپنے خطبہ کے اختتام پر اپنے ساتھ علی۔ کی بیعت کرنے کی دعوت دوں گا اس کی بیعت کا اعتراف کروں گا۔

آگاہ ہو جاؤ! میں نے خدا کی بیعت کی ہے، اور علی۔ نے میری بیعت کی ہے، اور میں خداوند عالم کی طرف سے علی۔ کے لئے تم لوگوں سے بیعت لوں گا جو بھی عہد شکنی کرے گویا اسنے اپنے آپ پہ ستم کیا ہے، کیونکہ خداوند عالم فرماتا ہے جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا ہی سے بیعت کرتے ہیں خدا کی قوت و قدرت سب کی قوت پر غالب ہے تو جو عہد کو توڑے گا تو اپنے نقصان کے لئے عہد توڑتا ہے اور جس نے اپنے عہد کو پورا کیا تو اس کو عنقریب خداوند عالم اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ (سورہ فتح آیت/۱۰)

۱۱۔ حج کی اہمیت اور احکام الہی :

بتحقیق حج و عمرہ شعائر خداوندی مینسے ہیں، جو بھی حج و عمرہ کا قصد رکھتا ہے، وہ صفا و مروہ کے درمیان طواف کر سکتا ہے جو اعمال صالح انجام دے گا خدا اسکو جزا دینے والا اور اسکے عمل سے آگاہ ہے۔
 اے لوگو! خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے جاؤ جو گھرانہ بھی مکہ میں داخل ہو خدا اسے غنی کر دے گا، اور جو خاندان مکہ سے منہ موڑے گا وہ فقر میں مبتلا ہو جائے گا۔
 اے لوگو! جو مومن بھی حج کرے گا، تو اسکے گذشتہ گناہ بخش دئے جائیں گے، گویا حج کے بعد نئے سرے سے اس نے اپنی زندگی کا آغاز کیا،
 اے لوگو! حجاج بیت اللہ الحرام کی مدد ہوتی ہے؛ اور انکے سفر میں جو بھی اخراجات ہوتے ہیں وہ انکے لئے آخرت کا ذخیرہ ہے، خداوند عالم اعمال صالح انجام دینے والوں کی جزا کو ضایع نہ ہونے دے گا۔
 اے لوگو! ضروری استطاعت اور کامل دین کے ساتھ حج انجام دو، اور مراسم حج سے اس وقت تک نہ پلٹنا جب تک تمہارے گناہ معاف نہ ہو جائیں۔

اے لوگو! نماز قائم کرو؛ اور زکوٰۃ ادا کرو جس طرح خداوند عالم نے حکم دیا ہے؛ اگر کچھ مدت تمہاری ایسی گزری کہ جس میں تم نے احکامات الہی کی بجآوری نہ کی یا بھول گئے؛ تو علی۔ تمہارے درمیان تمہارا صاحب امر اور احکام خداوندی کو تمہارے سامنے بیان کرے گا، علی۔ وہ شخص ہیں جس کو خدا نے میرا جانشین مقرر کیا ہے، وہ تمہارے سوالات کے جوابات دیں گے؛ اور جو کچھ تم نہیں جانتے وہ سب تمہارے لئے بیان فرمائیں گے۔
 آگاہ ہو جاؤ! حلال حرام اتنے زیادہ ہیں کہ ایک مجلس میں تمہارے سامنے بیان نہیں کئے

جاسکتے اور ان تمام کا تعارف نہیں کروایا جا سکتا اور ان کے امر و نہی کا حکم نہیں دیا جا سکتا، پس خدائے صاحب

عزت و جلال کی طرف سے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ علی - امیر المؤمنین کے لئے تم لوگوں سے بیعت لوں ؛ اور انکے بعد آنے والے اماموں کی بھی بیعت کرو، وہ امام جو سب مجھ سے اور علی - سے ہیں ؛ اور انکا آخری قائم مہدی - ہے جو قیامت تک حق سے فیصلہ کرے گا -

اے لوگو! ہر حلال جو تمہیں میں نے بتایا ؛ اور ہر حرام جس سے میں نے تمہیں روکا ہے ، اس کا حکم ہمیشہ کے لئے ہے نہ میں ان سے پلٹا ہوں اور نہ ہی میں نے ان میں کوئی تبدیلی کی ہے ، اس حقیقت کو ہمیشہ یاد رکھنا ، اور محفوظ کر لینا ، اسکی تلقین کرنا اور اس میں کوئی تبدیلی نہ کرنا ، بتحقیق میں مکرر کہہ رہا ہوں ! نماز قائم کرو ، زکوٰۃ ادا کرو ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہنا ؛ آگاہ ہو جاؤ اصل میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میرے فرامین پر عمل کرنے کا نام ہے ، لہذا میری وصیت سب تک پہنچا دو ، اسکو انجام دینے کا حکم دو ، اور اسکی مخالفت سے لوگوں کو ڈراؤ ؛ کہ یہ میرے صاحب عزت و جلال خدا کا حکم ہے ، جان لو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر امام معصوم - کے وجود کے بغیر وجود میں نہیں آسکتے -

اے لوگو ! علی - کے بعد آنے والے اماموں (جو سب اسکی اولاد ہیں) کا تعارف قرآن نے کروایا ، اور میں نے بھی تمہارے سامنے تعارف کروا دیا ہے کہ وہ سب مجھ سے اور میں ان سے ہوں ؛ جیسا کہ خدا وند عالم خود قرآن میں ارشاد فرما رہا ہے :

(ہم نے امامت کو ایک ہمیشہ رہنے والی حقیقت کی صورت میں اولاد پیغمبرؐ میں قرار دیا ہے -) سورہ زخرف آیت ۲۸ اور میں بھی کہتا ہوں کہ جب تک تم لوگوں نے قرآن و عترت سے تمسک کیا ہرگز گمراہ نہ ہو گے -
اے لوگو! تقویٰ ؛ تقویٰ ، روز قیامت سے ڈرو جیسا کہ خدا وند عالم نے ارشاد فرمایا ہے !

(روز قیامت کا زلزلہ کوئی معمولی نہیں ایک بہت بڑی چیز ہے) موت کو یاد کرو ؛ خدا وند عالم کی بارگاہ میں حساب کتاب ، اپنے اعمال کی ترازو اور محاسبہ کو یاد رکھو ؛ جزا و سزا کو یاد رکھو جو بھی اعمال نیک کے ساتھ آیا اسے اسکی جزا ملے گی اور جو بھی برائیوں کے ساتھ آئے جنت سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے گا -

۱۲ - علی - کی عمومی بیعت کا حکم :

(اے مسلمانوں ! تمہاری تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے کہ تم لوگ خود اپنے ہاتھوں سے اس تپتے ہوئے صحرا میں میرے ہاتھ پر بیعت کر سکو لہذا خدا وند عالم کی جانب سے مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تم لوگوں سے ولایت علی - اور انکے بعد آنے والے اماموں کی امامت "جو میری اور علی - کی اولاد میں سے ہیں" کے بارے میں اقرار لے لوں اور میں تم لوگوں کو اس بات سے آگاہ کر چکا ہوں کہ میرے فرزند علی - کے صلب سے ہیں -

لہذا تم سب لوگ کہو کہ (یا رسول اللہؐ ہم آپکا فرمان سن رہے ہیں اور اسکو تسلیم کرتے ہیں اس پر راضی ہیں اور آپکے اس حکم کی اطاعت کرتے ہیں جو کہ خدا وند عالم کی طرف سے آپ نے ہم تک پہنچایا جو ؛ ہمارا رب ہے ، ہم اس پیمانہ پر جو کہ حضرت علی - کی ولایت اور ان کے بیٹوں کی ولایت کے سلسلے میں ہے اپنے جان و دل کے ساتھ اپنی زبان اور ہاتھوں کے ذریعہ آپکی بیعت کرتے ہیں ، اس بیعت پر زندہ رہیں گے ، مریں گے اور اٹھائے جائیں گے ؛ اس میں کسی قسم کی تبدیلی اور تغیر نہ کریں گے ، اس میں کسی قسم کا شک و تردید نہیں کرتے ، اور اس سے روگردانی نہیں کریں گے ، اور اس عہد و پیمانہ کو نہیں توڑیں گے ؛ خدا وند عالم اور آپ کی اطاعت کرتے ہیں اور علی امیر المؤمنین - اور انکے بیٹوں کی اطاعت کریں گے ؛ کہ یہ سب ؛ امت کے امام ہیں وہ امام جن کا آپ نے تذکرہ کیا ہے آپکی اولاد میں سے

ہیں اور حضرت علی - کے صلب سے امام حسن اور امام حسین - کے بعد آئیں گے -) حسن اور حسین علیہما السلام کے میرے نزدیک مقام کے بارے میں پہلے تمہیں آگاہ کر چکا ہوں ، خدا وند عالم کے نزدیک انکی قدرو منزلت کا تذکرہ کر چکا ہوں اور امانت تم لوگوں کو دے دی یعنی کہہ دیا کہ یہ دو بزرگوار بستیاں جو انان جنت کی سردار ہیں ؛ اور میرے اور علی - کے بعد امت مسلمہ کے امام ہیں ، تم سب مل کر کہو کہ ! ہم اس حکم میں خدا کی اطاعت کرتے ہیں ؛ اور اے رسول خداؐ آپ کی حضرت علی - کی حسنین علیہما السلام کی ؛ اور انکے بعد آنے والے اماموں کی اطاعت کرتے ہیں کہ جن کی امامت کا آپ نے تذکرہ کیا اور ہم سے عہد و پیمانہ لیا ہمارے دل و جان ، زبان اور ہاتھ سے بیعت لی جو آپکے قریب تھے یا زبان سے اقرار لیا ، اس عہد و پیمانہ میں تبدیلی نہ کریں گے اور خدا وند عالم کو اس پر گواہ بناتے ہیں جو گواہی کے لئے کافی ہے اور اے رسول خداؐ آپ ہمارے اس پیمانہ پر گواہ ہیں ، اور ہر مؤمن پیروکار ظاہری یا مخفی ، فرشتگان خدا ، خدا کے بندے اور خدا ان سب لوگوں کا گواہ ہے -)

اے لوگو! کیا کہتے ہو؟ بتحقیق خدا زبان سے نکلی ہوئی ہر آواز اور دل میں موجود ہر نیت سے آگاہ ہے، لہذا جو بھی ہدایت کے راستے پر چلے گا اسنے اپنے ساتھ بھلائی کی ہے، اور جو گمراہ ہو گیا اس نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیا اور جو اپنے امام کی بیعت کرے اس نے خدا وند عالم کی بیعت کی کہ جسکی قدرت تمام قدرتوں پر حاوی ہے۔ اے لوگو! پریز گار ہو جاؤ، علی امیر المؤمنین - کی بیعت کرو اور حسن و حسین علیہما السلام اور انکے بعد آنے والے اماموں کی بیعت کرو، کہ یہ سب ہمیشہ باقی رہنے والا پاک کلمہ ہیں، خدا حیلہ باز و دھوکے باز کو ہلاک کر دیتا ہے جو وعدہ وفا کرے اور عہد پر قائم رہے خدا کی رحمت اسے دیکھ رہی ہے؛ اور جو عہد شکنی کرے؛ اسنے اپنے خسارے میں عمل کیا ہے۔

اے لوگو! جو کچھ میں نے تمہارے لئے کہا ہے اس کا اقرار کرو اور علی - کو بعنوان امیر المؤمنین - سلام کرو اور کہو! (ہم نے سن لیا اور اسکی اطاعت کر لی، خدا یا! ہم تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور تیری طرف ہی پلٹیں گے۔) اور کہو (اس خدا کی حمد و ثنا جس نے ولایت علی - کی جانب ہماری ہدایت کی، اور اگر خدا ہماری ہدایت نہ فرماتا تو ہم ہر گز ہدایت یافتہ نہ ہوتے۔)

اے لوگو! بتحقیق فضائل علی - جو خدا وند عالم نے قرآن مجید میں ذکر کیے ہیں بہت زیادہ ہیں اور ان تمام فضائل کو ایک خطبہ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے، لہذا اگر کوئی تمہارے سامنے حضرت علی - کے فضائل بیان کرے تو اس کی تصدیق کرو۔

اے لوگو! جس نے بھی خدا اس کے رسولؐ اور حضرت علی - اور اسکے بعد آنے والے اماموں کی اطاعت کی جنکا تعارف میں نے کروایا ہے؛ تو بتحقیق وہ بڑی سعادت پر پہنچ گیا۔ اے لوگو، جس نے حضرت علی - کی بیعت کرنے میں سبقت کی اور امیر المؤمنین کر سلام کیا وہ کامیاب ہوا اور اس کے لئے جنت نعیم ہے۔

اے لوگو! ایسی بات کہو جس سے خدا خوشنود اور راضی ہو جائے، پس اگر تم سب کے سب اور سارے اہل زمین کافر ہو جاؤ، تو اس سے خدا کو کوئی نقصان نہیں ہو گا؛ خدایا! تمام مؤمنین اور مؤمنات کی مغفرت فرما؛ اور کافروں پر اپنا قہر و عذاب نازل فرما؛ تمام تعریفیں اس خدا کے لئے مخصوص ہیں جو عالمین کا رب ہے۔

.....

خطبہ کے اسناد و مدارک مندرجہ ذیل ہیں :

- ۱۔ احتجاج، ج ۱، ص ۶۶ : طبرسی
 - ۲۔ اقبال الاعمال، ص ۴۵۵ : ابن طاووس
 - ۳۔ کتاب البقیں، باب ۱۲۷ : ابن طاووس
 - ۴۔ التحصین، باب ۲۹ : ابن طاووس
 - ۵۔ روضة الواعظین، ص ۸۹ : قتال نیشاپوری
 - ۶۔ البرہان، ج ۱، ص ۴۳۳ : بحرانی
 - ۷۔ اثبات الہدایة، ج ۳، ص ۲ : عاملی
 - ۸۔ بحار الانوار، ج ۳۷، ص ۲۰۱ : علامہ مجلسی
 - ۹۔ کشف المہم، ص ۵۱ : بحرانی
 - ۱۰۔ تفسیر صافی، ج ۲، ص ۵۳۹ : فیض کاشانی
- اور مزید ۳۶ مدارک جو کتاب (روش مناظرہ حضرت امیر المؤمنین - با دوستان و دشمنان) میں ذکر کئے گئے ہیں

منزلت غدیر

فہرست منابع کتاب

آ

آغانی:.....ابوالفرج اصفہانی

الف

احتجاج.....	طبرسى
اثبات الهداة.....	حرّ عاملى
اقبال العمال.....	ابن طائوس
ارجح المطالب.....	امرتسرى
اسباب النزول.....	واحدى
الاتقان.....	سيوطى
ارشاد القلوب.....	ديلمى
الاكتفاء.....	وصابى شافعى
الاربعين فى فضائل امير المؤمنين -.....	جمال الدين شيرازى
ارشاد.....	شيخ مفيد
امالى.....	شيخ طوسى
ايعان.....	ابن عقد بچ
امالى.....	شيخ مفيد
احقاق الحق.....	قاضى شهيد نور الله شوشترى
اسنى المطالب.....	ابو الخير جزرى
اعلام النبوة.....	ماوردى
اكمل الدين.....	شيخ صدوق
اصول كفى.....	مرحوم كلينى
امالى.....	شيخ صدوق
اختصاص.....	شيخ مفيد
الانصاف فى الامامة.....	ابن قبة رازى
امالى.....	بلال ابن حفار
افصاح فى الامامة.....	شيخ مفيد
الانصاف.....	ابن كعبى بلخى
الاوائل.....	ابن بلال عسكرى
اخبار الطوال.....	دينورى
انساب الاشراف.....	بلاذرى

ب

بحار الانوار.....	مرحوم علامه مجلسى
البدائىة والنهائة.....	ابن كثير
بشارة المصطفى.....	طبرى
دردا لطالع.....	
بديع المعانى.....	
البدء والتاريخ.....	مقدسى
البيان.....	جاحظ

ت

تاريخ الخلفاء.....	سيوطى
تذكرة الخواص.....	ابن الجوزى
تفسير عياشى.....	عياشى سمر قندى

تفسير برهان بحراني
التحصين بن طاووس
تفسير صافي فيض كاشاني
تفسير شاهی محبوب العالم
تاريخ دمشق ابن عساكر
تفسير المنار رشيد رضا
تفسير الدر المنثور سيوطي
تفسير روح المعاني آلوسي
تاريخ طبري طبري
تاريخ بغداد خطيب بغدادي
تفسير ابن كثير بن كثير
تاريخ يعقوبي يعقوبي
تفسير ابي السعود عمادي
تفسير كشاف زمخشري
تفسير فخر رازي فخر رازي
تفسير الميزان علامه طباطبائي
تفسير الخازن
تيسير الوصول ابن الديق
تاريخ الاسلام زبي
تفسير فرات كوفي فرات كوفي
تظلم الزهراء ء

تحف العقول ابن شعيبه حراني
توحيد شيخ صدوق
تجارب الامم ابن مسكويه
تهذيب شيخ طوسي

ج
جامع الاحكام القرآن قرطبي
جابر العقدين سمودي
جامع ترمذي ترمذي
جمع بين الصحيحين حميدي
جامع الاصول ابن تير
جامع الصغير سيوطي
الجمال شيخ مفيد

ح
حبيب السير خواند مير
حلية سمعاني
حيات محمد ﷺ ذاكتر بيكل
حلية الاولياء ابو نعيم
حاوي للفتاوى سيوطي
الحكمة والمواعظ ابن شاکر واسطی

خ
خصال شيخ صدوق
خصائص امير المؤمنين - نسانى
الخطط مقرئى

خصائص الانمة.....سيد رضى

د

الذراية فى حديث الولاية.....سجستاني
دلائل النبوة.....بيبقى
درالسمطين.....زرندى
دستور معالم الحكم.....قاضى قضاى
دعائم الاسلام.....قاضى نعمان

ذ

ذخيرة المال.....حفظى شافعى
ذخائر العقبى.....محب الدين طبرى

ر

روضة الواعظين.....قتال نيشابورى
رعاة الهداة.....حسكاني
روضة الندية.....يمانى
ربيع الابرار.....زمخشري
روضة كافي.....مرحوم كلينى
رفع اللبس والشبهات.....دريسى
رياض النضرة.....طبرى
رسائل العشر.....شيخ طوسى

س

سيرة حلبى.....حلبى
سيرة نبوى.....زينى دحلان
سراج المنير.....شريبتى
سيرة ابن بشام.....ابن بشام
سنن ابن ماجه.....ابن ماجه
السيرة و المغازى.....ابن يسار
سر العالمين.....غزالى

ش

شوايد التنزيل.....حسكاني
شفاء الصدور.....موصلى
شرح ابن ابى الحديد.....ابن ابى الحديد
شرح الكاتى.....الكاتى
شرح الموايب.....زرقانى
شافى.....سيد مرتضى
شرح خطبة شفشقيه.....سيد مرتضى
شرح نهج البلاغه.....قطب راوندى

ص

صراط السوى.....قارى
صواعق المحرقة.....ابن حجر
صحيح بخارى.....بخارى
صحيح ابى دانود.....ابن داود
صحيح ترمذى.....ترمذى

ض

ضوء الاعم.....

ط

طرائف.....ابن طاووس

طبقات الكبرى . ابن سعيد

ع

عمدة القارى عيني
عقد النبوى عبد روس
علل الشرايع شيخ صدوق
عيون اخبار الرضا شيخ صدوق
عمدة ابن بطريق
عقبات الانوار سيد جزائرى
علم الكتاب سيد خواجه حنفى
عيون المواظ و الحكم واسطى
عقد الفريد ابن عبد ربه

غ

الغدير علامه امينى
غرائب القرآن نيشابورى
غريب الحديث ابن سلام
غريب القرآن بروى
غارات ابن بلال ثقفى
غريبين بروى
غرر الحكم امدى

ف

فتح القدير شوكانى
فراندا السمطين حموينى
فصول المهمة ابن صباغ
فضائل سمعانى
فردوس ابن شيرويه
فتح الكبير
فصول المهمة شيخ حر عاملى
فضائل الخمسة فيروز آبادى
فيض القدير شيخ عباس قفى
فتوحات الاسلاميه
فهرست نجاشى
فهرست ابن نديم
فرقة الناجيه قطيفى

ك

كشف المهم بحراني
كشف الغمة اربلى
الكشف و البيان ثعلبى
كشف اليقين علامه حلى
كامل ابن تثير ابن اثير
كفاية الطالب
كنز العمال فاضل بندى
كامل ميرد

م

ما نزل القرآن فى امير المؤمنين ابو بكر فارسى
ما نزل القرآن فى على - ابو نعيم
مفاتيح الغيب فخر رازى
مطالب السؤل ابن طلحة شافعى
مودة القربى بمدانى
مناقب ابن مغازلى

مناقب .	خوارزمي
مقتل الحسين -	خوارزمي
مناقب .	عبدالله شافى
مسند احمد .	احمد بن حنبل
معارج الاصول .	زرندى
معارج العلى .	صدر عالم
مجمع البيان .	طبرسى
مشكاة الانوار .	طبرسى
مقتل امير المؤمنين -	ابن ابى دنيا
محاسن .	برقى
مسند موصلى .	موصلى
معانى الاخبار .	شيخ صدوق
مناقب .	ابن شهر آشوب
مستدرک حاكم .	حاكم نيشاپورى
مستدرک صحيحين .	حاكم
من لا يحضره الفقيه .	شيخ صدوق
منهاج البراعة .	ابن راوندى
مجالس .	شيخ مفيد
مصاييح السنة .	
معجم الكبير .	طبرانى
مشكاة المصابيح .	
مجمع الزوائد .	بيهقى
مفتاح النجاة (نسخة خطى) .	
مطالب السنوول .	ابن طلحة شافعى
محاسن .	برقى
المغنى .	قاضى عبدالجبار
المستقصى .	زمخشري
مجمع المثل .	ميدانى
المجلى .	احسانى
مواعظ و زواجر .	ابن سعيد عسكرى
مقاتل الطالبين .	ابوالفرج اصفهانى
مروج الذهب .	مسعودى
ن	
النهاية .	ابن اثير
نظم درر السمطين .	زرندى
نزبة المجالس .	صفورى
نبح البلاغه .	حضرت امير المؤمنين امام على -
نثر الدرر .	وزير ابو سعيد أبى
نزبة الاديب .	وزير ابو سعيد أبى
و	
الولاية فى طريق الغدير .	طبرسى
وسيلة المال .	باكثر مكى و فاء الوفاء سمهودى
ه	
بداية السعدائ .	ابن طاووس
ى	
ينابيع المودة .	قندوزى